



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
الْمَشْرِحُ لَكِ صَدْرًا وَوَضَعَاؤُهُ

۱۵

# انوارِ بیطری شرح مقاماتِ عربی

مشمو امتحان

ایم اے عربک و فضل ادب الہ آباد یونیورسٹی و مدرس نظامیہ وغیرہ

رشتہ قلم

۱۹۱۹  
مولوی حافظ نبی احمد خاں شاد نعمانی ریپوبلیک شایع الکافیہ  
(مطبعہ محبوب المطالع برقی پریس دہلی)

# استلغات نظر

ناظرین! اس شرح میں بجائے لغات کے اعراب بتانے کے رموز اختیار کئے گئے ہیں جس سے مقصود ایجاز و اختصار، اور ساتھ ہی اس کے ہر لفظ کا صحیح اعراب و تلفظ معلوم ہو جاتا ہے۔ لہذا قارئین کرام پر لازم ہے کہ وہ اولاً ان چند سطور کو ملاحظہ فرمائیں + اولاً یہ سمجھ لیجئے، کہ ض سے ضمہ، ف سے فتح، ث سے کسرہ ت سے تشدید، س سے سکون، ج سے جمع، اور م سے مفرد مراد لیا گیا ہے + پھر یہ حروف جس ترتیب سے مذکور ہیں وہ ہی اس لفظ کی ترتیب اعرابی ہے۔ مثلاً کسی لفظ کے بعد ضفک لکھا ہے تو وہ لفظ بضمہ اول، فتحہ ثانی، وکسرہ ثالث متعلیٰ علیٰ ہذا القیاس جس لغت کے بعد قفص تحریر ہے تو وہ لغت بفتحہ اول و تشدید ثانی و ضمہ ثالث مراد ہے۔ مزید تفصیل کے لئے دیکھو نقشہ مندرجہ ذیل :-

رموز	مراد بہ	رموز	مراد بہ
ضف	بضمہ اول و فتحہ ثانی	فتک	بفتحہ اول و تشدید ثانی و کسرہ ثالث
فک	بفتحہ اول و کسرہ ثانی	ضفک	بضمہ اول و فتحہ ثانی و کسرہ ثالث
کف	بکسرہ اول و فتحہ ثانی	کسف	بکسرہ اول و سکون ثانی
فت	بفتحہ اول و تشدید ثانی		و فتحہ ثالث و غیرہ وغیرہ
فس	بضمہ اول و سکون ثانی		

خاک نشین  
خواجہ نثار

# ترجمۃ المصنف

وکالت ۲۲۶ھ وفات ۵۱۶ھ

ابو محمد قاسم ابن علی ابن محمد ابن عثمان الحریری شہر بصرہ کے قریب قصبہ نشان کے رہنے والے تھے۔ نہایت ذکی، ہوشیار، نازک خیال، عجوبہ روزگار شخص تھے۔ علم الادب، لغت، اشعار، نحو، معانی، بیان، بدیع میں بڑے پتے کے شخص گذرے ہیں۔ مقامات کا طرز اگرچہ علامہ بدیع کا ایجاد کردہ ہے۔ اور حریری اس فن لطیف میں اُن کے تتبع کئے جاتے ہیں، مگر حقیقت یہ ہے کہ علامہ حریری نے اس میں جس تہذیب و تکمیل سے کام لیا ہے وہ ہر علم و دست کو داد دینے پر مجبور کرتی ہے۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ مقامات بدیع کا مرتبہ علاوہ سبقت زمانے کے بھی مقامات حریری سے بہت بلند ہے۔ اور اُس کو فصاحت، سلاست، روانی، روزمرہ میں جو فخر حاصل ہو وہ اس کو ہرگز نہیں ہو سکتا۔ جسے کہ ایک شخص سے پوچھا گیا کہ علامہ بدیع اور حریری دونوں میں کون شخص فضیلت و سبقت رکھتا ہے؟ جواب دیا کہ بھائی! بدیع تو بدیع الزماں تھا اور حریری غریب کو بدیع الیوم بننا بھی نصیب نہ ہوا۔ چہ چاہی کہ بدیع الزماں + حریری نے خود بھی اپنے مقامات کے صدر میں بدیع کو سابق الثما یا و ضلیع (قوی سمیں) اور اپنے آپ کو ضالع (لنگڑا ٹٹو) قرار دیا ہے اسکو کہتے ہیں منکسر المزاجیہ۔ مگر باہنہ میں دعوے سے کہہ سکتا ہوں کہ ان لوگوں نے انصاف سے کام نہیں لیا۔ اگر ذرا بھی انصاف پرستی اور عدل پروری کو کام میں لاتے تو اُن کو تسلیم کرنا پڑتا کہ حریری بدیع سے کہیں زیادہ بلند مرتبہ ہے۔ اگر بدیع صرف فصیح تھا تو حریری بلیغ کے زریں لقب سے ملقب ہونے کا سزاوار ہے۔ اگر بدیع کے کلام میں محض سلاست و روانی پائی جاتی ہے۔ تو حریری کا کلام مضمون آفرینی اور زور کلام کو بھی ایسے ہیلوں میں لئے نظر آتا ہے ضرر اللہ اللہ

مجاورات، صنائع، بدائع میں تو بدیع کو اس سے کوئی نسبت ہی نہیں، شوکتِ لفظ، تحیل، تشبیہات، استعارات، چستی مضامین، جدت طرازی اس کی خصوصیات ہیں۔ نیز یہ علامہ ہجرِ علمیت کے نہایت ظریف الطبع اور خوش مزاج واقع ہوا تھا۔ چنانچہ ایک مرتبہ واقعہ ہو کہ ایک شخص اس کی شہرت سن کر اس سے ملنے آیا۔ چونکہ حریری بدقسمتی سے نہایت کریمہ النظر اور بد صورت شخص تھا اس لئے وہ بچا رہ بچا نہ سکا۔ خود اسی سے حریری کو دریافت کیا۔ اس نے یہ قطعہ فی البدیہ پڑھا۔

ما انت اول سائر غرة القمر ولما انت اعجبته خضرة الدمن

فانت لنفسك غیری اننی رجل مثل المعیدی فاسمع بی وکھو فی

وہ غریب یہ سن کر نہایت شرمندہ ہوا۔

مگر باوجود اس کے حریری بلا ریب و شک ایک مسلم اور بہترین ادیب تھا۔ آج نو سو برس کے بڑے زیادہ زمانہ گزر چکا مگر دنیا و علم و ادب اس جیسا ادیب پیش نہ کر سکی۔ اور کسی شخص کو یہ جرأت نہ ہوئی کہ اس صنف پر اس کے مقابلہ میں قلم اٹھا سکے۔ مگر چونکہ بشر تھا۔ اور بشریت کو خطا و نسیان لازم ہوا اس لئے حریری بھی اغلاط و خطایاں سے بری نہ رہ سکا۔ لہذا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ہم فنِ تنقید کے دوسرے پہلو یعنی حریری کے اغلاط و سرقات پر بھی روشنی ڈال کر ناظرینِ عام کے سامنے تصویر کے ہر دورِ رخ پیش کر دیں۔

ص "نعوذ بک من شرۃ اللسن و فضول العذر کما نعوذ بک من معرفۃ الکفر" (مفرد)

یہ عبارت بعینہ البیان والتبیین (المجاخط) کی عبارت ہے۔

ص مجلس "احاطۃ العالۃ بالقرآن الاکھام بالقرآن" معلوم ہوتا ہے حریری نے رسائل

ابو العلاء المعری کا یہ رقمہ حفظ کر لیا تھا کیونکہ جا بجا اسی کی عبارت نقل کرتا ہے۔ مثلاً

فانصرفنا من حیث اتیت و فضیلت العجب مما راویت بھی اسی رقمہ کی آخری

عبارت ہے اب آپ کو اختیار ہے اسے سرقہ کیئے یا تواریخ۔

ص مقام ۶ "واستنعت بقاطبة الکتاب" لفظ قاطبہ پر حرف جرد داخل کرنا علمِ خوشے

ناواقفیت کی ایک برتن دلیل ہے کیونکہ عرب قاطبہ اور کافہ وغیرہ کو ہمیشہ علی الحالیہ منصوب کرتے ہیں۔

جیسا کلام مجید میں آیا ہو وَاَرْسَلْنَاكَ اَكْبَاثًا لِّلنَّاسِ ۝ پاره ۲۲۔ رکوع ۸۔ اور يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ  
 اٰمَنُوا اَدْخُلُوا فِي السِّلْمِ كَافَّةً الْآيَةُ پاره ۲۰۔ رکوع ۹ ۝

۳۵ (۲۱۶) "وَعَرَفَتِ الْحَيُّ مِنَ اللَّيْلِ" یہ ایک محاورہ ہے جس کو حریری نے بوجہ کوتاہی نظر غلط استعمال  
 کیا ہے اصل محاورہ یہ ہے لَا يَعْرِفُ الْحَيُّ مِنَ اللَّيْلِ، حریری نے بجائے منفی مثبت استعمال کیا ہے ۝

۳۶ (۲۱۷) "رَجَّحْتُ قُلُوبًا" یہ صفت قلباً جو کہ نظر سے نہیں گذری قلب جلیہ جو، مگر کیلئے مستعمل ہے ۝

۳۷ (۲۱۸) "مَدَّ يَدَهُ كَادِيْنَا هَٰؤُلَاءِ الْعَمْرَيْنِ" لفظ کا وکا استعمال نہایت غیر موزوں اور بے محل ہے نہایت  
 معنی خود و مقاربت کے ہیں یہاں ناہر فلاں نمسین سنتہ اے قارب پھر کا وکے کیا معنی؟

۳۸ (۲۱۹) "فَسَقَطَ الْفَتْحُ فِي يَدِهِ" اس جملے میں بھی حریری نے بری فاحش غلطی کی ہے عربی سطح بولتے ہیں۔

سقط في يده فلاں نہ کہ اسقط الفتح في يده کہا قال الله تَعَالَى سَقَطَ فِي أَيِّدِنَا وَمَا كَانَ سَقَطًا فِي أَيِّدِنَا

۳۹ (۲۲۰) "اِنَّ اَوَّلَ مَا خَلَقَ" عتیر بتقدیم الذمہ کے معنی غبار کے ہیں اور وہ یہاں سنا نہیں ہاں اگر عتیر  
 کچھ بتقدیم ایام کے معنی نشان غنی کہا تو زیادہ مناسب ہو تا یہاں ما یقال ما رأیت لہم اِثْرًا ولا حیترا ۝

۴۰ "ثُمَّ اِنَّهُ اخْبَتَنَ خِلَاصَةَ النَّصِّ" خلاصہ کے معنی سمجھنے میں بھی حریری کو دھوکہ ہوا  
 خلاصہ کے معنی خالص شے کے نہیں آتے بلکہ پچڑ کے آتے ہیں جیسے خجائہ وغیرہ ۝

۴۱ (۲۲۱) "اِنَّ مَثَلَ الْوَعْدِ كَمَثَلِ الْعُودِ هُوَ بَيْنَ اَنْ يَدْرَكَكَ الْعُطْبُ وَ اَنْ يَدْرَكَكَ الْمَذْلُوبُ"

لیکن باوجود ان فروگزاشتوں کے پھر بھی حریری وہ شخص ہے جس پر ادب عربی جس قدر ناکرے  
 بجا۔ اور کم ہے اور یہی وجہ ہے کہ حریری کے بعد بھی کالمین فن نے اس فن میں خامہ فرسائی کی۔

مگر آج تک آفتاب کے سامنے ڈرہ کے مصداق ہی رہے، مثلاً علامہ زنجشیری۔ قاضی

حمید الدین وغیرہما ۝

عَلَى السَّيْفِ فَيُطْلَبُ الْمَعَالَى - وَلَيْسَ عَلَى ادْرَاكِ النِّجَاحِ

مناہل من طلب المعالی نافذا فیہا ولا کل الرجال فحولا

نبی احمد خاں شاد نعمانی



اللَّهُمَّ إِنَّا نَحْمَدُكَ عَلَى مَا عَلَّمْتَنَا مِنَ الْبَيَانِ وَأَهْمَيْتَنَا مِنَ التَّبْيَانِ +  
 كَمَا نَحْمَدُكَ عَلَى مَا أَسْبَعْتَ مِنَ الْعَطَاءِ + وَأَسْبَلْتَ مِنَ الْغَطَاءِ +  
 وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهِ السَّيِّئِ + وَفُضُولِ الْهَذَرِ + كَمَا نَعُوْذُ بِكَ مِنْ مَعْرِةِ  
 اللَّكَنِ + وَفُضُولِ الْخَصْرِ + وَنَسْتَغْفِرُ بِكَ الْفِتَانَ بِاطْرَاءِ الْمَادِحِ + وَ  
 اِعْضَاءِ الْمَسَاحِجِ + كَمَا نَسْتَغْفِرُ بِكَ الْاِثْتَابَ بِاِذْرَاءِ الْقَادِحِ + وَ  
 هَتَاكِ الْفَارِجِ + وَنَسْتَغْفِرُكَ مِنْ سَوَقِ الشَّهَوَاتِ إِلَى سَوَقِ الشَّهَاتِ  
 كَمَا نَسْتَغْفِرُكَ مِنْ نَقْلِ الْخَطَوَاتِ إِلَى خَطَاِ الْخَطِيئَاتِ + وَنَسُوْهُبِ  
 مِنْكَ تَوَفِيقًا قَائِدًا إِلَى الرَّشْدِ + وَقَلْبًا مُتَقَلِّبًا مَعَ الْحَقِّ + وَلِسَانًا مُتَحَلِّيًا  
 بِالصِّدْقِ + وَنُطْقًا مُؤَيَّدًا بِاِبْجَاجَةِ + وَاصَابَةٍ ذَائِدَةٍ عَنِ الزَّيْغِ +  
 وَغَرِيْمَةٍ قَاهِرَةٍ عَنْ هَوَى النَّفْسِ + وَبَصِيْرَةٍ نَذْرِكَ بِهَاجِرٍ فَانِ الْقَدْرِ  
 وَأَنْ تُسَعِّدَنَا بِاِهْدَائِكَ آيَتِكَ إِلَى الدِّرَاسَةِ + وَتَعْضُدَنَا بِاِغَاثَةِ عَلَيِّ الْاِبَائَةِ +

### بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اسبغت۔ الاسباغ۔ کسی شخص پر نعمت کو تمام کرنا۔ غطاء۔ لٹ۔ بستر۔ پردہ۔ شتر۔ الخ۔ کت  
الشتر۔ حدت۔ واللکس۔ زبان آوری۔ هذیر۔ فف۔ بیہودہ گوئی۔ معرة الخ۔ هفت۔ امریخ  
مراد عیب ہی۔ حصو۔ قف۔ زبان بندی۔ بات نہ بن پڑنا۔ مطاء لک۔ انتہائی تعریف کرنا۔ اذراء  
لک عیب لگانا۔ قادح۔ القدر طعنہ مارنا۔ عیب جوئی کرنا۔ هتک۔ فس۔ پردہ دری کرنا۔  
فاضم۔ الفضیحة والفضوح رؤسوائی۔ سوق۔ اول بالفتح بعضی راہن و ثانی بالضم  
بمعنی بازار۔ خطوات۔ ضف ج خطوة در میان قدماء۔ بخططکف۔ ج خطہ حدیثہ  
زمین۔ خطیات۔ فکت۔ ج خطیۃ۔ گناہ۔ جرم۔ رشد۔ ضس۔ ہدایت۔ قائد ساربان  
کشہ۔ متحلی۔ صف۔ متصف۔ مزین۔ ذائدة۔ الذود۔ دفع کرنا۔ روکنا۔ ذلیغ۔ ف۔ حق  
پھر جاننا۔ بھوی۔ ف خواہش نفس۔ درایۃ۔ لک علم و دانش۔ ابانیۃ۔ لک شکل کشائی کرنا۔ سہارا دینا۔

خداوند! ہم تیری اس بات پر کہ تو نے ہم کو فصاحت کلام سکھائی۔ اوہاے دلوں میں اطہار  
سخن کی کیفیت کا القاء کیا۔ اسی طرح تعریف کرتے ہیں جس طرح اس بات پر کہ تو نے ہم پر بخشش کی نگین  
کی۔ اور (ہمارے) عیوب پر پردہ ڈال دیا۔ اور تجھ سے گفتگو کی تیزی اور ناقابل لغات کلام کی زیادتی  
سے (ایسے ہی) پناہ مانگتے ہیں۔ جیسے لکنت کے عیب اور محل گفتگو میں زبان بند ہو چکا کی روایت  
سے۔ ہم تجھ سے (اُس) فتنہ میں پڑنے سے جو سبب تعریف کرنے والے کے مبالغہ اور چشم پوشی کو یوں  
کے نظر بھی کرنے سے (پیدا ہوا ہے) ایسے ہی کفایت چاہتے ہیں، جیسے عیب گیر کی عیب گیری۔ اور  
طالب فیضیت کی پردہ دری کا نشانہ بننے سے۔ اور تجھ سے (اپنی) خواہشات نفسانی کے شہوات کے  
بازار کی طرف لیجانے سے (ایسے ہی) معافی چاہتے ہیں۔ جیسے کہ گناہوں کی زمین میں قدم بڑھانے  
سے۔ اور تجھ سے یہ چاہتے ہیں کہ ہمیں راہ ہدایت کی طرف لیجانے والی توفیق، اور حق کے ساتھ  
طرف ہچکچانے والا دل، سچائی سے راستہ زبان، دلیلوں سے مضبوط گفتگو، کج روی سے بچاؤ والی ہمت  
رہنے خواہشات نفسانی پر غالب آجانیوالا ارادہ، اور ایسی بصیرت عطا فرما جسکے ذریعہ سے ہم اپنے مرتبہ کی  
معرفت حاصل کر سکیں۔ (اور یہ بھی چاہتے ہیں) کہ علم و دانش کی طرف لیجانے سے ہماری امداد،  
اور مشکلات دور کرنے میں سہارا دینے سے ہماری اعانت فرما۔



وَتَعْصِمَانَا مِنَ الْغَوَايَةِ فِي الرِّوَايَةِ وَتَصْرِفَانَا عَنِ السَّفَاهَةِ فِي الْفِكَاهَةِ  
حَتَّى نَأْمَنَ حَصَائِدَ الْأَلْسِنَةِ وَنُكْفَى غَوَائِلَ الزُّخْرَفَةِ فَلَا نَرِدُّ دَمْرِي  
مَا ثَمَّةٌ وَلَا نَقِفَ مَوْقِفَ مَبْدَمَةٍ وَلَا نَرْهَقَ بِتَبَعَةٍ وَلَا نَعْتَسِفَ وَلَا نَلْجَأَ  
إِلَى مَعْدِمَةٍ عَنْ بَادِرَةٍ اللَّهُمَّ فَحَقِّقْ لَنَا هَذِهِ الْمُنِيَّةَ وَأَنْلِنَا هَذِهِ الْبُخْيَةَ  
وَلَا تُضْحِكْنَا عَنْ ظِلِّكَ السَّابِغِ وَلَا تَجْعَلْنَا مُضْغَةً لِلْمَاضِيَةِ فَقَدْ عَدَدْنَا  
إِلَيْكَ يَدَ الْمُسْئَلَةِ وَتَجَعْنَا بِأَسْتِكَانَةِ لَكَ وَالْمُسْكِنَةِ وَأَسْتَزَلْنَا  
كَرَمَكَ الْحَيِّ وَفَضْلَكَ الَّذِي عَمَّ بِضِرَاعَةِ الطَّلَبِ وَبِضَاعَةِ الْأَمَلِ  
ثُمَّ بِالْمَوْسُلِ نَحْمَدُ سَيِّدَ الْبَشَرِ وَالشَّافِعِ الْمُشْفِعِ فِي الْحَشْرِ الَّذِي خَمَمَتْ  
بِهِ النَّبِيِّينَ وَأَعْلَيْتَ دَرَجَتَهُ فِي عِلِّيِّينَ وَوَصَفْتَهُ فِي كِتَابِكَ الْيُسَيْنِ  
فَقُلْتَ وَأَنْتَ أَصْدَقُ الْقَائِلِينَ وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ  
اللَّهُمَّ فَصَلِّ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ الْهَادِينَ وَأَصْحَابِهِ الَّذِينَ شَادُوا وَالِدَيْنِ  
وَأَجْعَلْنَا إِيَّاهُ وَهْدِيهِمْ مُتَّبِعِينَ وَانْفَعْنَا بِحُبَّتِهِمْ وَحُبَّتِهِمْ رَجْعِينَ  
إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَبِالْأَجَابَةِ جَدِيرٌ وَبِعَدْوَانِهِ قَدِيرٌ  
أَنْدِيَّةَ الْأَدَبِ الَّذِي رَكِبْتَ فِي هَذَا الْعَصْرِ رُحْمَةً وَخَبْتُ مَصَابِيحَهُ  
ذِكْرُ الْمَقَامَاتِ الَّتِي ابْتَدَعَهَا بِدِيعِ الزَّمَانِ وَعَلَامَةُ هَذَا أَنْ رَحِمَهُ اللَّهُ  
تَعَالَى وَغَرَى إِلَى أَبِي الْفَتْحِ الْأَسْكَندَرِيِّ نَيْشَاءَ تَهَارًا إِلَى عِيْسَى بْنِ هِشَامٍ  
رَوَايَتَهَا وَكَلَامَهَا جَهْلٌ لَا يَعْرِفُونَ وَنُكْرَةً لَا تَقْرَفُ فَاشَارَ مِنْ إِبْرَاهِيمَ

غواۃ۔ فکراہی۔ سفافۃ۔ فہل۔ ہوقوفی۔ حصائد۔ فہر۔ حصیدہ۔ تراشیدہ۔ غواۃ۔ فہر۔ غائلہ  
 خصلت۔ فہلک۔ زخرۃ۔ فہف۔ ترشین۔ باطل۔ طبع۔ کاری۔ مائتہ۔ گناہ۔ اثم۔ تبعۃ۔ فکناہ۔ گناہ۔ انجم  
 معتبہ۔ فہف۔ عتاب۔ خشم۔ بادرقہ۔ فہلک۔ بے اختیار۔ کلام۔ منیۃ۔ ضسف۔ امید۔ آرزو۔ خواہش  
 بغیۃ۔ ضسف۔ حاجت۔ بقصو۔ و۔ سابع۔ کامل۔ پورا۔ مضغۃ۔ ضسف۔ پارہ۔ گوشت۔ بوٹی۔ ماضغ۔ مراد  
 عیب۔ جو۔ حاسد۔ بخنہا۔ البغۃ۔ اقرار۔ کرنا۔ خضوع۔ استکانت۔ لک۔ خضوع۔ تذلل۔ فروتنی۔ مصسکتہ  
 ف۔ فقر۔ محتاجی۔ بضاعت۔ سرمایہ۔ پونجی۔ علیتین۔ کت۔ جنت۔ اعلیٰ۔ شادوا۔ الشید۔ دیوار۔ پلاستر۔ کرنا  
 مضبوط۔ کرنا۔ بلند۔ کرنا۔ اندازہ۔ فہر۔ ندی۔ مجلس۔ انجمن۔ نخت۔ الخبوا۔ آگ۔ جھجھانا۔ مصابیح۔ فہر  
 مصباح۔ چراغ۔ شمع۔ بدیع الزمان۔ ابو الفضل۔ حمدان۔ حسین۔ ہمدانی۔ مفتی۔ مفتخر۔ بیان۔ میں۔ سے۔ تھا۔ نہایت  
 فصیح۔ بلیغ۔ ذکی۔ متبحر۔ عالم۔ تھا۔ چا۔ چاس۔ پچاس۔ شعر۔ کے۔ قصیدے۔ ایکیا۔ سنکر۔ یاد۔ کر۔ لیا۔ اس۔ کے۔ لیے۔ معمولی۔ کام  
 تھا۔ مقامات۔ کا۔ موجود۔ بھی۔ ہی۔ ”مقامات۔ بدیع“۔ اسی۔ کی۔ تصنیف۔ ہی۔ ۳۹۰۔ میں۔ وفات۔ پائی۔ ۴۰۰

ہمیں روایت (پچھلی باتیں دھرانے) میں گمراہ ہو جائیے کیا، اور مزاج میں جہالت پر اتر آئے سے پھیرتا، تاکہ  
 ہم زبان کی تراشی ہوئی (بیہودہ گوئی) اور چکنی چیزیں باتوں سے محفوظ رکھے جائیں، پس نہ تو ہم گناہ کی جگہ  
 اتریں، اور نہ پیشانی کی جگہ کھڑے ہوں نہ ہم بدنامی و عتاب کے ساتھ ماخوذ ہوں، اور نہ ہم کو بے سوچے سمجھے کوئی  
 بات بکمراس کی معذرت کی ضرورت پڑے، خداوند! تو ہماری یاد رہو بلا، اور ہمارے مطلب پر اگر اپنے ہر شے پر چھلے ہوئے  
 سائے سے ہمیں باہر دھکا نہ کر، اور چھانے والے (حاسد) کیواسطے حکم مضغہ گوشت (باعث حسد) نہ بنا، ہم تیری خاطر  
 درست سوال دراز کر چکے ہیں، اور تیرے (رو بروی) اپنی فروتنی، و احتیاج کا اقرار کر چکے ہیں، ہم تیری کثیر بخشش، اور عام  
 فضل کے نزول کے (پہلے تو) اپنی زاری طلب، اور پرمایہ امید کے ذریعہ سے بھڑکنے والے وسیلہ سے خواہاں رہ چکے  
 ہیں، جو آدمیوں کے سردار، اور میدان حشر میں ایسے شفاعت کرنے والے ہیں کہ جن کی شفاعت مقبول ہو چکی ہو وہ ہی  
 محمد جن سے تو انبیا کی آمد بند کر چکا ہو، اور علیین میں ان کا درجہ بلند کر چکا ہو، جنکی تو نے اپنی کتاب میں ہی تعریف  
 کرتے ہوئے فرمایا ہے۔ (در انحالیکہ تو بہت زیادہ سچا کہنے والا ہے) ”کہ اے محمد میں نے تم کو سارے عالموں  
 کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے + خداوند! پس ان پر اور ان کی رہنمائی و ان اصحاب پر جنہوں نے دین کو حکم اور  
 مضبوط فرمایا، رحمت نازل فرما، اور ہم کو ان کی، اور ان کی آل و اصحاب کے طریقہ کے اتباع کی توفیق دے +  
 اور ہم کو ان کی اور ان کی تمام آل و اصحاب کی محبت سے نفع بخش + بے شک تو ہر شے پر قادر، اور قبول کرنے  
 سزاوار ہے، بعد از اس (گزارش ہے) کہ بعض ادبی مجلسوں میں (وہ ادیب جس کی ہوا آجکل ٹھہری ہوئی ہے) اور  
 جس کی شمعیں گل ہو چکی ہیں، ان مقامات کا ذکر چھڑا، جنکو سب سے پہلے ”علامہ بدیع الزمان ہمدانی“ نے ایجاد  
 کیا ہے، اور ابو الفتح اسکندری کی طرف ان کے ظہور کی نسبت کرتے ہوئے علی بن ہشام کو (جو دونوں  
 ایک نامعلوم اور غیر مشہور بہشتیاں ہیں، اور ایسا نہ کہ جو معرفہ کیا ہی نہیں جاتا) راوی بنایا ہے، اسی  
 مجھے ایک ایسے شخص نے اشارہ کیا، جس کا اشارہ حکم ہے۔

وَتَعَصِمَانِ مِنَ الْعَوَايِدِ فِي الرِّوَايَةِ وَتَصْرِفَانِ السَّفَاهَةَ فِي الْفِكَاهَةِ  
حَتَّى نَأْمَنَ حَصَائِدَ الْأَلْسِنَةِ وَنُكْفِيَ غَوَائِلَ الزُّخْرَفَةِ فَلَا نَرِدُّ مَرَدًّا  
مَا مَتَّهَ وَلَا نَقِفَ مَوْقِفَ مُنْذِمَةٍ وَلَا نُزْهِقَ بِنَبْعَةٍ وَلَا مَعْتَصَةٍ وَلَا نَلْجَأَ  
إِلَى مَعْدِنَةٍ عَنْ بَادِرَةٍ اللَّهُمَّ فَخِّقْ لَنَا هَذِهِ الْمُنْيَةَ وَأَيِّلْنَا هَذِهِ لُغْيَةَ  
وَلَا تُضْخِمْ عَلَيْنَا ظِلْمَ السَّائِرِ وَلَا تَجْعَلْنَا مُضْغَةً لِلْمَا ضِغِّ فَقَدْ عَدَدْنَا  
إِلَيْكَ يَدَ الْمُسْتَلْزِمَةِ وَتَجْعَلْنَا بِالْإِسْتِكَانَةِ لَكَ وَالْمُسْكِنَةِ وَاسْتَنْزِلْنَا  
كَرَمَكَ الْحَيِّ وَفَضْلَكَ الَّذِي عَمَّ بِضِرَاعَةِ الطَّلَبِ وَبِضَاعَةِ الْأَمَلِ  
ثُمَّ بِالنُّوَسْلِ مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْبَشَرِ وَالشَّفِيعِ الْمُشْفَعِ فِي الْحَشْرِ الَّذِي خَمَّتْ  
بِهِ النَّبِيِّينَ وَأَعْلَيْتْ دَرَجَتَهُ فِي عِلِّيِّينَ وَوَصَفْتَهُ فِي كِتَابِكَ الْبُيِّنِ  
فَقُلْتَ وَأَنْتَ أَصْدَقُ الْقَائِلِينَ وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ  
اللَّهُمَّ فَصِّلْ عَلَيْهِ وَعَلَى الْبَرِّ الْهَادِينَ وَأَصْحَابِهِ الَّذِينَ شَادُوا وَالِدِينَ  
وَأَجْعَلْنَا لِهَدْيِهِ وَهَدْيِهِمْ مُتَّبِعِينَ وَانْفَعْنَا بِحُبَّتِهِمْ وَحُبَّتِهِمْ رَجْعِينَ  
إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَبِالْإِجَابَةِ جَدِيرٌ وَبَعْدُ فَإِنَّهُ قَدْ جَرَى سَبْعِينَ  
أَلْفَ مِائَةِ أَلْفٍ رَّكَدَةٍ فِي هَذَا الْعَصْرِ رُبْعَةٍ وَخَبَتْ مَصَابِيحُهُ  
ذِكْرُ الْمَقَامَاتِ الَّتِي ابْتَدَعَهَا بِدِيعِ الزَّمَانِ وَعَلَا مَهْمُ هَذَا أَنْ رَحِمَهُ اللَّهُ  
تَعَالَى وَعَزَى إِلَى أَبِي الْفَتْحِ الْأَسْكَنْدَرِيِّ نَشَاءُ تَعَالَى وَإِلَى عِيسَى بْنِ هِشَامٍ  
رَوَايَتُهَا وَكِلَاهُمَا مَجْهُولٌ لَا يُعْرَفُ وَفَكَرْتُ لَا تَعْرِفُ فَأَشَاءُ مِنْ إِسَارَتِهِ



وَطَاعَتُهُ غُلْمٌ إِلَى أَنْ أُشِئَتْ مَقَامَاتُ أَتْلُو فِيهَا تِلْوُ الْبَدِيعِ وَإِنْ  
لَمْ يُدْرِك الظَّالِعُ شَأْنَ الضَّالِيعِ <sup>١١</sup> فَذَاكَ كَثُرَ مَا قِيلَ فِيمَنْ أَلْفَ  
بَيْنَ كَلِمَتَيْنِ وَنَظَّمَ بَيْتًا أَوْ بَيْتَيْنِ <sup>١٢</sup> وَاسْتَقَلَّتْ مِنْ هَذَا  
الْمَقَامِ الَّذِي فِيهِ يَحَارُ الْفَهْمُ وَيَفْرُطُ الْوَهْمُ <sup>١٣</sup> وَيُسَبِّغُ غَوْرَ الْعَقْلِ  
وَتَتَبَيَّنُ قِيَمَةُ الْمَرْءِ فِي الْفَضْلِ <sup>١٤</sup> وَيَضْطَرُّ صَاحِبُهُ إِلَى أَنْ يَكُونَ كَحَالِيبِ  
لَيْلٍ أَوْ جَالِبِ رَجُلٍ وَخَيْلٍ <sup>١٥</sup> وَقَلْبًا سَلِمَ مَكْتَارًا أَوْ أُقِيلَ لَهُ عِثَارًا  
فَلَمَّا لَمْ يَسْعَفْ بِالْإِقَالَةِ <sup>١٦</sup> وَلَا يَعْطِ مِنَ الْمَقَالَةِ <sup>١٧</sup> كَبَيْتٍ دَعَا تَلَا  
تَلْبِيَةَ الْمُطِيعِ <sup>١٨</sup> وَبَذَلَتْ فِي مَطَاوِعِهِ جُحْدَ الْمُسْتَطِيعِ <sup>١٩</sup> وَأَنْشَأَتْ  
عَلَى مَا أَعَانِيهِ مِنْ قُرَيْحَةٍ جَامِدَةٍ <sup>٢٠</sup> وَفُطْنَةٍ خَامِدَةٍ <sup>٢١</sup> وَرَوِيَّةٍ  
نَاصِبَةٍ <sup>٢٢</sup> وَهُومٍ نَاصِبَةٍ خَسِينٍ مَقَامَةٍ تَحْتَوِي عَلَى جِدِّ الْقَوْلِ  
وَهَيْلِهِ <sup>٢٣</sup> وَرَقِيقِ الْفُطْرِ وَجَزَلِهِ <sup>٢٤</sup> وَغُرِّ الْبَيَانِ وَدُرَرِهِ <sup>٢٥</sup> وَمُلْهِ  
الْأَدَبِ وَنَوَادِيرِهِ <sup>٢٦</sup> إِلَى مَا وَشَّحْتَهَا بِهِ مِنَ الْآيَاتِ <sup>٢٧</sup> وَمُحَاسِنِ  
الْحِصْنَايَاتِ <sup>٢٨</sup> وَرَصَعْتُهُ فِيهَا مِنْ الْأَمْثَالِ الْعَرَبِيَّةِ <sup>٢٩</sup> وَالْأَطْلَا  
ئِيبِ الْأَدَبِيَّةِ وَالْأَحَارِجِ الْخُومِيَّةِ <sup>٣٠</sup> وَالْفَتَاوَى اللَّغَوِيَّةِ <sup>٣١</sup> وَالرَّسَائِلِ  
الْمُبْتَكِرَةِ <sup>٣٢</sup> وَالْخُطْبِ الْمُجَبَّرَةِ <sup>٣٣</sup> وَالْمَوَاعِظِ الْمُبْكِيَّةِ <sup>٣٤</sup> وَالْأَضَاحِيكِ  
الْمُلْهِيَةِ <sup>٣٥</sup> مِمَّا أَمْلَيْتُ جَمِيعَهُ عَلَى لِسَانِ أَبِي زَيْدٍ السَّرُوحِيِّ <sup>٣٦</sup>  
وَأَسْنَدْتُ رِوَايَتَهُ إِلَى الْحَارِثِ بْنِ هَلَامٍ الْبَصْرِيِّ <sup>٣٧</sup> وَمَقْصَدْتُ

غتم (ض) غنیمت، ظالم، لنگڑاٹھو، شادنگ و پو۔ دوڑ، ضلیع (ف) صحیح و قوی و تیز رفتار گھوڑا، شہزادہ  
 السبر۔ زخم میں سلائی ڈالنا۔ امتحان کرنا، حاطب۔ لکڑیوں کا جمع کرنا والا۔ حاطب اللیل سے اس نے  
 تشبیہ دی کہ جس طرح اُس کو اندھیرے میں سانپ وغیرہ کاٹ لینے کا خوف ہوتا ہے نیز اُس کو خشک و ترس  
 اتیار نہیں ہوتا۔ اسی طرح مصنف اپنی تصنیف میں اچھا برا سب کچھ دیتا ہے۔ اور ملامت کا خوف ہوتا ہے۔  
 جالب الخ کھینچنے والا جمع کرنے والا، جلی، خیل۔ یعنی ضعیف و توانا، مکنار (ک) بسیار گوشتوں کی  
 ہٹار (ک) ہر روافد ان یعنی لغزش، قرچتہ الخ (ف) طبیعت بستہ۔ قرچہ اصل میں کنویں کے پہلے پانی کو  
 کتے ہیں۔ ناخبة (الغضب) پانی کا زمین میں گھس جانا، ناخبة (النصب) رنج پہنچانا، و نکتہ۔  
 التثبیح (گردن میں ہار ڈالنا۔ مراد زینت ہے)۔ صغٹ (الترصیع) مرصع کرنا۔ جواہر نگار کرنا، احاجی  
 (ف ج۔ انجیہ) پہلی، مبتکر (ض) جدید، بارہ۔ دو شیر، حادث الخ۔ حارث ابن بہام کو حریری نے  
 اپنے مقامات کا راوی بنایا ہے اور ابن علیہ السلام کے قول مبارک تکلمہ حادث و کلمہ حاتم سے ماخوذ ہے،

اور جس کی طاعت غنیمت ہے۔ کہ میں بھی بدیع کے نقش قدم پر چلتے ہوئے چند مقالے لکھوں۔ اگرچہ یہ ظاہر ہے کہ  
 لنگڑاٹھو، تیز رفتار گھوڑے کی دوڑ، چال، کو نہیں پہنچ سکتا۔ چنانچہ میں نے اُس کو وہ مقولہ یاد دلایا جو دو کلموں کو جوڑنے والا ہے  
 اور ایک یاد دہیت نظم کرنے والوں کے بارے میں کہا گیا ہے (من صنف فقد استهدف الخ) اور اُس مقام سے درگزر کرنا چاہا  
 جہاں عقل حیران، بھاتی ہے اور وہ ہمیشہ قدیم کرتا ہے انسان کی عقل کی انتہا معلوم ہو جاتی ہے جس میں مرد کی فہمیت، کی  
 قیمت ظاہر ہو جاتی ہے اور اُس کام، کا کرنے والا مصنف، ایسا پریشان ہوتا ہے جیسے رات میں لکڑیاں سینے والا۔ یا پادوں  
 و سواروں کا کھینچنے والا اور کئی شخص غلیبوں سے بہت کم سلامت رہتا ہے اور اُس کی لغزشوں سے بہت ہی کم اعراض کیا جاتا ہے  
 مگر جب کچھ کو معافی نہ دی گئی اور اُس سے درگزر نہ کیا گیا تو میں فرمانبراری کی طرح لبیک کہہ کر ایک جیسا استطاعت کی طرح اپنی کوشش، کو اُس کی  
 خدمت میں صرف کرنے لگا اور اپنی بے طبیعت، بھٹی ہوئی دکاوت، فوراً فکرا اور طول کھنڈہ غلوں کے باوجود بھی جنس میں برداشت  
 کر رہا ہوں پچاس مقالے لکھ دیے جن میں عمدہ اور پوچ (مبتدل) باتیں، شیریں اور فصیح الفاظ، فصاحت، بیان اور اُس کو سہجہ و آسان  
 ادبی لطیفے، اور ان کے نوادر سب کچھ موجود ہے۔ حتیٰ کہ آیات قرآنیہ اور کنایات نفیسہ سے میں نے اُس کو مزین  
 کیا ہے۔ اور عربی امثالوں، ادبی لطیفوں، تخری چہستانوں، لغوی سستوں، جدید رسالوں، مزید خطبوں  
 ڈالنے والے و عطلوں اور لہو و لعب میں ڈالنے والی ہنسی کی باتوں سے اُس کو مرصع کیا ہے، اور  
 اور یہ تمام و کمال ابونیر سرجی کی زبان سے لکھا ہے۔ اور اُس کی روایت حارث ابن بہام بصیری کی نظر منسوب کی ہے

بِالْأَخْصَاصِ فِيهِ + إِلَّا تَنْشِيطُ قَارِئِهِ + وَتَكْتِيرُ سَوَادَ طَائِفَتِهِ +  
وَلَمْ أَوْدِعْهُ مِنْ الْأَشْعَارِ الْخَبِيثَةِ إِلَّا بَيْتَيْنِ فَذَيْنِ + أَسَسْتُ  
عَلَيْهِمَا بُنْيَةَ الْمَقَامَةِ الْحُلُورِيَّةِ + وَآخِرِينَ تَوَآمِينَ + ضَمَنْتُهُمَا  
خَوَالِةَ الْمَقَامَةِ الْكَرَجِيَّةِ + وَمَاعِدَا ذَلِكَ فَنَاطِرِي أَبُو عَذْرَاء +  
وَمُقْتَضِبُ حُلُومِ وَمُرَاة + هَذَا مَعَ إِعْتِرَافِي بِأَنَّ الْبَدِيعَ رَحِمَهُ اللَّهُ  
سَبَّاقُ غَايَاتِ + وَصَاحِبُ آيَاتِ + وَأَنَّ الْمُتَصَدِّقَ بَعْدَ الْأَشْهَادِ  
مَقَامِي + وَلَوْ أَوْتِي بِلَاغَةِ قَدَامَةِ + لَا يَغْتَرِفُ الْآمِنُ فُضَالَتَهُ +  
وَلَا يَسِرُّ ذَلِكَ الْمَسْرَى إِلَّا بِدَلَالَتِهِ + وَلِلَّهِ دَرُّ الْقَائِلِ + فَلَوْ قَبْلَ  
مَبْكَاهَا بَلَكَيْتُ صَبَابَةً + بِسُعْدَى شَفِيتُ النَّفْسَ قَبْلَ التَّيْدِمِ  
وَلَكِنْ بَلَكْتُ قَبْلِي فَهَيَّجَ لِي الْبُكَ + بَكَهَا فَقُلْتُ الْفَضْلُ لِلْمُتَقَدِّمِ +  
وَأَرْجُو أَنْ لَا كَوْنُ فِي هَذَا الْهَذَرِ الَّذِي أَوْرَدْتُهُ + وَالْمُورِدِ الَّذِي  
تَوَرَّدْتُ + كَالْبَاحِثِ عَنْ حَتْفِهِ بِظُلْفِهِ + وَالْجَادِعِ مَارِنِ الْفَيْفِ بِكَفِهِ +  
فَلَحِقُ بِالْأَخْسَرِينَ أَعْمَاكَ الَّذِينَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا  
وَهُمْ يُحْسِبُونَ أَنَّهُمْ يُحْسِنُونَ صُنْعًا + عَلَى آتِي وَإِنْ إِنْ غَضِبَ  
بِالْفُطْنِ الْمُتَغَابِي + وَلَضَمَّ عَنِّي الْحَبِّ الْحَاجِي + لَا أَكَاذَ أَخْلَصَ مِنْ  
عُمَرِ جَاهِلٍ + أَوْ ذِي غَمٍّ مَجَاهِلٍ + يَضَعُ مَنِيَّ هَذَا الْوَضْعِ وَيُنَادِي بِأَنَّهُ  
مِنْ مَنَاهِي الشَّرْعِ وَمَنْ نَقَدَ الْأَشْيَاءَ يَعِينُ الْمَعْقُولَ + وَأَنْعَمَ النَّظَرُ فِي مَبَانِي الْأَعْيُنِ

احصا (دفع) ایک شے سے دوسری شے کی طرف منتقل ہونا، سوا (دفع) اشخاص، فرین (دفع) متفرق  
منفردین، ابو عبد اللہ۔ پیدائش، موجودت، قال لأمرة فلان ابو عبد اللہ نے اول زوج تروچہا، مقتضاب (دفع) ارتحال  
فی البدیہہ کلام (دفع) کرنا، قدامت (دفع) ابو الولید بن جعفر، یہ نہایت فصیح بلیغ شخص تھا صنعت کتابت میں خاص مہارت  
رکھتا تھا اس کی ایک تصنیف موسومہ بسیر اللہ لغت مشہور کتاب ہے، بغیر (دفع) الاغتراف، پانی چلو میں لینا، فضائل (دفع) خرد  
صبا (دفع) عشق، محبت، شوق، حقیقت (دفع) مرگ، موت، ظلمت (دفع) گائے کا گھر، یہاں مطلقاً پاؤں  
مرا ہیں۔ یہ ضرب المثل ہر اس کی وجہ یہ مشہور ہے کہ ایک آدمی کو رستے میں ایک گوسفند ملی اس نے اس کو ذبح کرنا چاہا مگر  
چہری نہ ملی، بکری نے اپنے سیم سے زمین کھودی اور ایک چھری نکلی آتی جس سے اسکو ذبح کر لیا اور کہا ”مشت عن محتفلنا بظلمنا“  
جادو الخ (الجد) گوشت، یا ناک کا ٹٹا، مارا۔ نرمہ بینی۔ یہ بھی ضرب المثل ہر اس کا قصہ ہے جو طوالت قلم انداز کیا جاتا  
ہر اس کے مقابلہ میں اردو میں ”اپنے پیر میں غوکھلاڑی مارنا“ مستعمل ہے، متغابی (دفع) التغابی، تکلف غبی بننا  
محابی (دفع) محب، مسالمت کنندہ، غم، (دفع) اول مضمر، نہ تجربہ بکری، ٹوٹا، فی بالکسر کہنے، متجاہل (دفع) المتجاہل،  
تکلف یعنی زبردستی جاہل بننا، پند (دفع) التندی، ظاہر کرنا۔ کسی کا عجیب کھولنا +

الشرح اور اس میں تحقیق سے یہودگی کی طرف، انتقال محض پڑھنے والوں کے خوش کرنے اور اس کے طالبوں کی جماعت  
میں ضامہ کرنے کے لئے کیا ہے اور اس نے اس میں کسی دوسرے شخص کا ایسا شرح بھی تحریر نہیں کیا ہے، جبران دو مفرد شعروں کے  
جنہ مقامہ صوانید کی بنیاد رکھی اور ان دو مقول شعروں (قطعوں کے جنگو مقامہ کریمہ کے ختم پر لایا ہوں علاوہ ازیں باقی اور  
اشعار کا موجود میرا ذہن اور اس کے ربط یا بس (کھٹے میٹھے) کی بدیہہ گو (خود میری زبان) ہے، یہ سب کچھ اس بات کا اقرار کرتے  
ہوئے ہے کہ بدیع دلی گھوڑ روڑ کی مقرر کردہ انتہا پر پہلے پہنچنے والا، اور تمغہ یافتہ ہے۔ (اور میں اس کا بھی معترف ہوں)  
کہ بدیع کے بعد مقامات کھنے کے درپے ہوئیوا، خواہ وہ قدامہ کی سی بلاغت ہی کیوں نہ رکھتا ہو، اسی کے جھوٹے پانی سے چلو بھگا  
اور اُسی کی بہری سے رہ رہ بن سکے گا کیسی کیا اچھا کہا ہے، اگر میں حمامہ سے پہلے سعدی کے عشق میں روتا تو قبل از مدت  
پائے نفس کو شفا بخشا، لیکن چونکہ وہ مجھ سے پہلے رونے اور اس کے رونے نے میری گریہ کو برا گھینے کیا، اس لئے مجھے کہنا پڑا کہ فضیلت  
سابق ہی کے ہے، میں اُمید کرتا ہوں کہ اس یہودہ گوئی میں جس میں پڑ چکا ہوں اور اس جگہ جہاں میں آچکا ہوں، اُس شخص کی طرح  
نہو بکا جو خود اپنے پیر میں کھلاڑی مارنا چاہا اور اپنی ناک اپنے ہاتھ سے کاٹا کہ مجھے بھی اُن لوگوں میں شامل کرنیکی ضرورت پڑے  
جو اپنے افعال و اعمال کے لحاظ سے نقصان والے ہیں، اور جنکی دینیوی زندگی میں کوشش رائیگاں جا چکی ہے  
مگر اُن کا گمان ہے کہ وہ اچھے کام کرتے ہیں۔ علاوہ ازیں اگرچہ شکلف اپنے کو غبی ظاہر کرنے والا، ذکی،  
میری خاطر (عیوب سے) نظر بچا بھی لے، یا میرا شریف دوست میری طرف (حملہ دشمن) کو دفع بھی  
کرنے، تاہم تجربہ کار جاہل اور شکلف نادان بن جانے والے کہینہ ور سے میں (کسی طرح) چھٹکارہ نہیں پاسکتا +  
وہ تو ان مقامات کی وجہ سے بل مرتبہ گھٹانے گا۔ اور بکا بکا کر کہے گا کہ یہ منہیات شرع (جھوٹ) سے ہے  
مگر جو شخص شیا کو عقل کی آنکھ سے دیکھتا ہے۔ اور اصل کلام میں دقت نظر سے کام لیتا ہے۔



نَظَمَ هَذِهِ الْمَقَامَاتِ فِي سِلَاسِ الْإِفَادَاتِ وَسَلَكَهَا مَسَلَكَ  
 الْمَوْضُوعَاتِ عَنِ الْجُمَلَاتِ وَالْجَوَادَاتِ وَلَمْ يُبَيِّنْ مِنْ نَبَاسِغَةِ  
 عَنْ تِلْكَ الْحِكَايَاتِ وَأَوَّلَهُمْ رَوَاتُهَا فِي وَقْتٍ مِنَ الْأَوْقَاتِ ثُمَّ إِذَا  
 كَانَتْ الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ وَبِهَا الْعُقُودُ الدِّيْنِيَّاتِ فَأَيُّ حَرْجٍ  
 عَلَى مَنْ أَنْشَأَ مَعَالِ التَّنْبِيهِ لَا لِلتَّمْوِينِ وَتَحَايَهَا مَنِي التَّهْذِيبِ  
 لَا الْكَادِيبِ وَهَلْ هُوَ فِي ذَلِكَ إِلَّا مِمَّنْزِلَةً مَنْ انْتَدَبَ لِتَعْلِيمِ  
 أَوْ هَدَى إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ شَعَرَ عَلَى أَنْبَى رَاضٍ بِأَنْ أَحْبَلَ الْهُوَى  
 وَأَخْلَصَ مِنْهُ لَا عَلَى وَلَا لِيَا وَيَا لِلَّهِ اعْتَصِدْ فِيهَا اعْتَمِدْ وَاعْتَصِمْ  
 فَمَا يَصِمُ وَأَسْتَرْشِدْ إِلَى مَا يَرْشِدُ فَمَا الْمَفْرَعُ إِلَّا إِلَيْهِ وَلَا أَسْتَغَانَهُ إِلَّا بِهِ  
 وَلَا التَّوْفِيقُ إِلَّا مِنْهُ وَلَا الْمَوْئِلُ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ  
 وَالْيَدِ الْأَيْمَنُ وَبِهِ نَسْتَعِينُ وَهُوَ لِعَمِّ الْمَعِينُ

## المقامة الأولى الصنعانية

حَدَّثَ الْحَرْثُ بْنُ هَتَامٍ قَالَ لَمَّا اقْتَعَدْتُ غَارِبَ الْإِغْتِرَابِ وَأَنَا  
 تَبْنِي الْمَتْرَبَةِ عَنِ الْأَكْثَرِابِ طَوَّحْتُ بِطَوَائِحِ الزَّمَنِ إِلَى صَنْعَةِ الْيَمِينِ  
 فَدَخَلْتُهَا خَاوِي الْوَفَاضِ بِأَوَى الْإِنْفَاضِ لَا أَمْلِكُ بُلْغَةً  
 وَلَا أَجِدُ فِي جَرَانِي مُضْغَةً فَطَفِقْتُ أَجُوبُ طُرُقَاتِهَا مِثْلَ الْهَائِمِ  
 طُورُونِ طُغُونِ كَرُونِ ۱۲



(لغات) سلاک دکن، رشتہ ڈورا، عجمارات (خف) ج عجماء بہائم، اثم التائیم، گنہگار کرنا، رواۃ (خج) راوی، ناقل، حرج (خف) ضیق، تنگی، گناہ، طلاء (خض) نکین، تمویہ (خف) ترمیم، ظاہری، طبع کاری، منحو (خف) الخو قصہ کرنا، اکاذیب (خج) اکذوبہ مثل اعجوبہ، دروغ جھوٹ، یصم۔ الوصم عیب ناک کرنا، مفزع۔ (خفس) بلجاء جاد پناہ، موئل (خسک) ماوئی، جاد پناہ، اذنیب الانابہ۔ خدا کی طرف رجوع ہونا، توبہ کرنا، حارث ابن ہبامہ ایک فرضی نام ہے جس کو مصنف نے اپنے قصہ کا ہیرو قرار دیا ہے، اقمعدت اقمعدت قعدۃ او قعودا وہما اسمان للبعیرہ، غاراب (خسک) کوہان و گردن کے درمیان کا حصہ، استغراب (خسک) سفر کرنا، شہر در شہر پھرنا، حصریتہ (خفس) درویشی فقر اقواب (خفس) سج ترب۔ ہم عمر، حواری (خف) سج طائفتہ مصائب، خاوی۔ از خواء خالی ہونا، وفان (خسک) سج و فضۃ چمڑے کا تیر دان، توشہ دان، ہادی۔ از ہدو پیدا ہونا، انفاض (خسک) زاد راہ کا ختم ہونا، بلفغہ (خفس) از قلیل ماہ الکفاف، جراب (خسک) چمڑے کا توشہ دان، ہاتم (خسک) اندیم۔ سرگتہ ہونا،

شرح) وہ ضروران مقامات کو رشتہ فوارہ میں پروتے گا! اور ان حکایات میں شمار کرنے کا جو چار پایوں اور جمادات کی زبان میں لکھی گئی ہیں۔ (مثلاً کلیلہ و دمنہ وغیرہ) اور ایسا کوئی شخص سُننے میں نہیں آیا جس کی سماعت نے اُن سے بیزاری (ظاہر) کی ہو، یا اُن کے راویوں کو کسی وقت میں بھی گنہگار ٹھہرایا ہو۔ پھر جبکہ اعمال کا دار و مدار نیت پر ہے، اور نیت ہی سے عقود و منیہ منعقد ہو کرتے ہیں۔ تو پھر اُس شخص پر کیا الزام ہے؟ جو ظرافتِ آئین کلام کو طبع کاری کیلئے نہیں بلکہ (لوگوں کو) تلبہ کرنے کے لئے تحریر کئے۔ اور اُس سے چھوٹی باتیں ہی نہیں بلکہ تہذیبِ اخلاق منظور ہو۔

وہ انشا پر داز تو اس طریق میں اُس شخص کا ہم مرتبہ ہے جو علم سکھائے یا راہِ مستقیم پر پہنچائے۔  
”علاوہ ازیں میں اس بات پر راضی ہوں کہ خواہشات نفسانی کو برداشت کروں اور اُس کے شر سے اس طرح چھوٹ جاؤں کہ مجھے نہ تو کوئی فائدہ پہنچے، اور نہ نقصان“

میں اپنے مقصود میں خدا ہی سے مدد چاہتا ہوں، اور ہر اُس شے سے جو عیب و ایرباقی ہو خدا ہی سے پناہ مانگتا ہوں۔ اور اُس (حاکم) کے ارشاد کی تعمیل میں ہدایت کا خواستگار ہوں، کیونکہ اُسی کی طرف پناہ کی جاد ہے اور اُسی سے استغاثہ کی امید، اُسی کی طرف سے توفیق ہے، اور وہی عباد و ماوئی ہے۔ اور اُسی پر میں بھروسہ کرتا ہوں۔ اور اُسی کی طرف لوٹتا ہوں۔ ہم سب اُسی سے طالبِ امداد ہیں اور (حق تو یہ ہے کہ) وہ ہی بہترین معاون ہے۔ (پہلی مجلس جو صنعانیہ کے نام سے مشہور ہے)

حارث ابن ہبامہ نے بیان کیا کہ میں جب سفر کے وقت کی گردن پر ہوا اور غریب بننے کے لمحے کو میرے ہم عمر نے خدا کیا۔ تو حواشیات زمانہ مجھے صنعانیہ کی طرف لے گئے۔ جب میں اُس میں داخل ہوا ہوں تو یہ راوۃ ختم ہو چکا تھا اور میرا توشہ دان خالی ہو گیا تھا۔ (جتنے کہ) میرے پاس ماہِ الکفاف تک نہ تھا۔ اور میں اپنی جھولی میں ایک نولہ (دوتے) بھی نہ پاتا تھا۔ لہذا میں نے سرگردانِ عاشق کی طرح اُس کے رستوں کو طے کرنا اور پیاسے جانور کی طرح اُنکے میدانوں میں گشت کرنا شروع کر دیا۔

وَأَجُولُ فِي حَوَامِيهَا جَوْلَانِ الْحَالِمِ وَأُرُودُ فِي مَسَارِحِ الْحَاقِي + وَ  
وَمَسَايِحِ غَدَايِي + وَرُوحَانِي + كَرِيمَا الْخَلْقِ لَهُ دِيْبَا جَعِي + وَأَبُو حِ  
إِلَيْهِ بِحَاجَتِي + أَوْ أَدِيْبًا تَقَرَّبَ رُؤْيَتْهُ غُسْتِي + وَتُرُوِي رِوَايَتُهُ  
غُلَّتِي + حَتَّى آذَنِي خَافَتْ الْمَطَافُ + وَهَدَنِي فَاتِحَةُ الْأَطَافِ +  
إِلَى نَادِي رَجِيْبٍ + مُخْتَوٍ عَلَى زَحَامٍ وَنَحِيْبٍ + فَلَجَّتْ غَايَةَ الْجَمْعِ لَا سَبْرَ  
مَجْلَبَةِ الدَّامِعِ فَرَأَيْتُ فِي بُهْرَةِ الْخَلْقَةِ + شَخَصًا شَحَّتِ الْخَلْقَةَ عَلَيْهِ  
أُهْبَةُ السِّيَاحَةِ وَلَمَزَتْهُ التِّيَاقَةُ + وَهُوَ يَطْعُمُ الْأَشْيَاءَ بِجَاهِ لَفْظٍ وَيَقْرَأُ الْأَسْمَاءَ  
بِرُؤَا جِرِّ وَعُظْمٍ + وَقَدْ أَحَاطَ بِهِ أَخْلَاطُ الزُّمَرِ + إِحَاطَةُ الْهَالَةِ  
بِالْقَمَرِ + وَالْأَكْصَامُ بِالشَّمْرِ + قَدْ لَفَتْ إِلَيْهِ لَا قَيْسَ مِنْ قَوَائِدِ +  
وَالْمَقُوطُ بَعْضَ فَرَائِدِهِ + فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ حِينَ خَبَّ فِي مَجَالِهِ + وَ  
هَدَرَتْ شَقَاشِقُ أَرْجَحَالِهِ + أَيُّهَا السَّادِرُ فِي غُلُوَائِهِ + السَّادِلُ  
قُوبِ خِيَلَانِهِ + الْجَائِعُ فِي بُحَا لَاتِهِ + الْجَائِعُ إِلَى خَزَعِيْلَاتِهِ + الْكَامِ  
تَسْتَمِرُّ عَلَى غِيَّتِكَ + وَتَسْتَمِرُّ فِي مَرْعَى بَعِيَّتِكَ + وَحَتَّى تَمَّ تَنَاهِي فِي  
زَهْوِكَ + وَلَا تَنْتَهِي عَنْ لَهْوِكَ + تُبَارِزُ مَعْصِدِيَّتِكَ + مَالِكُ نَاصِيَّتِكَ  
وَتَجْتَزِي بِقُبْرِ سِيَرَتِكَ + عَلَى عَالَمِ سِرِّيَّتِكَ + وَتَتَوَارَى عَنْ قَرِيْبِكَ  
وَأَنْتَ بَمَرَايِ رَقِيْبِيَّتِكَ + وَتَسْتَخْفِي مِنْ مَمْلُوكِكَ + وَمَنْ تَخْفَى خَافِيَةً عَلَى  
مَلِيْكِكَ + أَلْطُنْ أَنْ سَتَفْعَلَ خَالِكَ + إِذَا لَانَ رَجَالُكَ + أَوْ يُنْقِذُكَ مَالُكَ +

لغات) حالتہ از عزم پائیسے جانور کا پانی پر منڈلانا، حومات (خسف) حجوم طرف جہت، مساح (دک) ح  
 مسر ح چراگاہ مرغی، مساح (دک) ح مسر ح رستہ پانی بننے کی جگہ، غلاوات (خسف) ح غلہ طلوع فجر سے طلوع آفتاب  
 تک کا وقت، روحات (خسف) ح روضہ غروب آفتاب کا وقت، شام، دیباہ (دکسف) معرب دیباہ مراد جلد چہرہ  
 واکر و ہر تفریح، التفریح کتاب و مکرنا کرنا، عثمہ (صفت) اندوہ، رنج، غلہ (صفت) عطش تشنگی پیاس، ناد (دک)  
 مجلس ہنچیک، رجب (دکسف) وسیع کشا وہ، غابتہ (خسف) جھادیدار درخت، مراد گروہ وانبوہ ہی، جہر (دکسف)  
 وسط در میان، شیت (خسف) لاغر و ہلا، اہتہ (صفت) ساد و سامان، دست (دک) آواز گرمی، اسجاء (دک) ج صبح کلام  
 ذواجر (خسف) زجر بنی باز رکھنا، زمزم (خسف) زمرہ، گروہ، جھیر، الکامہ (خسف) حکم بالکسر کلی کے اوپر کی سبستی  
 ولف (دکسف) آہستہ آہستہ چلنا، رنگین (دک) چ فریدہ (دک) ح حَبَّ اللہ (خسف) پویا دوڑنا، تھان میدان، طور دور  
 حد (دک) آواز کرنا، کوثر کا ثلث ثلث، شفا شق (خسف) ح شفا شق، وہ جھاگ جو سستی کو قوت و شاکہ منہ سے  
 نکلتے ہیں، ادق (دک) اکسٹ، فی البدیہہ شعر یا خط یہ کہنا، الساد (دک) الساد، بیباک، بخوف، بیغم، خلوار (خسف) صفت  
 گذر جانا، السادل (دک) دامن لگانا، ڈھیل دینا، خیلہ (خسف) کبر نخوت، خود بینی، الجامہ الجورج سرکشی کرنا، وژنا  
 الجامہ الجورج مائل ہونا، میل کرنا، خصلات (خسف) امور باطلہ و اہیسا و غرافا، بخی (دک) ظلم و ستم، دھوکہ (دک) کبر نخوت ناز  
 ناصیہ (خسف) ہونے پیشانی مراد مقدمہ، سریر (دک) را بجید، رقیب (دک) محافظ نگہبان، مراد خداوند عالم، عیاد (دک) مالک  
 شاہ، ملک النخل شہد کی کھیلوں کا شاہ، ارتحال (دک) کوچ کرنا، مراد موت، بینقذ (دک) الالفاظ رہا کرنا، چھوڑ دینا +

فہرست اور اپنے پیش نظر میدانوں، نظر کی چراگاہوں، اور اپنی صبح شام چلنے کی جگہوں میں کسی ایسے سخی واما کو تلاش کرنے لگا جس کے  
 واسطے میں اپنا آب و کوئلہ کر دوں اور اس کی طرف اپنی حاجت پہنچاؤں، دولت سوال دراز کروں، کسی ایسے ویب کی تلاش میں جس کا  
 دلیر زہر و زور کرے، اور جس کا بیان میری پیاس بجھائے، تاکہ میرے سفر کی انتہا، اور خدا کی مہربانیوں کی ابتداء سے چھٹا کر کے  
 مجلس میں آجیاد یا جس میں بہت سے دی واریک روئے کی آواز پائی جاتی تھی، میں بھی اس روئے کا مسمیہ معلوم کرنے کے لئے  
 برقت تمام اس جگہ میں شمس گیا، دیکھا کہ آبیوں کے بیچ میں ایک خیف الخفٹ شخص اسباب سفر لئے ہوئے دار مارا رو رہا ہے  
 اور اپنے الفاظ کے جوابوں سے مجھے کلام کو مزین، اور اپنے مدلل و عطف سے کانوں کو کوٹ (متوجہ کر رہا) مختلف لوگ  
 اس کو اس طرح گھیرے ہوئے ہیں جیسے ہالہ کو کوٹ یا سبزی شکوفہ کو گھیرے ہوتی ہیں، میں بھی چیر چھا کر کے اس کے قریب چلا گیا  
 تاکہ اس کے فائدے سے پہرہ اندہ نہ ہوں، اور اس کے ڈر ہانے یا گناہ جیسے کلام سے کچھ باتیں جمع کروں، میں نے سنا کہ وہ اپنی جگہ  
 بکشت کرتے ہوئے فی البدیہہ یہ فصیح کلام کر رہا ہے، اسے حد سے تجاوز کرنے میں میرا ک، اسے بکشت کے دراز دامن کو لٹکا ہوا  
 لے اپنی جہالت میں سرکشی کر رہا ہے، لے امویا باطلہ کی طرف مائل ہوئیو لے، انوار اپنی گلجری پر کب تک ثابت قدم رہ گیا؟ اور اپنی  
 بناوٹ کی چراگاہ کو کب تک پسند کرتا رہے گا؟ غلطی ترجمہ یہ ہوا کہ کب تک اپنے ظلم کی چرائی کو ہضم کرنا رہیگا، تو اپنی غوث کی انتہا کو  
 کس پہنچا، اور کب تک اپنے کھیل و کود سے باز نہ آئیگا؟ تو اپنے گناہ کے باعث، ملک تقدیر سے جنگ و جدل کرنا ہوگا، اور اپنی بڑائی  
 کی وجہ سے اپنے ماز وادی (خدا) پر ولیر ہو چلا ہے، تو اپنے قریب و عزیز سے چھینا چاہتا ہے؟ بلکہ کیا اپنے ہی لفظ  
 (خدا) کا دیکھا تھا، لے، تو اپنے غلام سے اپنے کو پوشیدہ رکھنا چاہتا ہے، حالانکہ تیری کوئی پوشیدہ چیز  
 بھی تیرے مالک سے پوشیدہ نہیں، کیا تو نے یہ خیال کر لیا ہے کہ جب تیری موت آئے گی تو تیری حالت کچھ کو کچھ  
 نفع دے گی؟ یا جب تیرے اعمال و افعال تجھ کو ہلاک کرینگے تو تیرا مال تجھ کو رہائی دلائے گا؟ +

لے اشار منہ لے قولہ تع لیستخفون من الناس ولا یستخفون من اللہ وھو معھم الا یہ +

حِينَ يُرَبِّقُكَ أَعْمَالُكَ + أَوْ يُغْنِي عَنْكَ نَدْمُكَ + إِذَا زَلَّتْ قَدَمُكَ  
 أَوْ عَطَفَ عَلَيْكَ مَعَشَرُكَ + يَوْمَ يَضْمُكَ مَحْشَرُكَ + هَلَّا أَتَّجَّجْتَ  
 حُجَّةَ أَهْلِيكَ + وَجَدْتَ مُعَالَجَةَ دَائِيكَ + وَفَلَّتْ شَبَابَةُ عَيْدِكَ  
 لَكَ + وَقَدَّعْتَ نَفْسَكَ فَهِيَ أَكْبَرُ أَعْدَائِكَ + أَمَا الْجَنَامُ مِيعَادُ  
 لَكَ + فَمَا أَعْدَاؤُكَ + وَيَا الْمَشْيُوبَ إِذَا زَالَكَ + فَمَا أَعْدَاؤُكَ +  
 وَفِي الْحَدِّ مَقِيلُكَ فَمَا قِيلُكَ + وَإِلَى اللَّهِ مَصِيرُكَ فَمَنْ لَصِيرُكَ  
 طَلَمَا لَا يَقْظُكَ الدَّهْرُ فَتَنَاعَسْتَ + وَجَدَ بِكَ الْوَعْدُ مَقَامَسْتَ  
 وَتَجَلَّتْ لَكَ الْعِبَرُ فَتَعَامَيْتَ + وَخَصَّصَ لَكَ الْحَقُّ قِتْمًا رَيْتَ +  
 وَأَذْكَرَكَ الْمَوْتُ فَتَنَاسَيْتَ + وَأَمْلَكَكَ أَنْ تُوَاسِيَ فَمَا آسَيْتَ +  
 تَوَثَّرَ فَلَسَا تَوَعَّيْهِ + عَلَى ذِكْرِ تَوَعَّيْهِ + وَتَحَارَّ قَصْرًا تَعْلِيهِ + عَلَى بَرٍّ +  
 تَوَلَّيْهِ + وَتَرَعَّبَ عَنْ هَادٍ تَسْتَهْدِيهِ + إِلَى زَاوٍ تَسْتَهْدِيهِ + وَ  
 تَغْلِبُ حُبَّ ثَوْبٍ تَسْتَهْدِيهِ عَلَى ثَوَابٍ تَشْتَرِيهِ + بَوَاقِيَتِ الصَّلَاةِ +  
 أَعْلَقَ بِقَلْبِكَ مِنْ مَوَاقِيَتِ الصَّلَاةِ + وَمَعَالَاةِ الصَّدَقَاتِ + أَنْتَ  
 عِنْدَكَ مِنْ مَوَاقِلَةِ الصَّدَقَاتِ + وَصَحَافِ الْأَكْوَانِ + أَشْهَى إِلَيْكَ +  
 مِنْ صَحَائِفِ الْأَدْيَانِ + وَدَعَابَةِ الْأَقْرَانِ + أَنْسُ لَكَ مِنْ تِلَاوَةِ الْقُرْآنِ  
 تَأْمُرُ بِالْعُرْفِ وَتَنْتَهِيكَ جَنَاهُ + وَتَحْجِي عَنِ النَّكْرِ وَلَا تَتَحَاكَاهُ + وَتُرْخِصُ  
 عَنِ الظُّلَمِ ثُمَّ تَغْشَاهُ + وَتَخْشَى النَّاسَ وَاللَّهُ أَحَقُّ أَنْ تَخْشَاهُ +

لغات) یونین (الایباق) ہلک کرنا۔ بقیر (اوبقہ الذنوب) معشر (خسف) قوم گروہ جتنا۔ معاشیج (عجتر) فنت (طریق) رستہ۔ داو۔ درو مرض بیماری آدو۔ ج۔ فلکت اقل توازیں وندانی پرجا نا کر جا نا کن کرنا، شباقہ (خف) تیزی شبنوات و شباقہ جاعتل۔ د۔ ظلم و ظم۔ الحام۔ ل۔ موت۔ جمل بقیر بخار شتر و با لفتح فاختہ کہو تیرا اعدا۔ د۔ زاد و توشہ۔ اعدا۔ د۔ معذرت چاہنا۔ مقیل۔ د۔ جہ۔ قیلولہ۔ ط۔ طال۔ طال من الطول۔ واکافہ۔ ایقظ الا یقظ بیدار کرنا۔ جگانا۔ شاعست۔ التاعس بتکلف سونا۔ موتوں میں جان ڈال لینا۔ تقاعست التماعر بتکلف بوڑھا بننا۔ کوزہ پشت ہو جانا۔ بھگت نہرت ہرات۔ الغیر (کس)۔ ج۔ عبرۃ نصیحت پند، تعامیت (التعانی) زبردستی اندھا بننا، توثر الاثیر فضیلت و دنیا اختیار کرنا۔ توخی الایجا کسی چیز کو بہتر میں رکھنا۔ قولی الایلاء عطا کرنا جتنا۔ تسہیدی الاستہزاء اول طلب رہنمائی کروں و ثانی طلب ہریر کروں۔ یواقت (خفس) ج یا قوت + صلوات (د۔ ج)۔ صلۃ۔ و۔ نماز + مغالات (ض)۔ مہنگا خریدنا + صدقات (دفع)۔ ج۔ صدقہ کا بین ہر۔ و۔ د۔ ج۔ صدقہ + صحاف (د۔ ج)۔ صحفہ تیسرے نمبر کا پڑا پیالہ جو پانچ آدمی کو سیر کر سکے + دعابت مزاج کرنا + توسخ (ضف) اسے تباہی دے۔

شمار: یا جب تیرے قدم لڑکھانے لگیں گے تو تیری پشیمانی تجھ کو کچھ نفع دے گی۔ یا جس روز تجھے محشر جمع کرے گا تو تیری قوم تیرے ساتھ عنایت و مہربانی سے پیش آنے گی؟ تو اپنے دایت کے رستہ کو کیوں نہیں اختیار کرنا؟ اور اپنے مرض کے علاج میں کس واسطے جلدی نہیں کرتا۔ اپنے ظلم کی تیز دھار کو کس نے گندہ نہیں کرنا؟ اور اپنے نفس سے کیوں نہیں گریز کرتا کیونکہ وہ تیرا دشمن ہے۔ (اسے پیچھے کیا موت تیرا وعدہ نہیں؟ پس تیرے پاس (دہان کیلئے) کونسا توشہ ہے؟ کیا بڑے سے تجھ کو خوف نہیں؟ پس تیرے پاس کیا عذر ہے؟ کیا تجھے قبر میں سونا نہیں پس تجھے اس میں کیا قبل و قال ہے؟ کیا تجھے خدا کی طرف ٹوٹنا نہیں پس تیرا کونسا مددگار ہے؟ ایک عرصہ سے زمانہ تجھے (جھجھوڑ جھجھوڑ کر) جگا رہا ہے۔ اور تو ہے کہ زبردستی سوتوں میں جان ڈالے ہوئے ہے۔ پند و نصیحت تجھے کھینچ رہی ہیں اور تو ہے کہ بتکلف پیچھے ہٹا جا رہا ہے۔ (سامان) عبرت تیرے لئے ظاہر ہو رہے ہیں مگر تو ہے کہ بتکلف اندھا بنا جا رہا ہے۔ حق تیرے لئے ظاہر ہو رہا ہے اور تو (خواہ مخواہ) شک میں پڑا ہوا ہے۔ موت تجھے (اپنی) یاد دل رہی ہے۔ اور تو ہے کہ زبردستی فراموشی پسند بنا ہوا ہے۔ تو اگر چاہے تو بخوابی کر سکتا ہے۔ مگر کبھی نہیں کرتا۔ تو اپنے جمع کئے ہوئے مال کو اپنے محفوظ ظلم و ذکر کے مقابل میں اختیار کرنا ہے اور اپنے بلند مکان کو اپنی بخشش کے مقابل میں اختیار کرنا ہے۔ تو اپنے مطلوب رہنما سے۔ ہدیہ مطلوب کی طرف رجوع کرنا ہے۔ اور تو نے اپنے مرغوب کپڑوں کی محبت کو اپنے ثواب مکتب پر غالب کر لیا ہے۔ بخشش کے موتی تیرے دل کو اوقات نماز سے زیادہ محبوب ہیں۔ اور ہنگے مہربانہ حضرات تیرے نزدیک سے رہے۔ دینے سے زیادہ لیچے ہیں۔ کتب دین سے مرغن کھانوں کے پیلے تجھے زیادہ مرغوب ہیں۔ قرآن مجید کی تلاوت سے بھائی نیکوئے مزاج کرنا تجھے زیادہ پسند ہے۔ دوسرے کو تو تنگی کا کھل کر تاپ کر خود اسکی معزز جگہ کو بے پروا کر دیتا ہے اور دوسرے کو پڑائی سے روکتا ہے مگر خود نہیں لگتا۔ اور دیکھو ظلم سے دو کرنا پناہ دینا اور خود قریبی ہونیو لوگوں سے دُرا کرنا۔ خدائے عالم خوف کرنا زیادہ مزاوار ہے۔

ثُمَّ أَشَدَّ تَبَايُلًا دُنْيَا + ثُمَّ إِلَهِهَا انْصَابًا + <sup>الانصاف</sup> مَا يَسْتَفِيْقُ غَمًّا + <sup>الانصاف</sup> مَا يَسْتَفِيْقُ غَمًّا + <sup>الانصاف</sup> مَا يَسْتَفِيْقُ غَمًّا +  
 بِهَا وَمَرَّ طَصَابًا + وَلَوْ دَرَى لَكِفَاهُ + مَسَايِرُ وَمُصَابَا + <sup>عشق</sup> ثُمَّ إِنَّهُ  
 لَبَدَّ عَاجَتَهُ + وَعَيْضَ حُجَاجَتَهُ + وَاعْتَصَدَ شَكْوَتَهُ تَابَاطُهَا وَتَهُ + <sup>دخول</sup> رَفِيقًا رَفِيقًا +  
 فَلَمَّا رَنَّتِ الْجَسَاعَةُ إِلَى الْحَفْرِ ه + وَرَأَتْ تَأَحُّبَهُ لِمَا أَيْلَهُ مَرَحَزُ ه + <sup>المرحز</sup> أَدْخَلَ كُلُّ مِثْمٍ يَدَهُ فِي جَيْبِهِ + فَانْفَعَمَ لَهُ سَجَلًا مِنْ سَبِيلِهِ + وَ  
 قَالَ اصْرِفْ هَذَا فِي انْفَقَاتِكَ + أَوْ فَرَّقَهُ عَلَى رَفِيقَاتِكَ فَقِيلَ مِنْهُمْ  
 مُغَضِبًا + وَأَنْتَنِي عَنْهُمْ مُثْنِيًا + وَجَعَلَ يُودِعُ مَنْ يُشِيعُهُ لِيُخَيَّ عَلَيْهِ  
 مَهْيَعُهُ + وَيُسَرِّبُ مَنْ يَتَّبَعُهُ لِكَيْ يُجْهَلَ مَرْبَعُهُ <sup>المرحز</sup> قَالَ الْحَرْثُ بْنُ هَامِرٍ  
 فَاتَّبَعْتُهُ مَوَارِيَاءَ عِيَانِي + وَقَفَوْتُ أَثَرَهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَرَانِي حَتَّى  
 أَنْتَهَى إِلَى مُغَارَةٍ + فَانْسَابَ فِيهَا عَلَى غَرَارَةٍ + فَاْمَهَلْتُ رِيثًا خَلَعَهُ  
 نَهْلِيهِ + وَغَسَلَ رِجْلِيهِ + ثُمَّ هَجَمْتُ عَلَيْهِ فَوَجَدْتُهُ مُشَافَاً + <sup>المرحز</sup> مَا يَسْتَفِيْقُ غَمًّا +  
 لَيْسَ يَنْدِي عَلَى خَيْرٍ سَمِينٍ + وَجَدِي حِينٍ + وَقَالَتْهُمَا خَايَةً يَنْدِي  
 فَقُلْتُ لَيْسَ هَذَا أَيْكُونُ ذَلِكَ خَيْرٌ لَكَ + وَهَذَا أَخْبَرُكَ + <sup>المرحز</sup> مَا يَسْتَفِيْقُ غَمًّا +  
 الْقَيْطُ + وَكَأَدَيْتُمِزَ مِنَ الْعَيْطِ + وَلَمْ يَزَلْ يُجْلُو إِلَى حَتَّى خَفَّتْ عَنْ  
 يَسْطُو عَلَى + فَلَمَّا عَنَ خَبَتْ نَارُهُ + وَقَوَّارِي أَوَارَهُ + أَشَدَّ +  
 لَيْسْتُ الْخَمِيصَةَ ابْنِي الْخَمِيصَةَ + وَأَنْشَبْتُ شَيْخَةً فِي كُلِّ شَيْخِيصَةٍ  
 وَصَيَّرْتُ وَعَظِي أَحْبُوْلًا + أَرِغِ الْقَنْيَصَ بِهَا وَالْقَيْصَ صَا  
<sup>المرحز</sup> مَا يَسْتَفِيْقُ غَمًّا +

(لغات) تبا (فت) ہلاکت خُمران (خمر) (خمر) شدت جب، لُبْدَ، تلبیہ چپ کرنا۔ زمین سے ملحق ہونا،  
عجاجتہ (ف) غبار، غیض (ف) غیض، کم کرنا۔ آئینہ ہو جانا، گناہ ازسکوت و محاجتہ (ف) جھاگ کھ آب و ہن  
شکوہ (ف) مشکوہ چھاگل، ہزارو (ف) عصاء لکڑی ڈنڈا، قحط (ف) آماوہ ہونا تیار ہو جانا، سبیل (ف)  
دلو ڈول مراد زبیل ہر اس حال، سبب (ف) بخشش سیو باج مہیب (ف) کشتہ رستہ مادہ (۶۰ ی۔ ۶۰)  
مربع (ف) منزل مکان، بقا ربع المکان، انساب الانساب۔ سانپ کا سطح زمین پر رنگنا، اگر مصنف بچا  
انساب کے انشام کتا تو سب تھا کیونکہ انساب میں پرچے کیلئے مخصوص ہے انساب المادہ و انساب الحیات و انساب  
انساب فی الجہر و الغارۃ اور انشام کہنے میں تشبیہ شمر کے ساتھ ہوجاتی کہا بقا انشام السیف یعنی دریاہم کر دشمن شمر  
وعدا ماوردہ السیفی و غارۃ (ف) غفلت، سمید (ف) سفید روئی، جدی (ف) بزغالہ حلوان،  
حنید (ف) مشوی بریاں، چٹھا ہوا، خابیدہ (ف) خم شراب کا مشکا، نبید (ف) ثبت رطب انگور کی شراب  
قیظ (ف) گرمی کی شدت، یحلیق الحلق اندر کل پوٹہ و الحلقہ نگاہ خشک غصبا، لیسطوف (ف) السطوح حکم کرنا  
اوشی کے رحم میں ہاتھ ڈال کر اپنی نکال دینا، احاد (ف) گرمی آفتاب و آتش، خمیصہ (ف) دھاریلر۔ یا  
پھولدار کبیل، خمیصہ (ف) ایک قسم کا حلوہ ہر جو کچھ اور روغن سے بنایا جاتا ہے، شخصی (ف) حصار، چھیل کے  
شکار کا گنا، جال، شبیہ (ف) تمر ویتہ، یہاں استعارہ صید مرویہ، احبولہ (ف) جال رسی۔ پھندا،  
قنص۔ (ف) نر شکار۔ و قنصہ مادہ شکار +

شجر اس کے بعد اُس نے یہ شعر پڑھے :  
ہو اور کبہ شبنم کی اور فرط محبت کے ہوش میں آنا نہیں چاہتا، حالانکہ اگر وہ (اسکی حقیقت کو) جان لے تو اُس کے لئے اُن سی  
شے بھی جس کو وہ چاہتا ہے، کافی ہو سکتی ہے، پھر جب اُس نے اپنے غبار کو ہٹایا اور اپنے لعاب میں کوباز رکھا، چپ ہوا، اپنے شکاریہ  
کو کا ندھ پر لٹکایا اور اپنا سونٹا بیل میں لیا، بچوں نے اُس کا جانیکا لادنا، اور اپنی جگہ چھوڑنیکا قصہ بچھا تو ہر کس نے اپنی  
جیبوں میں ہاتھ ڈالے، اور اپنی بخشش سے اُس کا زبیل بھر دیا، دیکھا کہ اُس نے خرچ میں لایا اپنے رفیقوں میں تقسیم کر اُس نے اس (رقم) کو  
انہیں بھی کئے ہوئے قبول کیا! اور اکی بہت سی تعریف کرتے ہوئے رخصت ہوا، اور اپنے بچے انوالو کو انوالوں کا تاکہ اُن کا رہنے لگے  
اور اپنے ساتھ انوالوں کو رخصت کیا تاکہ وہ اُس کا مکان نہ پہچانیں، عار شا بن ہام کتا ہر کس کے بچے طرح ہو لیا کہ وہ مجھے نہ دیکھ  
یہاں تک کہ وہ ایک غار پہنچا، اور وہ دھڑک اُس میں گھس گیا، میں بھی اتنی دیر تک کر کہ اسنے جوتیاں تاریں دیا پون موصیہ یکا یکا اُس میں  
دھل ہو گیا! اُس وقت میں نے اُس کو ایک شکار کے دیو و سفید روئی اور مجھے ہونے کوشت پر بیٹھا ہوا پایا، اور (دیکھا کہ) (دوسرے طریقہ)  
اُن کے مقابلے میں ایک شکار کا غم رکھتا ہے میں دیکھا کہ اُسے حضرت وہ ایک ظاہر و غلط تھا، اور ایک بچا باطن، وہ یہ میں کوئی بکولا  
ہو گیا، اور قریب تھا کہ غصہ سے چھٹ پڑے، وہ مجھے غصبا لوونگا ہوں سے دیکھ رہا تھا، شے کہ مجھے اس کا خوف ہوا کہ وہ مجھ پر سخت حملہ  
کرے گا، مگر جب اُسکی آتش (غضب) فرو ہوئی، اور اُسکی آتش کی گرمی پوشیدہ ہوئی، تو اُس نے یہ شعر پڑھے :  
میں کبیل اور دھار حلوان میں کرتا ہوں، اور میں نے ہر شکار پر اپنا جال لگا دیا ہے، میں نے اپنے وعظ کو جال  
بنالیا ہے، جس کے ذریعہ ہر نرماد کو شکار کرتا ہوں +



وَالْحَاجِي الدَّهْرُ حَتَّى وَجَحْتُ <sup>لے اخر نمبر ۱۲</sup>  
 عَلَى أَنْبِي لَمْ أَهَبْ صَرْفَهُ <sup>لے حواشی ۱۲</sup>  
 وَلَا شَرَعْتُ فِي عَلَى مَوَدِّ <sup>یہاں لک کر د ۱۲</sup>  
 وَلَوْ أَنْصَفَ الدَّهْرُ فِي حُكْمِهِ

يُلُطِّفُ احْتِيَائِي عَلَى اللَّيْثِ عَيْصَةٍ  
 وَلَا تَبْضَعْتُ لِي مِنْهُ فَرِيصَةً  
 يَدُ لَيْثٍ عَرَضَتْ لِنَفْسٍ حَرِيصَةٍ  
 لَمَّا مَلَكَ الْحُكْمَ أَهْلُ التَّقِيصَةِ

ثُمَّ قَالَ لِي اذْنُ فُكُلٍ + وَأَنْ شِئْتَ فَقُمْ وَقُلْ + فَلَبَّيْتُ إِلَى تَلْمِيذِهِ  
 وَقُلْتُ عَرَمْتُ عَلَيْكَ مَنْ يُسْتَدْفِعُ بِهِ الْأَذَى + لِتُخَبِّرَنِي مَنْ ذَا +  
 فَقَالَ هَذَا أَبُو زَيْدٍ السَّرُوحِيُّ سِرَاجُ الْغُرَبَاءِ + وَتَاجِرُ الْأَدْبَاءِ +  
 فَانْصَرَفْتُ مِنْ حَيْثُ أَنْتَيْتُ + وَقَضَيْتُ الْعَجَبَ مِمَّا رَأَيْتُ +

## المقامة الثانية الحلوانية

حَتَّى الْخَرِثُ بْنُ هَمَامٍ قَالَ + كَلَفْتُ مَدْمِيضَةً عَنِّي الْقَائِمَةُ وَيَنْطُكُ  
 فِي الْعَائِمَةِ + بِأَنْ أَغْشَى مَعَانَ الْأَدَبِ + وَأُنْضِيَ إِلَيْهِ رِكَابَ <sup>لے اچھی ۱۲</sup>  
 الطَّلَبِ + لَا عُلُقَ مِنْهُ مِمَّا يَكُونُ لِي زِنَةً بَيْنَ الْأَنْامِ + وَمُزَنَةً <sup>لے اچھی ۱۲</sup>  
 عِنْدَ الْأَوَامِ + وَكُنْتُ لِفَرْطِ اللَّهِجِ بِاقْتِبَاسِهِ وَالطَّيْعِ فِي تَقْصُّصِ لِبَاسِهِ  
 أَبَاحْتُ كُلَّ مَنْ جَلَّ وَقَلَّ + وَأَسْتَسْقِي الْوَيْلَ وَالطَّلَّ + وَأَتَعَلَّلُ  
 بِعَسَى وَلَعَلَّ + فَلَمَّا حَلَلْتُ حُلُوانَ + وَقَدْ بَلَوْتُ الْإِخْوَانَ + وَ  
 وَسَيَّرْتُ الْأَوْزَانَ + وَخَبَّرْتُ مَا شَانَ وَرَانَ + أَلْفَيْتُ <sup>لے اچھی ۱۲</sup>  
<sup>لے اچھی ۱۲</sup> <sup>عیب ناک کر د ۱۲</sup> <sup>لے وحدت ۱۲</sup>

(لغات) عیص (لے) کچھار شیر کی جھاڑی، لانبضت الخ: اُس کے خوف سے میرے شانے کا گوشت نہیں پھر کتا، فریضہ اُس بازو کی پھلی کو کہتے ہیں جو خوف کے وقت پھرتی ہے، کلفت الکلف عاشق ہونا ضبط الخ عرب میں قاعدہ تھا کہ جب بچہ سن شعور کو پہنچتا تھا تو اُس کے گلے سے تعویذ اُتائے جاتے اور سر پر بکری یا بڑھی جاتی تھی، معان (ف) منزل، مجلس، مزنتہ (ضسف) بھورا بادل، بارش، اوام (ض) پیاس کی شدت، لعج (فف) محبت، حرص، خواہش، تقصص (ففت) گرتا پھرتا، لباس بنا ہوا، جل (فت) بڑا، قل تچھوٹا، وبل (ض) موسلا دھار بارش، طل (فت) جھالا، پھوار، حلوان (ضس) دوشہر ہیں جن کے درمیان میں ایک بڑی نہر جاری ہے۔ یہ شہر بغداد سے چار منزل پر واقع ہیں۔ اس کا نام اس کے بانی حلوان ابن علی کے نام پر رکھا گیا ہے اور یہ شہر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد میں فتح ہوا ہے +

مشرحہ زما نے مجھے اس قدر پریشان کیا کہ میں تنگ آ کر پاکیزہ حیلے سے شیر کی کچھار (تنگ) میں داخل ہو گیا ہوں، (مگر باوجود ان تمام باتوں کے) پھر بھی میں کبھی اُس کی گردشوں سے خوف زدہ نہ ہوا اور اُس کے خوف سے میرے شانے کا گوشت کبھی بھی نہیں پھر کتا، اور میرا خریص نفس مجھے کسی ایسے گھٹاٹا پر نہ لینگیا جو میری آبرورہ بٹہ لگا تا، اگر تاہم اپنے حکم میں انصاف کرتا تو سرگز کمینوں کو حاکم نہ بناتا، پھر بولا، اور کہا اور اگر چاہے تو کھڑا ہوا اور (جو کچھ کہنا ہو) کہہ + میں اُس کے شاگرد کی طرف متوجہ ہوا، اور اُس سے بولا کہ میں تجھ کو اُس ذات کی قسم دیتا ہوں جس سے تکالیف کے دفع کرنے کی استدعا کی جاتی ہے کہ تو مجھے مطلع کر کہ یہ کون شخص ہے۔ یہ سن کر وہ کہنے لگا، یہ ابو زید سروچی، غراب کے چراغ، اور ادبام کے سرتاج ہیں، میں اس کے بعد جس طرح آیا تھا اسی طرح لوٹا، اور اپنے اس چشم دید واقعہ سے عجائبات کو تمام کیا + (اس کے بعد کسی اور امر عجیب کے دیکھنے کی حاجت نہ رہی)

## دوسری مجلس (جو علوانیہ کے نام سے مشہور ہے)

حارث ابن بہام نے بیان کیا کہ جب سے میرے تعویذ اُتارے گئے تھے۔ اور دستار باندھی گئی تھی (میں سن میز کو پہنچا تھا) اُس روز سے میں اس بات کا مشاق تھا کہ کسی ادبی مجلس میں جاؤں۔ اور اس کی تلاش میں میں نے اپنی طلب کی ساندھی کو لاغر کر دیا تھا۔ تاکہ مجھ میں وہ بات پیدا ہو جائے جو لوگوں میں میری عزت (کی باعث) ہو۔ اور تشنگی کے وقت بارش کا کام دے + میں اُس کے سیکھنے کے شوق۔ اور اُس کے لباس کے کرتے پہننے کی طبع میں ہر بڑے، چھوٹے سے مباحثہ کرتا، اور ہر بڑی چھوٹی باتش سے سیرابی جابھتا۔ اور عنے و لعل (امید و طبع) سے (اپنے نفس کو) مطمئن بناتا تھا۔ (پس اسی حالت میں) میں جب شہر علوان

میں مقیم ہوا۔ اور دوستوں کے آرمے اور ان کے مرتبہ پہنچانے سے

دفاع ہوا اور اچھی بری باتوں میں امتیاز کرنے لگا تو میں وہاں ابو زید سے مل کر دیکھا دیا

بهاً بازِيد السَّروجِ يَتَقَلَّبُ فِي قَوَالِبِهَا لَا نَسَابَ وَخَطِّ فِي أَسَاوِيرِ  
أَكْلِ نَسَابٍ + فَيَدَّعِي تَارَةً أَنْتَ مِنْ آلِ سَاسَانٍ + وَيَعْتَزِي مَرَّةً  
إِلَى أَقْيَالِ غَسَّانٍ + وَيَبْرُزُ طَوْرًا فِي شِعَارِ الشَّعْرَاءِ + وَيَكْبِسُ حِينًا  
كِبْرَ الْكِبْرَاءِ + يَبِيدُ أَنْتَ مَعَ تَلَوْنِ حَالِهِ + وَتَبَيَّنَ مُجَالِهِ + يَتَحَلَّى  
بِرَوَاءٍ وَرِوَايَةٍ + وَمُدَارَاةٍ وَدِرَايَةٍ + وَبَلَاغَةٍ رَائِعَةٍ + وَبِدَاهَةٍ  
مُطَاوَعَةٍ + وَآدَابٍ بَارِعَةٍ + وَقَدَمٍ لَعْلَةٍ مِنَ الْعُلُومِ فَارِعَةٍ + فَكَانَ  
لِحَاسِنِ كَلَامِهِ + يُبْلِسُ عَلَى عِلَاقَتِهِ + وَلِسَعَةِ رِوَايَتِهِ + يُصْبِي  
إِلَى رُؤْيَيْتِهِ + وَلِجَلَابَتِهِ عَارِضَتِهِ + يُرْغَبُ عَنْ مُعَارَضَتِهِ +  
وَلَعْدُ وَبَتِ إِبْرَادِهِ + لِيُسَعَفَ بِمَرَادِهِ + فَتَعَلَّقَتْ بِأَهْدَابِهِ +  
لِحَصَائِصِ أَهْدَابِهِ + وَنَاقَشَتْ فِي مَصَافَاتِهِ + لِنَفَائِصِ صِفَاتِهِ +  
فَكُنْتُ بِهِ أَجْلُوهُمُوهِي وَأَجْتَلَى زَمَانِي طَلَقَ الْوَجْهَ طَلَعَتِ الْفِيَا  
أَرَى قَرِيبَهُ قُرْبِي وَمَعْنَاهُ غُنْيَاهُ وَرُؤْيَيْتَهُ رِيَاءُ وَحَيَاةُ لِي حَيَاةُ  
وَكَيْسًا عَلَى ذَلِكَ بَرْهَةً + يَنْشِي لِي كُلَّ يَوْمٍ نُرْهَةً + وَيَدْرَأُ عَنِّي  
قَلْبِي شُبُهَةً + إِلَى أَنْ جَدَحْتَ لِي يَدُ الْوَمَلَاتِي + كَأَنَّ الْفِرَاقَ +  
وَأَعْرَاهُ عَدَمُ الْعِرَاقِ + بِتَطْلِيحِ الْعِرَاقِ + وَافْطَنَهُ مَعَاوِزُ الْوَفَاقِ  
إِلَى مَفَاوِزِ الْوَاقِ + وَنَظَّمَهُ فِي سِلَاقِ الزِّفَاقِ + خَفُوقُ رَايَةِ الْإِفْخَاقِ +  
فَتَمَحَّنَ لِلزَّخْلَةِ غَرَارَ عَزْمَتِهِ + وَطَعَنَ بِقَبَاذِ الْقَلْبِ بِأَرْمَتِهِ

لغات) ساسان۔ شاہان فارس، اقبال، چہر قیل، بادشاہ، شعار، لباس، اصل میں اُس کپڑے کو کہتے ہیں۔ جو بدن سے چپا رہے، بید (ض) غیر الاضافۃ لازمۃ لہ، دوا (ض) حسن نظر، پاکیزگی، درایت (ض) عقلندی زیرکی، رائتۃ، معجۃ، تعجب، انگیر، بیلے (ض) الصبوحین سے جوانی کی طرف اشارہ ہونا، خلا، بندہ (ض) قریبی عارضۃ (ض) تیزی زبان، یتعفف الاسعاف حاجت پوری کرنا، اھلاب (ض) صفا، برب وامن، نفاس (ض) چم نفیس، رفیع بلذ مرتبہ، حموم (ض) ریح ہم، اندوہ، ملال، طلق (ض) روشن منور، خندہ، روئی، صند عباس + صلتہ (ض) صفت، میز، ہادی اللسان، دیتا (ض) ہیلر، بروہتہ (ض) صفت، مدت زمانہ، نرختہ (ض) صفت، تفریح مراد دل بہلانا، جددحت، الخرج حرکت دینا، ملان، املاق (ض) فقہ، وہومن الخلقۃ، وہی صخرۃ الملساء، التي ثابت فیہا شے، اغوا، بصیغۃ الماضي من الاغواء، وهو التحریض، اُجھا زنا، عراف (ض) اہل لغت کا اسکے معنی میں اختلاف ہوتا ہے کتا، کوک اُس ہڈی کو کہتے ہیں جس پر گوشت نہوا، جس پر گوشت ہو اُس کو عرق کہتے ہیں، ابن قتیبہ کی رائے اسکے برعکس ہے، غیر عرق عرق کہتے ہیں، بلکہ عرق کو بھی جو یہاں مراد اُسی لئے عرق کہتے ہیں کہ وہ دہلے کے کتا سے پر واقع ہے، معاویہ (ض) ریح معوز العوز، درویش ہونا، محتاج ہونا، مفاد (ض) محرابا، دیہ، مخفوق (ض) مضطرب، اخفاق (ض) غیبتہ، نامید ہونا، شحد (ض) الشحذ تیز کرنا، تلوار پر باڑھ رکھنا، غرادر (ض) حد، دھار +

مشرح) جو اپنے نسب میں مختلف البانی سے کام لے رہا ہے اور کمانی کے رستے میں ٹامک ٹوٹیاں مار رہا ہے کبھی کتا کو گلیا ساسان کی اولاد سے ہوں، اوکبھی کتا ہے کہ شاہانچنان کی کبھی شاعروں کے لباس میں ظاہر ہوتا ہے، اوکبھی ہندگوں کے کپڑے پہنے ہونے، مگر باوجود اپنے تئیں حالات، اور ظاہر دروغ گوئی کے، پھر بھی حسن صورت، اور کمالی، روایت، طاعت اور خدمتی، تعجب فیض ملاغت اور نفیس بدھ گئی، بزرگ آداب اور اُن قدموں سے جو علوم کے پہاڑوں کو روند چکے تھے، مزین تھا۔ لہذا اُس کے (ان مذکورہ بالا) آلات صفات کی خوبی کی وجہ سے اُس کے عیوب پر پردہ ڈال دیا جاتا تھا، اُس کے علم و روایات کی وسعت کے باعث اُس کے دیدار کی خواہش کی جاتی تھی، اُس کی قوت کلام کے سبب اُس کے مقابلہ سے اعراض کیا جاتا، اور اُس کے تئیں الزامات، اعتراضات کے باعث اُس کی خواہش و آرزو پوری کی جاتی تھی۔ یہ دیکھ کر میں نے بھی اُس کے خصوصیات و آداب کی وجہ سے اُس کا دامن پکڑ لیا، اور اُس کے گراں مایہ صفات کی وجہ سے اُس کی دوستی کی طرف راغب ہو گیا،

پس میں اُس کی وجہ سے اپنے غموں کو دور کرتا ہوا اپنے زمانے کو خندہ اور روشن پاتا تھا، دیکھتا تھا، میں اُس کے قرب کو قربت رچی، اور اُس کے مکان کو کافی، اُس کے دیدار کو سیرابی اور اُس کی زندگی کو (اپنے حق میں) عام باران تصور کرتا دیکھتا تھا، میں ایک زلف تک اسی حالت پر رہا۔ وہ ہر روز میرا دل بہلاتا اور میرے دل سے شہموں کو دور کرتا رہتا۔ یہاں تک کہ تنگ دستی نے اُس کے دمنے سے، فراق کا پیا لہ لٹا دیا اور ایک ہڈی تک کے نہونے (محتاجگی) نے اُس کو عواقب چھوڑنے پر آمادہ کر دیا، اُس کی تہیستی نے اُس کو بیابانی ہانے آفاق کی طرف پھینکا، اور اُس کی نامرادی (بجٹی) نے ہمسفروں کے رشتے میں اُس کو یرو دیا + لہذا اُس نے کوچ کیلئے اپنے ازانے کی تلوار پر باڑھ رکھی، مہم زادہ کر لیا، اور دلوں کو اپنی نگاہ مٹھی میں بٹھوئے چلایا +

فَمَا رَاقِي مَنْ لَا قِيَّ بَعْدَ بَعْدٍ ۝ وَلَا شَاقِي مَنْ سَاقِي لَوْ صَدَّامُ ۝  
وَلَا كَاحٍ لِي مُدُّ نَدٍّ يَفْضُلُهُ ۝ وَلَا ذَوْخِلَالٍ حَازَ مِثْلَ خِلَالِهِ ۝  
وَأَسْتَشِيرُ عَنِّي حَيًّا ۝ لَا أَعْرِفُ لَهُ عَرِيًّا ۝ وَلَا أَجِدُ عِنْدَ مُيِّنَا فَلَمَّا أَتَيْتُ  
مِنْ عَرِيَّتِي ۝ إِلَى مَنْبِتِ شُعْبَتِي حَضَرْتُ دَارَ كُتُبِهَا الَّتِي هِيَ مُنْتَدِي  
الْمُتَادِرِينَ ۝ وَمُلْتَقَى الْقَاطِطِينَ مِنْهُمْ ۝ وَالْمُتَعَرِّجِينَ ۝ فَقَدْ خَلَّ دُورُ حَيَّةِ كَتِّةٍ  
وَحَيَّةِ وَثَّةٍ ۝ فَسَلَّمَ عَلَى الْجُلَّاسِ ۝ وَجَلَسَ فِي آخِرِيَّاتِ النَّاسِ ۝ ثُمَّ  
أَخَذَ بِيَدِي مَا فِي وَطَائِي ۝ وَيُجِبُ الْحَاضِرِينَ بِفَضْلِ خَطَائِي ۝ فَقَالَ  
لِمَنْ يَلِيهِ ۝ مَا الْكِتَابُ الَّذِي تَنْظُرُ فِيهِ ۝ فَقَالَ دِيْوَانُ أَبِي عِمَادَةَ ۝  
الْمَشْهُورُ لَهُ بِالْإِجَادَةِ ۝ فَقَالَ هَلْ عَثَرْتَ لَهُ فِيهَا لَحِيَّةً ۝ عَلَى بَدَائِعِ  
اسْتِمْلَحَتِهِ ۝ قَالَ نَعَمْ قَوْلُهُ كَانَ تَبَسُّمٌ عَنْ لَوْلُو ۝ مُنْضِدٍ أَوْ بَرْدٍ  
أَوْ أَقَاحٍ ۝ فَإِنَّهُ أَبْدَعَ فِي التَّشْبِيهِ ۝ الْمُوَدِّعِ فِيهِ ۝ فَقَالَ لَهُ يَا لَلْعَجَبِ ۝  
وَلِضَيْعَةِ الْكَادِبِ ۝ لَقَدْ اسْتَنْمَنْتَ يَا هَذَا إِذَا وَرَدَ ۝ وَلَفَحْتَ فِي غَيْرِ  
ضَرْمٍ ۝ بَيْنَ أَنْتَ عَنِ الْبَيْتِ النَّدْرِ ۝ الْجَامِعِ مُشَبَّهَاتِ الشَّعْرِ ۝ وَأَنْشَدَ  
نَفْسِي الْفِدَاءَ لَتَغْرِي رَاقِي مَبْسُومٍ ۝ وَرَأَاهُ شَنْبُ نَاهِيكَ مِنْ شَنْبِ ۝  
يَفْتَرُّ عَنْ لَوْلُو رَطِيبٍ ۝ وَعَنْ بَرْدٍ ۝ وَعَنْ أَقَاحٍ ۝ وَعَنْ طَلْعٍ ۝ وَعَنْ حَبِيبٍ ۝  
فَاسْتَجَادَهُ مَنْ حَضَرَ ۝ وَاسْتَحْلَاهُ ۝ وَاسْتَعَادَهُ مِنْهُ ۝ وَاسْتَمْلَاهُ ۝ وَشَلَّ  
لِمَنْ هَذَا الْبَيْتُ ۝ وَهَلْ حَيَّ قَائِلُهُ أَوْ مَنِيَّتُ ۝ قَالَ أَيْمُ اللَّهِ لَلْحَقِّ أَحَقُّ أَنْ يُبَيِّعَ ۝

لغات) ند۔ اول ماضی ند سفر کرنا۔ اور دویم بالکسر معنی متیل + عربین (فلک) شیر کی کچھار +  
 غربتہ (ضسف) سفر + مَبْنَتْ الخ۔ مراہ وطن ہے + دار کتب۔ مدرسہ یا کتب خانہ لائبریری  
 قاطن (فسلک) ساکن۔ مقيم + متغرب (ضسفس) مسافر + حلیۃ کتھ (لک) ٹھنی دائری  
 جولانی ہو۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ حریری کی دائری بھی ٹھنی تھی + رشتہ (فت) خلقہ تالیف پرائی  
 اخریات (ضسف) ج آخرے۔ اطراف۔ آخر مجلس۔ قال صلعم ان من التیض  
 للہ المرضاء بال دون من شرف المجلس + وطاب (ک) ج و طب  
 زقاق اللبن۔ مشک شیر۔ مراد دل ہے + ابی عبادہ کیت ہے ولید ابن بیدک کی ایک مشہور شاعر ہے  
 ابادہ (لک) نفارت۔ پاکیزگی۔ کھرا پن۔ بدیع (ف) جدید نئی بات جو اب تک کسی نے نہ کہی ہو + منضد (ضنت) تہہ نہ  
 استسمنت۔ بصیفہ الماضی۔ اسے حبۃ سمینا + لغت الخ۔ ضرب المثل ہے۔ کسی شے کو  
 اُس کے موقع کے علاوہ تلاش کرنے میں ستمل ہے۔ الضرم چھٹیاں + فہم۔ (ف)  
 نادر۔ غریب + ثغر (ف) دانت۔ اسنان + شنب دفت + آب و دنان خوش آبی + بفتی کشف  
 یسم + طلح (فس) کھجور کی پھلی۔ کلی + احتاح (لک) گل باونہ + حلب (ف)  
 حباب۔ ببولہ + ایہم اللہ (ک) خدا کی قسم +

شرح اُس کے چلے جانے کے بعد کوئی ملنے والا شخص مجھے متعجب خوش ہو کر سکا اور کوئی  
 ایسا آدمی جو مجھے اپنی صحبت میں رکھے مشتاق نہ بنا سکا۔ اور جب وہ گیا اس وقت سے کوئی اسکی نظیر پاس نہ  
 دوست مجھے نصیب نہ ہوا۔ ظاہر نہ ہوا وہ ایک عرصہ دراز تک مجھے ایسا پوشیدہ رہا کہ نہ تو مجھے اسکی معلوم ہوا  
 اور نہ کوئی اسکی خبر دینے والا جب میرا پیسہ مفر سے وطن کو لوٹا تو ایک کتب خانہ میں گیا (جو ادب آموز دینی غنیمتوں  
 و مسافروں کی جا ملاقات تھی) میں نے دیکھا کہ ایک ٹھنی دائری والا شخص ایک کتھ و بوسیدہ ہنیت میں آیا اور بیٹھنے والوں  
 سلام کر کے آخری صف میں بیٹھ گیا اور اپنے مافی الضمیر کو ظاہر کرنے لگا اور لوگوں کو اپنے خطاب سے متعجب کرنے لگا پھر  
 اُس نے اپنے برابر والے شخص سے پوچھا کہ آپ کیا کتاب دیکھ رہے ہیں؟ اُس نے جواب دیا کہ دیوان ابی عبادہ حبکی پاکیزگی (سلمی)  
 وہ بولا کہ کیا آپ نے جس قدر دیکھا اُس میں کوئی ملح حدت بھی پائی ہے؟ جواب دیا جی ہاں اُس کا یہ شعر  
 ”گو یا کہ وہ (محبوبہ) مسلسل موتیوں، بااولہ، یا گل باونہ سے ہنستی ہے“ (دیکھو) میں میں بالکل جدید تشبیہ صرف کیا ہے۔  
 وہ بولا۔ علم او یکمناٹع ہو جانے پر فسوس ہوا جی تھے درم و الیکو فریہ تصور کر لیا اور بغیر چھپٹیوں کے چھوٹا شعر شروع کر دیا  
 تم نے اب تک تشبیہات و دنان کے جامع اور نادر شعر سنے ہی نہیں۔ یہ کہہ کر اُس نے یہ شعر پڑھے  
 ”میری جان اُن دانوں پر فدا ہوجنہوں نے مرے (کے حسن و ظہور میں) چار چاند لگا دیئے ہیں، اور اسکو اُنکی اُس باریکی  
 (جسکے ہونے اور کسی بکی ضرورت نہیں) زینت دی ہے، وہ (محبوب) تازہ (آبدار) مراوید اور اولوں، گل باونہ اور  
 شگوفہ اور جابوں سے ہنستا ہے، حاضرین نے اسکو پسند کیا اور شیریں جانا بکر پڑھوایا اور لکھ لینا چاہا۔۔۔۔۔ پھر پوچھا کہ یہ  
 کس شعر میں؟ اور اُن کا کہنے والا زندہ ہے یا مر گیا؟ وہ بولا کہ خدا کی قسم حق بات اتسبع کی سزا دار

وَالصِّدْقُ حَقِيقٌ يَا نَسَقَمَ إِنَّهُ يَا قَوْمِ لَنَجِيكُمْ مِنْ هَذَا الْيَوْمِ <sup>١٢</sup> قَالَ فَكَانَ  
 الْجَمَاعَةُ أَزْمَانًا بَعَثُوا رُسُلًا وَأَبَتْ تَصْدِيقَ دَعْوَتِهِ <sup>١٣</sup> فَتَوَجَّسَ هَجَسَ  
 فِي أَفْكَارِهِمْ وَفُطِنَ بِلَا بَطْنٍ مِنْ أَسْلَتِكَارِهِمْ <sup>١٤</sup> وَحَادَرَانِ يَفْرَطُ الْيَدِ ذَمَّ  
 أَوْ يُلْحَقُهُ وَصَمَّ فَقَرَأَ بَعْضُ الْعُلَمَاءِ ثُمَّ قَالَ يَا رُؤَاةَ الْقُرَيْشِ وَأَسَافَةَ  
 الْقَوْلِ الْمُرِيضِ إِنَّ خُلَاصَةَ الْجَوْهَرِ تَطْهَرُ بِالسَّبَكِ <sup>١٥</sup> وَيَدُ الْوَقْتِ تَصْدَعُ  
 رِجَاءَ الشَّكِّ وَقَدْ قِيلَ فِيهَا غَيْرُ مِنَ الزَّمَانِ عِنْدَ الْاِمْتِحَانِ يَكْرَهُمُ الرَّجُلُ  
 أَوْ يُعَيَّنُ <sup>١٦</sup> وَهَذَا نَاقِدٌ عَرَضَتْ خِيَمَتِي لِلْاِخْتِبَارِ <sup>١٧</sup> وَعَرَضَتْ حَقِيقَتِي عَلَى الْاِخْتِبَارِ  
 فَأَبْتَدَأَ أَحَدُ مَنْ حَضَرَ وَقَالَ أَعْرِفْ بَيْتًا لَمْ يُنْشَجْ عَلَى مِنْوَالِهِ <sup>١٨</sup> وَلَا اسْتَحْتَمَ  
 قَرِيحَتُهُ مِثَالَهُ <sup>١٩</sup> فَإِنْ أَتَرْتَ اِخْتِلَالَ الْقُلُوبِ <sup>٢٠</sup> فَأَنْظِمْ عَلَى هَذَا الْاِسْلُوبِ <sup>٢١</sup> وَأَنْشُدْ  
 فَأَمْطَرَتْ لَوْلَا مِنْ نَرْجِسٍ وَسَقَتْ <sup>٢٢</sup> وَرَوَّادُ عَصَصَتْ عَلَى الْعَنَابِ بِالْبَرْدِ فَلَمْ يَكُنْ  
 إِلَّا كَلِمَةٍ الْبَصَرِ وَهِيَ أَقْرَبُ <sup>٢٣</sup> حَتَّى أَنْشُدَ فَأَغْرَبَ سَأَلَهَا حِينَ زَادَتْ بَصُورُ  
 بَرَقُوعِهَا <sup>٢٤</sup> الْغَائِي وَابْدَأَ سَمْعِي <sup>٢٥</sup> الطِّيبَ الْخَبِيرَ <sup>٢٦</sup> فَخَرَجَتْ شَفَقًا غَشَى سَنَاخِرًا  
 وَسَاقَطَتْ لَوْلَا مِنْ خَاتَمِ عَطْرِ <sup>٢٧</sup> فَحَارَ الْحَاضِرُونَ لِبَدِ اِهْتِيهِ <sup>٢٨</sup> وَأَعْتَرَفُوا بِإِنْزَالِهِ  
 فَلَمَّا انْشَدَ اسْتَبَسَّاهُمْ بِكَلَامِهِ <sup>٢٩</sup> وَأَنْصَبَا بَعْضُهُمْ إِلَى شُعْبِ الْكِرَامِ <sup>٣٠</sup> بِطَرَفِ لَطْفِ الْعَيْنِ  
 ثُمَّ قَالَ وَدَوْنَكُمْ بَسَائِنِ آخَرِينَ <sup>٣١</sup> وَأَنْشُدُوا قَبْلَ يَوْمِ جَدِّ الْبَيْنِ فِي حُلِيِّ <sup>٣٢</sup> سُبُوحِ لَقْصُ  
 بَنَانِ السَّادِمِ الْخَصِيرِ <sup>٣٣</sup> فَلَا حِجْلَ لِيَلٍ عَلَى صَبْحِ اِقْلَ هَمَّا <sup>٣٤</sup> غُصْنٌ وَصَرَسَتْ الْمِلْكُورَةُ بِالْاِثْرِ  
 فَحَسْبُكَ سَتِيخِي الْقَوْمِ قِيَمَتُهُ <sup>٣٥</sup> وَأَسْتَفْزُ وَوَادِئَتُهُ <sup>٣٦</sup> وَأَحْمَلُوا عَشْرَتَهُ <sup>٣٧</sup> وَجَلَّوْا عَشْرَتَهُ <sup>٣٨</sup>

(لغات) بنی (فلک) ہنشین بہ کلام بنزوة (فسف) نسبت کرنا تو جیس۔ آس و مع + جیس  
 للجس دل میں خیال گزرنا بخاذل سے خوف (ام کس) جرم گناہ + قریض (ف) شعر + اساقض  
 ج آس طبیب معالج + سبک (ف) سونیکو تیار کرنا چھرا دیکھا + خبیث (ف) مخوم مکتوم۔ پوشیدہ قابلیت مراد ہے +  
 اختبار امتحان آزمائش + حقیبة (ف) گھٹلی یولہ + منوال (ک) وہ لکری جس پر حولا پیرا لپیٹا ہے + قرینحہ  
 (ف) طبیعت ذہن + اسلوب (ف) طریقہ طرح مثل۔ نرجس (ف) معرب نرگس + ورد (ف)  
 گل سرخ گلاب + عصمت العفص کاٹنا۔ بروثر الہ اولہ + لمبصر (ف) پل بھرا ایک سیکندہ قافی سرخ + احمہ +  
 سنار (ف) ضرور سنی چک + خاتم (ف) انگوٹھی + نزاہتہ (ف) رفعت + استسنام (ک) انوس مونا  
 اطرق الاطراق سرچھکانا + ہفتہ العین (ف) آنکھ بھینکنا + دونام (ف) صف) معنا خذو او سمعوا + بین (ف)  
 فراق جدائی + حلال (ف) حلالہ لباس + تعض قد مضی معنا + علی الصفتہ السابقہ تحت لفظا غنعت + بنان (ک)  
 ج بنانا۔ سرگشت پورے + محصر (ف) کلام میں بند ہو جانا + غصن (ف) نرگس + تشبہا  
 قد محبوب مراد ہے + ضرست الخ۔ السفرس + دانتوں سے کاٹنا بلور سے مراد انگلیاں اور دھڑے دناں مراد ہیں +  
 دھتہ (ک) بارش + عشرۃ (ک) کسف) زندگی بھت + قشرۃ (ک) کسف) جلد۔ مراد کپڑے ہیں +

شعر اور سچ استماع کا حقدار ہے حضرات! ان کا کہنے والا آج تم سے سرگوشیاں کر رہا ہے راوی کہتا ہے  
 کہ جماعت اس کے اپنے شعر بتانے میں تنگ کرنے لگی اور اس کے دعوے کے باور کرنے سے انکار کر رہی ہے۔  
 وہ ان کے مافی الضمیر کو سمجھ گیا اور ان کی پوشیدہ ناخوشی کو تاڑ گیا اس نے یہ خیال کرتے ہوئے کہ میں اس کی  
 طرف نہ مت پیش قدمی کر بیٹھتا یا تو کوئی عیب اس کو لاحق نہ ہو جائے پس اس نے یہ آیت پڑھی: بیشک بعض ظن کیاہ  
 ہوتا ہے پھر کہنے لگا کہ اے شعر کے ناقول اور اے قول مرئیں کے طبیخو اسوئے کی چٹکی پچھانے سے ضرور ظاہر ہو جائی  
 ہو اور حق بات شک کی چادر کو یقیناً چھا ڈالتی ہے ایک پرانا مقولہ ہے کہ وقت آزمائش انسان یا تو سرخ ہو  
 ہو تا ہے اور یا ذلیل باپ او ہوشیار ہو جاؤ ا میں اپنی پوشیدہ قابلیت کو امتحان کے لئے پیش کرتا ہوں اور اپنی  
 گھٹلی دکھول کر آزمائش کیلئے سامنے ڈال دیتا ہوں یہ سن کر فوراً ایک شخص حاضرین جلسہ میں سے اٹھا  
 اور کہنے لگا اچھے ایسا شعر یاد ہے کہ (آجک) اس جیسا شعر نہیں ہوا اور (اس وقت تک کسی طبیعت نے  
 اس کے مانند کہنے پر دلیری و جرات نہیں کی ہو اگر آپ (لوگوں کے) دلوں کو فریفتہ کرنا چاہتے ہیں تو اس طرح یہ  
 شعر لکھتے پھر اسے یہ شعر پڑھا ہے اس معشوقہ نے نرگس (آکھ) سے موتی (دانشک) برسا کر گلاب (دخسار) کو  
 سیر کیا اور دلوں سے (دانتوں سے) غناب (سرگشت) کو کاٹا (حالت ندامت میں ایسا ہوا کرتا ہے)  
 بعدہ ایک سکند بھی نہ کر رہا تھا کہ اس نے یہ ناوار شاعر پڑھے مجھے جہوقت مجبور ملی تو میں نے اس سے اس کی  
 سرخ نقاب اٹھانے اور بھی خبر سننے کی خواہش کی تاہم اس نے اس شوق نقاب کو آفتاب کی روشنی کو جس صورت کو  
 پوشیدہ کہنے ہوئے تھی ڈور کر دیا اور خوشبودار تنگ ہن سے موتی بکیرے حاضرین کی بدیہ گوئی سے حیران ہو گئے اور  
 پاکیزگی کلام کا اعتراف کر لیا اس نے جب اپنے کلام کی طرف اپنی محبت و اپنے احترام کی طرف ان کا شوق دیکھا تو ایک  
 پل کی واسطے گردن جھکائی پھر کہنے لگا لیجئے دو شعر اور بھی حاضرین سے جب فراق کا دینا یہ لباس میں نمودار ہوا  
 تو وہ (محبوبہ) خاموش نادم کی طرح (دانتوں سے) انگلیاں کاٹی ہوئی آئی پس رات (دلف) دن پر دھیرہ  
 ظاہر ہو گئی جن کو (اسکے) شاعر قدر نے بل کر لیا تھا اور اسے بلور کو (انگلیوں کو) مر وارید (دندان) سے کاٹا اتوں کو  
 انگوٹھیں قیمت اور اس کے باران کو کثیر نہال کرنے لگے اور اس کے لئے مال جمع کرنے اور غلٹ نوازی میں مصروف ہونے +



قَالَ أَخْبِرْ بِهِدِي الْحِكَايَةَ فَلَمَّا رَأَيْتُ تَلَهَّبَ جَذْوَتُهُ وَتَأَلَّقَ جَلْوَتُهُ

أَمَعْتُ النَّظَرَ فِي تَوَسُّمِهِ وَسَرَّحْتُ الطَّرْفَ فِي مَيْسَمِهِ فَإِذَا هُوَ سَيِّحُنَا النَّارَ وَجْهِي

وَقَدْ أَقْرَبَ لَيْلُ الدَّجْرِ هُنَاتِ نَفْسِي بِمُورِدِهِ وَأَبْتَدَرْتُ أَسِيلَ مِيدِهِ

وَقُلْتُ لَهُ مَا الَّذِي أَحَالَ صِفَتَكَ حَتَّى جَهِلْتُ مَعْرِفَتَكَ

وَأَيُّ شَيْءٍ شَتَبَ لِحْيَتَكَ حَتَّى أَنْكَرْتُ حُلِيَّتَكَ فَاثْنَا يَقُولُ

وَقَعُ الشَّوَابِ شَيْبُ وَالْدَّهْرِ بِالنَّاسِ قُلُبُ

إِنْ دَانَ يَوْمًا لِشَخْصٍ فَعِنِّي غَدٍ يَتَغَلَّبُ

فَلَا تَتَّقُ بَرْمِيضٍ مِنْ بَرْقِهِ فَهُوَ خُلْبُ

وَاصْبِرْ إِذَا هُوَ أَضْرَى بِكَ الْخُطُوبُ وَالْأَبُ

فَمَا عَلَى التَّبَرُّعَارُ فِي التَّارِحِينَ يُقَلِّبُ

ثُمَّ تَهْضُ مُفَارِقًا مَوْضِعَهُ وَمُسْتَضِعًا الْقُلُوبَ مَعَهُ

## المقامة الثالثة الديارية

رَوَى الْحَرْثُ ابْنُ هَمَامٍ قَالَ نَظَمَنِي وَأَخَذَ نَائِلِي نَائِدٍ لَمْ يَجِبْ فِيهِ

مُنَادٍ وَلَا هَبَا قَدْ حُرِّزْنَا ذِكْرُكَ نَارُ عِنَادٍ فَبَيْنَا نَحْنُ نَجَادُ

أَطْرَافَ الْأَنَاسِيدِ وَنَتَوَارِدُ طَرْفَ الْأَسَانِيدِ إِذْ وَقَفَ بَيْنَا شَخْصٌ

عَلَيْهِ سَكَنٌ وَفِي مَشِيلَتِهِ قَوْلٌ فَقَالَ يَا أَخَايَرُ الدَّخَانُ بُوَيْسَانُ الْعَمَشَانُ

(لغات) تلمب (خفت) اشتعال آگ سے شعلہ نکلتا، جذوة (خسف) حجرہ چنگاری۔ مراد  
 حدت ذہن ہے، تالق (خفت) لمعان، چمکنا، توسم (خفت) علامت نشانی، میسم (فس) علت  
 اقصر لکڑہ الخ۔ چاند وال ہو گئی یعنی اسکے سیاہ بال سفید ہو چلے، وجوی سیاہ تاریک، (استلام) خست  
 ہاتھ چومنا۔ دست بوسی کرنا، حلیۃ (کسف) صورت صفت، شیبک، بصیفۃ المظنی من التثیب۔ پورہ  
 کروینا، شوائب (خفس) ج شائبہ آمیزش، آلودگی، صیل میں اُس کوٹھے کو کہتے ہیں جو پانی میں گر کر  
 اُس کو گدلا کرنے، دکان، الدین۔ اطاعت کرنا، و میض (خفس) لمع خفی بجلی کا بغیر کہ چمکنا، خلب  
 (فت) خذاع محض۔ دھوکہ، اخوی۔ الاخراء۔ اُبھارنا کہتے کا ڈور دینا، تبرکس، سونا، ذہب  
 زر، الب۔ التلبیب۔ جمع کرنا، اخدان (خفس)۔ ج۔ خدین۔ دوست۔ محب، مناد سائل طالب  
 حصبا۔ الکبو چیقاق سے آگ نہ ٹھکن، قدح (خفس) کسی چیز کو دوسری چیز پر مارنا، زناد (خست)  
 سنگہ آتش زہ چیقاق، انا شیبہ۔ (ف) ج الشوۃ۔ کسی شخص کا شعر پڑھنا، نتلاد۔  
 التوار۔ اونٹوں کا پانی پیرانا، طرف۔ ج طرفہ۔ نوشکفت۔ عجیب، سعل (خفس) پیرانا کپڑا، گدڑی  
 قرل (خفس) لنگ، عرج، اخاخر (ف) ج اخیر بہت خیر والا، عشتاخر (ف) ج عشتہ۔ خاندان گنہ +

تشریح: (راوی کہتا ہے) کہ جب میں نے اُس کے علم کے شعلہ کو دیکھتے، اور اسکے چہرہ کو چمکتے ہوئے دیکھا  
 تو اسکے پہچاننے میں غور کیا، اور اُسکی علامتوں پر نظر دوڑائی پس وہ تو ہمارا شیخ سرور ہی نکلا، اُس وقت تاریک  
 رات سفید ہو چکی تھی۔ دائرہ می کے بال سفید ہو گئے تھے، میں نے اُسکی آمد پر اپنے نفس کو مبارکباد دی، اور بڑھ کر  
 اُس کے ہاتھ چومے، اور پوچھا کہ کیوں جہاں آپ کی حالت کس شے نے اس قدر متغیر کر دی کہ میں آج کو پہچان نہ سکا  
 اور کوئی چیز نے آپکی دائرہ می سفید کر دی یہاں تک کہ نئی کی صورت پہچاننے سے معذور رہا، یہ سن کر وہ کہنے لگا  
 (بھائی، مصائب انسان کو بوڑھا کر دیتے ہیں، اور زمانہ لوگوں کے ساتھ حیلہ گری کرتا ہے +  
 زمانہ اگر آج کسی شخص کا مطیع ہو۔ تو کل کو اُس پر غالب آ جائے گا +

لہذا تو اُس کی بجلی کی چمک پر اعتماد نہ کر، کیونکہ وہ بے باران ایک دھوکا ہے +  
 اور جب وہ تجھ پر مصیبت ڈالے اور جمع کرے تو تو صبر سے کام لے +  
 کیونکہ خاص ٹونا اگر بگ پر لوٹا پوٹا جائے تو کوئی عیب کی بات نہیں، یہ کہہ کر وہ (لوگوں) کو کو اپنے ہمراہ لیکر چل پنا +

## تیسری مجلس (جو دیناریہ کے نام سے مشہور ہے)

حارث ابن ہمام نے روایت کی۔ کہ میں اور میرے چند دوست ایک ایسی مجلس میں اکٹھے ہوئے جس میں  
 کبھی کوئی سائل نامید نہ ہوتا۔ اور حقیق کی ضرب بے آگ (دیکار) نہ جاتی تھی، اُس میں دشمنی کی آگ کبھی شعل  
 نہ ہوتی تھی، ایک روز ہم بیٹھے ہیں اس شاعر کے، وہن گھسٹ پیٹھے اور عجیب عجیب سمنوں میں گھس رہے تھے، کہ ہمارے پاس  
 ایک لنگر شخص گدڑی پہنے ہوئے آیا اور کہنے لگا، کہ اے بہترین خزانہ دہیز (دارے اپنے خاندان کو خوشخبری دینے والا)

عَمُوا صَبَاحًا وَآخِرًا اضْطَبَّاحًا ۖ وَانْظُرُوا إِلَى مَنْ كَانَ ذَانِدِي وَنَدِي  
 وَجِدَلِي وَجَدِي ۖ وَعَقَارُ وَفَرِي ۖ وَمَقَارُ وَفَرِي ۖ فَمَا زَالَ بِهِ قُطُوبُ الْخُطُوبِ ۖ  
 وَخُرُوبُ الْكُرُوبِ ۖ وَشَرُّ رُشْرِ الْحُسُودِ ۖ وَانْتِيَابُ النَّوْبِ الشُّوْدِ ۖ حَتَّى صَفَرَاتِ  
 الرَّاحَةِ ۖ وَرَقَعَتِ السَّاحَةُ ۖ وَغَارَ الْمَنْبَعُ ۖ وَبَيَا الْمَرْبَعُ ۖ وَاقْوَى الْجَمْعُ ۖ وَاقْفُضَ الْمُنْجَعُ  
 وَاسْتَحَالَتِ الْحَالُ ۖ وَأَعْوَلَ الْعِيَالُ ۖ وَخَلَّتِ الْمَرَاطُ ۖ وَرَحِمَ الْغَارِيطُ أَوْدِي  
 النَّاطِقِ وَالصَّامِتِ ۖ وَرَثَى لَنَا الْحَاسِدُ وَالشَّامِتُ ۖ وَالْبَيْنَا الدَّهْرُ الْمَوْقِعُ ۖ  
 وَالْفَقْرُ الْمُدْقِعُ ۖ إِلَى أَنْ احْتَدَيْنَا الْوَجِي ۖ وَاعْتَدَيْنَا الشَّجِي ۖ وَاسْتَطْنَا الْجَوِي ۖ  
 وَطَوَيْنَا الْأَحْشَاءَ عَلَى الطَّوِي ۖ وَانْحَلْنَا الشَّهَادَ ۖ وَاسْتَوَطْنَا الْوَهَادَ ۖ  
 وَاسْتَوَطْنَا الْقَادَ ۖ وَتَنَاسَيْنَا الْأَقَادَ ۖ وَاسْتَطَبْنَا الْحَيْنَ الْجَسَّاحَ ۖ وَاسْتَبَطْنَا  
 الْيَوْمَ الْمَسَاحَ ۖ فَهَلْ مِنْ حِرَاسٍ ۖ أَوْ سَمَحٍ مُوَاسٍ ۖ فَوَالَّذِي اسْتَخْرَجَنِي مِنْ قِلْدِ  
 لَقَدْ أَمْسَيْتُ أَخَاعِيلَهُ ۖ كَأَمَلِكُ بَيْتِ لَيْلَهُ ۖ قَالَ الْحَرِثُ بْنُ هَامٍ ۖ فَأَوَيْتُ  
 بِمَغَاقِرِهِ ۖ وَكُوَيْتُ إِلَى اسْتِبَاطِ فَقَرِهِ ۖ فَأَبْرَزْتُ دِينَارًا ۖ وَقُلْتُ لَهُ اخْتَارَا ۖ  
 أَنْ مَدَحَتْهُ نَظْمًا ۖ فَهُوَ لَكَ حَتَا ۖ فَأَنْبَوِي يُنْشِدُ فِي الْحَالِ ۖ مِنْ غَيْرِ نَيْتِحَالِ ۖ  
 أَحْرَمٌ بِدِاصْفَرٍ رَاقَتْ صَفَرَتُهُ ۖ جَوَابُ أَفَاقٍ تَرَامَتْ سَفَرَتُهُ ۖ  
 مَا ثَوْرَةٌ سَمِعْتُهُ وَشَهْرَتُهُ ۖ قَدْ أَوْجَعَتْ سَرَى الْغَنَى أَسْرَتُهُ ۖ  
 وَقَارَنْتُ لِحْجَ الْمَسَاعِي خَطَرَتُهُ ۖ وَحَبَبْتُ إِلَى الْأَنَا مِغْرَتُهُ ۖ  
 كَأَنَّمَا مِنْ أَلْقُلُوبٍ لَقَرَتُهُ ۖ بِهِ يَصُولُ مَنْ حَوَتْهُ صُرَّتُهُ ۖ

لغات) اصطبایح (دک) صبح کو شراب نوشی کرنا، ندی (دک) اجتماع شیشنگاہ، ندی (دک) عطیہ بخش کریم + جلد (دک) غنا، تو نگری + جلدی (دک) بخش عطیہ، قری (دک) قریہ دینے کا قول، قری (دک) طعام معانی + مقدار (دک) ہر مقررہ وہ پیالہ جس میں امان کو کھانا کھاتے ہیں + قطوب (دک) بجوس ترشروٹی بجتی + قطوب (دک) جہ خطبہ عظیمیہ شکل + امتیاب (دک) بے درپے نازل ہونا + نوب۔ ج۔ نوبہ مصیبت + راحت (دک) کف و کشت ہتھیلی مراد مطلقاً تھوڑے قریب کے غلت میں المال + ساحۃ صحن خانہ میدان + غار زمین میں پانی کھس یا خشک ہو جانا اقوی (دک) غلا + اقض بصیرۃ المانی سنگرز دار ہو گیا + اعلی بصیرۃ المانی الاوال رونما چننا + مرابطہ (دک) جہ خطبہ صطلیل + غایطہ لغبطہ کسی شخص کے مال پر اس طرح حکم کرنا کہ کچھ بھی حاصل ہو جائے اور اس سے بھی زائل نہ ہو، اردی (دک) بصیرۃ ارواد ہلاک کرنا، ہلاک ہونا + غایطہ (دک) جا بذا مال جیسے کھوڑے اور ٹٹ وغیرہ + صامت (دک) چپا ہل مارا روپیہ + رٹے بصیرۃ المانی الرئی رونما شفقت کرنا + شامت (دک) کسی کی مصیبت پر خوش ہونا والا موقع (دک) صناک (دک) الایقاع مصیبت میں بچنا، ہلاک + حدقہ (دک) صناک (دک) الاوقاع خاک میں ملانا، الدقۃ خاک، حدقہ (دک) ہم کھس جانا، پاؤں میں چھلے پڑنا، لٹچا (دک) مراد سودا کی تعب، جوی (دک) فساد جو فساد و فساد، جوی (دک) جہ خطبہ عظیمیہ صحوک سجاد (دک) بھاری، دھادھاد (دک) جہ دہرہ نشینی زمین، افتاد (دک) جہ قہہ پالان کی لکڑی، قہہ (دک) صحرائی خاردار وخت جیسے جھیریں وغیرہ + مناج (دک) مقدر معین مراد موت ہے، صبح (دک) کریم جو امر و قیلت (دک) صنف ایک عورت کا نام جس کی اولاد قبیلاؤں و خراج ہیں، یہ رقم غایبہ کی اولاد سے تھی + خاصہ (دک) صاحب فخر، قابل اللہ تعالیٰ و ان خفتم تخیلہ اسے فقرا، بیت لیلہ (دک) قوت شبنم، صفا قر (دک) جہ فخر علی غیر القیاس کا کثیر ذکر انفعال (دک) کسی کے کلام کو اپنا بنا کر سنانا، صفرۃ (دک) صنف زر، دی پلاٹ + عاثرۃ (دک) صنف زر + شہرہ آفاق (دک) اشارۃ (دک) جہ سار خطوط جہ نقوش + شجر (دک) ضد غلبہ، غرۃ (دک) صنف کھوڑے یا تھوڑے جو سفیدی ہوتی ہے مراد مطلق جہرہ ہے، نفقہ (دک) صنف بجلی ہوئی چاندی الفضة المسبوکہ بھرتا (دک) صنف ہمہ فی، صیفی +

فخر ہم غذا ہماری صبح اچھی کرے۔ اور ہم صبح کی شراب سے خوش حال ہویم اس شخص کی طرف نظر جمات کر جو کبھی مجلس و بخش اور تو نگری و عطیہ زمین و جو مہنات، اور توانوں، و طعام مہمان والا تھا، مہنات کی ترشروٹی اور بجوں کی بوجا دیں، حاسدوں کی بوجا دیں، اور حادوں کی عظیمہ کا پے ہے نزول ہمیشہ کے شامل ہیں یہاں تک کہ اسکا، کچھ خالی ہو گیا، اور صنف صافی ہو گیا، اسکا چشمہ خشک ہو گیا، اور اسکا مکان رہنے کے قابل نہ رہا، اسکی مجلس پران ہو گئی، اور اسکی خواجہ گاہ گردا گرد، اسی حالت بدل گئی، اور اسکی اہل عیال جیسے لگے، اسکی مہل خالی ہو گئی، اور اسکی دولت کے آرزو مند مہم کھائے لگے، اور اسکا، مال و مہنتی ہلاک ہو گئے اور حاسد و بدخواہ بھی ہم پر رونے لگے، ہمارے ہر ایک زمانہ اور خاک میں ملا دیئے والا فقر و شرف پڑا، ہمارے ہر ایک سودہ پانی کو اپنا جو بنا، اور ہم وقفہ کو اپنی غذا بنا لیا، سوزش اندر دینی کو ہم نے اپنے شکم میں جگہ دیدی، اور بھونک کی وجہ انتوں کو باہم، لپٹ لیا، بیداری کا بھی اٹھوٹ میں سر نہ لگا لیا، اور شہی زمین کو اپنا وطن بنا لیا، درخت ہائے خار و در کو رو نہ نہ شروع کر دیا، اور آونٹوں کی سوا کو فراموش کر دیا، اور موت کو اچھا جاننے لگے، (دک) افسوس کہ وہ وقت مقررہ کو بدتر سڈہ پایا، لہذا کیا آپ لوگوں میں کوئی شریفیہ خواہ یا جو اہل مددگار ہی؟ اس خدا کی قسم جسے مجھے قیلہ کے پیٹ سے پیدا کیا ہے کہ میں محتاج و فقیر ہو گیا ہوں، اور میرے پاس نان شبیہ نہیں، حادثہ بنا، ہم کہتا ہے کہ مجھے اس کی محتاجی کی وجہ سے بھگایا، اور اس کے سبب کلام کے نکلنے کا دکھوا کر سننے کا شوق ہوا، لہذا میں نے ایک اشرفی نکالی اور امتحان اس سے کیا، اگر تو اسی نظم میں تعریف کرے تو بلا شاک شبیہ تیرے ہے، جو اس کو دہ لپٹے یہ شعر پڑھتا ہوا اس کے پڑھا، یہ اشرفی کیا آتی ہے جس کی زد ہی بھی، ہمیں معلوم ہوتی ہے + (اور وہ) اطراف دنیا میں پڑے لائے لائے سفر طے کئے ہوئے ہے، اس کی اچھائی اور خوبی تمام جہان کیا مشہور ہے، اور اس کے نقوش میں راز تو نگری و ولایت کے کئے ہیں، اس کا قدم (دک) رکھنے کے ساتھ کوششوں کا پورا ہونا متصل ہے، اور اس کا پورا تمام زمانہ کو محبوب ہے، اس کا پارہ کداختہ، گویا ایک لکڑی کا ٹکڑا ہے جس کو جو شخص جمع کر لے وہ ہر شے پر غائب آجاتا ہے +

وَلَا تَفَانَتْ أَوْ تَوَانَتْ عِثْرَتُهُ      يَاجِدَا نَضَارُهُ وَنَضْرَتُهُ  
 وَحَبْدَا مَعْنَانُهُ وَنَضْرَتُهُ      كَمَا أَمِيرٍ اسْتَنْبَتَ امْرَأَتُهُ  
 وَمُتْرَفٍ لَوْلَا دَامَتْ حَسْرَتُهُ      وَجَيْشٍ هَمَّ هَرَامَتُهُ كَرَّتُهُ  
 وَبَدْرٍ تَمَّ أَنْزَلَتْ بِدْرَتُهُ      وَمُسْتَشِيطٍ تَتَلَقَّى جَمْرَتُهُ  
 أَسْرَجُوهُ فَلَا نَتَّيْشَرَتُهُ      وَكَمَا أَسِيرٍ أَسْلَمَتُهُ أَسْرَتُهُ  
 أَنْقَذَهُ حَتَّى صَفَتْ مَسْرَتُهُ      وَحَيٍّ مَوْلَى أَبْدَاعَتُهُ فِطْرَتُهُ  
 لَوْلَا التَّمْيُّ لَقُلْتُ جَلَّتْ قُدْرَتُهُ

ثُمَّ بَسْطِيكَ لَهُ. بَعْدَ مَا أُنْشِدَهُ. وَقَالَ أَجْزُ حَرِّ مَا وَعَدَ. وَسَجَّ خَالٍ  
 إِذْ رَعِدَ. فَلَبَذَتْ الدِّينَارُ إِلَيْهِ. وَقُلْتُ خُذْهُ غَيْرَ مَا سَوْفَ عَلَيْهِ.  
 فَوَضَعَهَا فِي فَيْهِ. وَقَالَ بَارِكِ اللَّهُمَّ فِيهِ. ثُمَّ شَمَّرَ لِلْإِنْتِئَاءِ. بَعْدَ تَوْفِيرِ الشَّيْءِ  
 فَلَسَاتِ لِي مِنْ فُكَاهِيَتِهِ نَشْوُ غَرَامٍ. سَهَلْتُ عَلَى أَيْتِنَافٍ اغْتِرَامٍ. فَجَرَدْتُ  
 لِدِينَارٍ آخَرَ وَقُلْتُ لَهُ هَلْ لَكَ فِي أَنْ تَذُمَّ. ثُمَّ تَضَمَّ. فَانْشَدَ مَرْتَجِلًا. وَشَدَّ أَعْجَلًا.

تَبَالَه مِنْ خِيَادٍ مُعَاذِي      أَصْفَرَا ذِي وَجْهَيْنِ كَالْمَنَافِي  
 يَبْدُو بِوَصْفَيْنِ لِعَيْنِ الْوَامِي      زَيْنَةُ مَعْشُورِي وَلَوْ نِ عَاشِقِي  
 وَحُبُّهُ عِنْدَ ذَوِي الْحَقَائِقِ      يَدْعُو إِلَى أَرْكَابِ سُخْطِ الْخَالِقِ  
 لَوْلَا كَمْ تَقْطَعُ يَمِينُ سَارِقِ      وَلَا بَدَتْ مَظْلَمَةٌ مِنْ فَاسِقِ  
 وَلَا شِمَارَ بَاخِلٍ مِنْ طَارِقِ      وَلَا شَكَالَ الْمُحْطَلِّ مَطْلُ الْعَارِقِ

(لغات) تفانت۔ اے ہلاکت، نضار (ض) ذہب، سونا، خلاصۃ الشیء، نفرة (ضس) حُسنِ بخت، اسْتَنْبَت۔ الاستبَاب۔ استکمال، اتمام، مترف (ضسک) الا ترف بالدار ہونا، کرة (فت) دولت، رحمت، بدھرة (ضسک) وس ہزار، درہم کی پھیلی، مُتَشَدِّطُ الاستشْطاطِ غصہ سے برا فروختہ ہونا، تَنَاطَلُ التَّلَطُّ بھڑکنا، مُشْتَغِلُ ہونا۔ بخوی (ضسک) آہستہ بات چیت کرنا، شرة (کت) حدت، تیزی، اسرة (ضسک) عزیز قوم، رشتہ دار، تَفْ (ضسک) خوف، اُنْجَحْ شَرُّ شَیْءٍ یہ ایک ضربِ بالمثل ہے جس کے معنی یہ ہیں کہ شریف جو وعدہ کرتا ہے وہ پورا کر دیتا ہے، خال وہ بادل جس میں مینہ کی آمیز ہو، فیہ (کت) اول یعنی قم، ثانی مرکب ہے فی اور ضمیر سے، انتناء (کسک) رجوع، انصراف، واپس ہونا، فکاهة (ض) مزاح، خوش طبعی، شوق الخ (ضسک) سکرۃ الشوق، انصرام، جب + مرتجل (ضسک) بلا غور و فکر، راصق، الریق، نظر کرنا، دیکھنا۔ سخط (ضس) ناخوشی، نافرمانی، طارِق (ضسک) قاصد لیل، رات میں آئیوالا، مَطْوُلُ المَطْلِ اہم واجب یا کسی حق کے ادا کرنے میں تاخیر کرنا، المَطْوُلُ قرض خواہ، عائق، تاوانہد قرضدار +

منترج (ح) اگرچہ اُس کے رشتہ دار ہلاک یا سست ہی کیوں نہ ہو گئے ہوں (دیکھو) اُس کا سونا اور رونق کس قدر خوش آئند ہے، اُس کی بے نیازی اور مدد کیا ہی اچھی ہے بہت سے عالم ایسے ہیں جنکی امیری اُسی کی وجہ سے قائم ہے، اور بہت سے مالدار ایسے ہیں کہ اگر یہ شرفی بنوتی تو ان کو ہمیشہ افسوس و حسرت شامل رہتے، اور بہت سے غلوں کے شکروں کو اس کے حملہ نے شکست دی ہے، بہت سے بزرگ نام (مہ جالوں) کو اسکی پھیلی نے بچا دیکھا ہے (اسی کی وجہ سے ان کا غرور و تکبر جاتا رہا ہے) اکثر ایسے غضبناک (جنکی آتش غضب مشتعل تھی) جہاں اُن کے کان میں اس کا نام لیا اُن کی بدی رفو ہو گئی ہے۔ بہت سے قیدی جنکو اُن کے رشتہ داروں نے چھوڑ دیا تھا۔ اُن کو اسی نے رہا کر کر بہت زیادہ خوش کیا ہے اُس خدا کی قسم جس نے اپنی آفرینش سے اس کو پیدا کیا۔ اگر خدا کا خوف نہ ہوتا تو میں ضرور یہ کہتا کہ اُس کی بڑی قدرت ہے یہ پڑھ کر اُس نے ہاتھ پھیلائے اور کہنے لگا: رشتہ دار می جو وعدہ کرتا ہے اُس کو پورا کرتا ہے، اور یاد دل جب کرتا ہے تو برتا ہے میں نے یہ سن کر ایک شرفی اُس کی طرف بھینکی، او کہا افسوس نہ کر۔ یہ لیل، اُس نے اُس کو اپنے منہ میں رکھ لیا اور کہنے لگا۔ خداوند! اس میں برکت ہے بھر تعریف کر کے وہ جانے لگا۔ مجھ پر اُس سے دلگی کرنے کے شوق نے از سر نو نقصان اٹھانا آسان کر دیا۔ لہذا میں نے ایک اور شرفی بھالی اور اس سے بولا کیا تو اب اس کی خدمت کر کے اس کو بھی لے لینا چاہتا ہے؟ اُس نے فوراً یہ شعر پڑھ لیا وہ مکار، منافق، دورخی ہلاک ہو چکا دیکھنے والے کی نظر میں دو وصفوں کے ساتھ ظاہر ہوتی ہے (کبھی) زینتِ معشوق (اور کبھی) لونِ عاشق میں، اور جس کی محبت اولیاءِ کرام کے نزدیک خدا کی نافرمانی کی طرف بلاتی ہے، اگر وہ بنوتی تو سارق کا ہاتھ نہ کاٹا جاتا، اور گناہگار سے گناہ صادر نہیں ہوتا، پچھل آدمی شبی مہمان سے چس چس نہیں نہتا۔ اور قرض خواہ قرضدار کی دیر کی شکایت نہ کرتا +

وَلَا سَتُعِيدُ مِنْ حُسُودِ رَاشِقٍ      وَشَرُّ مَا فِيهِ مِنَ الْخَلَائِقِ  
أَنْ لَيْسَ يُغْنِي عَنْكَ فِي الْمَضَائِقِ      إِلَّا إِذَا فَرَّ رَارَ الْأَيْقِ  
وَأَهْلُ الْمَنْ يُقْذِفُهُ مِنْ حَالِقٍ      وَمَنْ إِذَا نَاجَاهُ سَجَّوُ الْوَامِقِ  
قَالَ لَهُ قَوْلَ الْحَقِّ الصَّادِقِ      لَا رَأْيَ فِي وَصِيْلَتِي فَقَارِقِ  
فَقُلْتُ لَهُ مَا غَرَّ رَوْبَكَ فَقَالَ وَالشَّرُّ أَهْلًا      فَفَتَحْتُهُ بِالدَّيْنَارِ الثَّانِي  
وَقُلْتُ لَهُ عَوْدُ هَذَا لِلثَّانِي      فَالْقَا لِي فِيهِ وَقَوْمَهُ بَتَوَامِيهِ  
وَمِنْ دَخِ النَّادِي وَفَدَاهُ      رَقَالَ الْحَرْثُ بْنُ هَاشِمٍ فَنَاجَانِي قَلْبِي بِأَنْتَ ابْنُ زَيْدٍ  
وَأَنْ تَعَارِجَ كَلِيدٍ      فَاسْتَعَدَّ تَمَوْقِلَتِ لَهُ قَدْ عَرَفْتَ بَوْشِيكَ فَاسْتَقِمْ فِي  
مَشِيكَ فَقَالَ إِنْ كُنْتُ ابْنُ هَاشِمٍ فَحَسِبْتُ بِأَكْرَامٍ      وَحَسِبْتُ بَيْنَ كَرَامٍ  
فَقُلْتُ أَنَا الْحَرْثُ فَكَيْفَ حَالُكَ وَالْحَوَادِثُ      فَقَالَ أَتَقَلَّبُ فِي الْحَالَيْنِ بُوَيْسٍ  
وَرُخَاءٍ وَأَتَقَلَّبُ مَعَ الرِّثْمَيْنِ زَعْرَجٍ وَرُخَاءٍ      فَقُلْتُ كَيْفَ أَدْعَيْتَ الْقَبِيلَ  
وَمَا مِثْلُكَ مَنْ هَزَلَ      فَاسْتَسْرَ بِشْرُهُ الَّذِي كَانَ يَجْلِي ثُمَّ اسْتَدْحِينَ وَلِي  
تَعَارَجْتُ لَا رَغْبَةَ فِي الْعَدَجِ      وَلَاحِظُ لَا قَرْنَ بَابَ الْفَرَجِ  
وَالَّذِي حَبَلِي عَلَى غَارِ      وَأَسْنَلْتُ مَسْلَكَ مَنْ قَدَرَجِ  
فَإِنْ لَا مَنِي الْقَوْمُ قُلْتُ أَجْدَمُوا      فَلَيْسَ عَلَى أَعْرَاجٍ مِنْ مَرَجِ

## المقامة الرابعة الدَّطِيَّةُ

لغات) راشق۔ الرشق۔ تیراندازی کرنا۔ مراد عاشق + آبق (ف) بھگوڑا۔ غلام بھاگنے والا  
 خالق (فسط) بلند پہاڑ۔ جبل منیف + وامق۔ الومق۔ محبت کرنا۔ عاشق ہونا۔ وامق اسم  
 عاشق عذرا + ماغز الخ ماکثر بلاغ تک + والنشرط الخ۔ یہ ضرب المثل ہے۔ حفظ شرط کے موقع پر  
 کسی جاتی ہے۔ سب سے پہلے اس کو حکیم افغی جہی نے کہا تھا۔ مثانی (ف) امل القرآن یعنی سورہ  
 فاتحہ چونکہ یہ ایک دفعہ مکہ اور ایک دفعہ مدینہ میں نازل ہوئی ہے اس لئے اس کو مثانی کہتے ہیں +  
 نواثم (فسف) اصل میں اُس بچے کو کہتے ہیں جو دوسرے کے ساتھ ایک بار پیدا ہوا + وحشی (فس) +  
 حن کلام۔ و تریئہ + بولوس (ضس) تنگی۔ سختی + رخاء (دک) مراد خوشحالی + زرع (فسف)  
 ہوائے تند۔ آندھی + رخاء (ض) ہلکی ہوا + هزل۔ (ف) بیہودگی + فرج (ف) کشادگی  
 مراد کشف الہم۔ وسعۃ العیش ہے + حبیل (فس) رستی +

تشریح) طعنہ زوہد سے کوئی شخص پناہ نہ مانگتا، اس کی بدترین عادتوں میں سے ایک یہ عادت ہے  
 کہ تنگ حالی میں تیرے کام نہیں آتی۔ مگر جب کہ بھگوڑے غلام کی طرح بھاگے، کوئی شخص اس سے جب تک  
 فائدہ نہیں اٹھا سکتا جب تک ہاتھ سے اس کو خرچ نہ کرے، کیا اچھا ہے وہ شخص جس نے بلدی سے  
 اُس کو بھینک دیا، اور جب اُس نے ایک سچے دوست کی طرح اُس سے اپنا راز لکھا تو اُس نے سچے حق کو  
 کی طرح یہ جواب دیا کہ جل دور ہو میں تجھ سے ملنا نہیں چاہتا، یہ سن کر میں نے اُس سے کہا سچاں اہ  
 تیرا باران (علم) کس قدر کثیر ہے۔ وہ بولا کہ شرط پوری کرنا، لازم ہے، میں نے اُس کو دوسری اشرفی  
 بھی دیدی۔ اور کہا کہ ان دونوں کو سورہ فاتحہ کے ساتھ تعویذ بنائے، اُس نے اُس کو بھی دوسری کے ساتھ  
 لٹے میں رکھ لیا۔ اور اپنی صبح اور اُس مجلس بخشش کی تعریف کرتا ہوا چل دیا + حادث ابن ہمام کہتا ہے  
 کہ میرے دل نے کہا کہ ہونو یہ یوزید ہے۔ اور اس کا لنگڑا پن ضرور ازار مکر ہے۔ لہذا میں اُس کو  
 ٹوٹا یا۔ اور کہا کہ حضرت آپ اپنی رنگینی سکلام سے بچ جانے گئے۔ اب سیدھے سیدھے چلئے، وہ بولا کہ تو اگر  
 ابن ہمام ہے تو خدا تجھے بزرگوں میں عزت کے ساتھ زندہ رکھے، میں نے کہا ہاں میں عارث ہی ہوں۔ مگر  
 یہ تو فرامیٹے کہ آپ پر یہ کیا مصیبت ہے؟ کہنے لگا (بھائی) دو حالتوں میں رہتا ہوں کبھی سختی میں۔ اور  
 کبھی فراخی میں۔ اور دو قسم کی ہواؤں میں پھرتا ہوں۔ سخت و تیز اور نرم و منور میں، میں نے کہا اچھا یہ لنگڑے  
 کیوں بنے ہو (پتہ تو یہ ہے کہ تیری برابر بیودہ بھی کوئی نہوگا) یہ سن کر اُس کا کھلا ہوا چہرہ پرمردہ ہو گیا۔ اور  
 اُس نے جلتے وقت یہ شعر پڑھے میں لنگ کو اچھا سمجھ کر لنگڑا نہیں بنا ہوں، بلکہ اس نے بنا ہوں۔ کہ خوشی  
 کے دروازہ کو کھٹکھٹاؤں، میں اپنی رسی کا نہ بھڑال کر بے نتیجہ میل کی طرح (جدھر سینگ مانتے ہیں) چلتا ہوں  
 تاکہ اگر قوم مجھ کو بلادت کرے تو میں کہہ دوں۔ معاف فرمائیے لنگڑے کیلئے (اس میں) کوئی ہرج نہیں +

چوتھی مجلس (جو دمیا طیبہ کے نام سے مشہور ہے)



أَخْبَرَ الْحَرْثُ بْنُ هَاشِمٍ قَالَ طَعَنْتُ إِلَى دُمِيَّاطٍ عَامَ هَيْبٍ وَمِيَّاطٍ وَأَنَا  
 يَوْمَئِذٍ مَرْمُوقُ الرَّحَاءِ وَمَوْمُوقُ الْأَخْيَاءِ اسْتَحَبُّ مَطَارِفَ الثَّرَاءِ وَاجْتَنِي مَعَارِفَ  
 السَّرَاءِ فَرَأَيْتُ صَحْبًا قَدْ شَقُّوا عَصَا الشَّقَاقِ وَارْتَضَعُوا أَفْوَاقِي <sup>لِلْأَنْظَرِ</sup> الْوَفَاقِ  
 حَتَّى لَاحَظُوا كَاسَانَ الْمَشْطِ فِي الْأَسْتَوَاءِ وَكَالْتَفْسِ الْوَاحِدَةِ فِي التَّسَامِ  
 الْأَهْوَاءِ وَكُنَّا مَعَ ذَلِكَ لَسِيرِ النَّجَاءِ وَلَا تَزْجَلُ الْأَكْهَلُ هَوَجَاءِ وَإِذَا أَنْزَلْنَا  
 مَنُوكًا أَوْ وَرَدْنَا مَنَهَلًا اخْتَلَسْنَا اللَّبْثَ <sup>بِوَدِيمٍ</sup> وَلَمْ يُطَلِّ الْمَلَكُ فَعَيْنَ لَنَا غَالِي الرَّحْمَاءِ  
 فِي لَيْلَةٍ فِتْيَةِ الشَّبَابِ غَدَافِيَّةِ الْأَهَابِ فَاسْرَيْتُ إِلَى أَنْ لَصَا اللَّيْلُ شَبَابِي  
 وَسَلَّيْتُ <sup>بِوَدِيمٍ</sup> الصُّخْرَ خَضَابِي فَحِينَ مِيلْنَا الشَّرَى وَمِنَّا إِلَى الْكُرَى صَادَفْنَا أَرْضًا  
 فُخْضَلَتِ الرُّبَا مُعْتَلَّةُ الصَّبَا فَتَخَيَّرْنَا هَامَنَا خَالِلِي عَيْسٍ وَمُحَطَّ الدُّعُونِ  
 فَلَمَّا حَلَّهَا الْخَلِيطُ وَهَذَا بِهَا الْأَطِيطُ وَالْظَلِيطُ سَمِعْتُ صَيِّتًا مِنَ الرِّجَالِ  
 يَقُولُ سَمِيرِي فِي الرِّجَالِ كَيْفَ حَمَّ سَمِيرَتِكَ مَعَ جِلَّتِكَ وَجِزَّتِكَ فَقَالَ ارْعَى الْجَارَ وَلَوْ جَارَ  
 وَأَبْذُلُ الْوَصَالَ لِمَنْ صَالَ وَأَحْتَمِلُ الْخَلِيطَ وَلَوْ أَبْذَى التَّحْلِيطَ وَأَوْدُ  
 الْحَمِيمَ وَلَوْ جَرَّ عَنِّي الْحَمِيمَ وَأَفْضَلُ الشَّقِيقَ عَلَى الشَّقِيقِ وَأَوْنِي لِلْعَشِيرِ  
 وَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِي بَالِ الْعَشِيرِ وَأَسْتَقِلُّ الْجَزِيلَ لِلتَّزِيلِ وَأَغْمُرُ الزَّمِيلَ بِالْجَحِيلِ  
 وَأَنْزِلُ سَمِيرِي مَنَزِلَتَا مِيرِي وَأَحِلُّ أُنَيْسِي حَلَّ رَيْسِي وَأَوْدُ  
 مَعَارِفِي عَوَارِفِي وَأُولِي مَرَفَتِي مَرَفَتِي وَأَلَيْنُ مَقَالِي لِلْقَالِي وَأَدِيمُ لُسَالِي  
 عَنِ الْمَسَالِي وَأَرْضِي مِنَ الْوَفَاءِ بِاللَّفَاءِ وَأَقْنَعُ مِنَ الْجَزَاءِ بِأَقْلٍ الْأَجْزَاءِ

لغات (د مباط خف) ایک شہر کا نام ہے جس سے تیس فرسخ دور دریائے بلخ پر واقع ہے۔ مباط (ک) سختی۔ قبط + مباط (ک) و فاع۔ دونوں سے مراد سختی ہے۔ مرموق۔ الریق دیکھنا نظر مہر کرنا۔ مرموق۔ الویق۔ دوسری کرنا محبت کرنا اخاء (ک) بھائی چارہ کرنا۔ مطارد (ف ج) مطرف۔ وہ چاروں جس کے کنارے کرنا کام کیا ہوا ہو۔ شفق۔ الشق۔ جدا ہونا۔ یقال شق فلان العصا پھوڑ دیا اُس نے جماعت کے شقاق (ک) مخالفت۔ اخاویق (ف ج) فیکہ ہوا سطر فوق و فوق و دفاق (ک) اتفاق + اسنان (ف ج) سن و انت + مشط (ضس) کنگی۔ والعب تضر للبلبل باسان المشط فی الاستواء + التامہ (ک) اجتماع اتفاق + احواء (ف ج) ہوشی خواہش مطلوب + شجاء (ف) تیز روی۔ ہوشیاء فسف۔ تیز روناق۔ منہل (خسف) گھاٹ۔ المنہل پہلی بار پانی پینا۔ والعلل دوسرا پانی۔ ملکث (ف) دیر کرنا۔ واللبث قیام۔ غذا خیتہ (ض) منسوب الی الخذاب و ہوالغراب + اھاب (ک) جلد چمڑا + سرجی (ض) شب روی۔ کبری (ف) خواب۔ بنیدہ + محضلتہ (خسف) سرسبز شاواہ + دیادض (ج) ربوۃ بلند مقام شیلہ شیلہ بندہ۔ مناسہ۔ منزل مکان عیس (ک) سرخ سفید اونٹ۔ قمہیں۔ شب بامشی آخرات میں قیام کرنا۔ محط (ف) منزل مکان۔ خلیط (ف) صاحب شریک۔ دوست۔ و ہویطلق علی واحد و جمع۔ اطلیط (ف) اونٹوں کی آواز۔ غلطیط (ف) خراٹے سے ہونے میں جو آواز نکلتی ہے۔ صیدت (ف) بلند آواز۔ سمیر (ف) داستان گو۔ جیل (ک) قوم گروہ جتھا ججیرۃ (کسف) پڑوسی ہمایہ جازہ من الجور و العبدی والمیل عن الحق + صال (الصول) حملہ کرنا + حبیم (ف) اول معنی دوست۔ دوم معنی آہر گرم + شقیق (ف) براہ حقیقی + عشرہ (ف) اول معنی دوست و دوم معنی عشر۔ نزیل (ف) ضیف۔ همان + زمیل (ف) ردیف جو رزمی وار۔ عوارف (ف) ج عارفہ بخشش + مرافق (ض) رفیق۔ مسفر۔ قالی۔ القلو غضب ناک ہونا غصہ کرنا۔ سالی۔ السلو ترک کرنا۔ والتسالی کثرت سوال + لفاء (ک) نقصان +

نہیں (ج) حارث ابن ہامہ نے خبر دی کہ ایک مرتبہ سختی و مبطاہ کے سال شہر مباط سے کوچ کیا۔ اس وقت دولت مند تھا۔ اور میری بھائی بھاری (لوگوں کو) محبوب بھی میں ثروت کی چادریں اوڑھتا۔ اور خوشی کے چہرے دیکھتا تھا۔ لہذا میں نے چند ایسے دوستوں کو اپنا شریک سفر بنا لیا جنہوں نے مخالفت کی بجائے کئی کر دی تھی۔ اور اتفاق کا دودھ سیانھا تاکہ سیدھے میں میں کئی کے دندانوں کی طرح۔ اور اندیشہ پوری کرنے میں ایک جان کی طرح ہو گئے تھے۔ پہلو گرا اسی اتحاد و اتفاق کے ساتھ تیز روی سے سیر کرتے۔ اور ہمیشہ تیز روانہ ہوتے۔ پر پالان کتے تھے۔ جب کسی جگہ پہنچ کر قیام کرتے یا کسی پانی پر پہنچتے تھے۔ تو بہت تھوڑی دیر۔ زیادہ نہ ٹھکتے تھے۔ ایک مرتبہ اندھیری رات میں جو کوسے کے پڑوں کی طرح سیاہ بھی ہو کر نظر کرنے کا اتفاق ہوا۔ اس ہم راہیوں رات چلتے رہے تاکہ رات کی جوانی تا رہی ختم ہوئی۔ اور صبح نے اپنا خضاب صوڈالا صبح کی روشنی پہنچ گئی۔ جب شب روی نے ہو کر پلٹ کر دیا اور ہم سونے کی طرف مائل ہوئے۔ تو ہم نے ایک سرسبز نیلا پایا جس پر بڑی بڑی ٹھنڈی ہوا آ رہی تھی۔ اُس کو ہم نے شب بھری اور ہوا یوں کو چھوڑنے کے لئے اختیار کیا۔ پس جب ہم نے اُس پر اثر کر کے اور اونٹوں و سونے والے آدمیوں کی آوازیں (خراٹے) رک گئیں۔ تو میں نے ایک آدمی کی آواز سنی۔ جو اپنے افسانہ کو سناہتی سے کہہ رہا تھا۔ تیرا اپنے رشتہ داروں، اور پڑوسیوں کے ساتھ کیا بناؤ ہے؟ وہ بولا کہ میں اپنے پڑوسی کی ہمیشہ رعایت کرتا ہوں خواہ وہ مجھے ظلم ہی کیوں نہ کرے۔ اور جو شخص (مجھے) حملہ کرے اس پر بھی اپنی محبت صرف کرتا ہوں۔ میں نے اپنے دوست سے چشم پوشی کرتا ہوں اگرچہ وہ عداوت کرتے۔ اور (اپنے) عزیز کو دوست رکھتا ہوں۔ اگرچہ وہ مجھے گرم پانی ہی کیوں نہ پلائے (ادیت ہی کیوں نہ پہنچائے) میں دوست کو حقیقی بھائی پر فضیلت دیتا ہوں۔ اور (اپنے) ساتھی کا حق ادا کرتا ہوں۔ اگرچہ وہ دسواں حصہ بھی بدلہ نہ کرے میں بڑے سے بڑی شے کو اپنے ہمان کے لئے کم سمجھتا ہوں + اور (اپنے) ردیف کو احسانات سے چھپا دیتا ہوں میں (اپنے) قصہ گو رفیق کو اپنے حاکم کی جگہ انا کرتا ہوں۔ اور (اپنے) حب کو اپنے سردار کی جگہ رکھتا ہوں اور اپنے جاننے والوں پر بخشش کرتا ہوں + اور اپنے ساتھی کی مدد کرتا ہوں۔ اور اپنے دشمن سے ملتی بھٹی باتیں کرتا ہوں۔ جو شخص میری طرف بیچم ہو میں اُس کی اکثر خبر گیری کرتا رہتا ہوں + میں ذرا سی وفا پر خوش ہو جاتا ہوں + اور تھوڑے سے بدلے پر حق عت کر لیتا ہوں +

وَلَا تَطْلُمُ حِينَ أَظْلَمَ، وَلَا تَقِمُ، وَلَوْلَا غِيَا الْأَرْقَمُ فَقَالَ لَهُ صَاحِبُهُ  
وَيْكَ يَا بَنِيَّ إِنَّمَا يَصْنَعُ بِالضَّيْنِينَ وَيَسَافِسُ فِي الثَّوِينِ، لَكِنِ أَنَا لَا أَتِي بِغَيْرِ  
الْمَوَاتِي، وَلَا أَسْمُ الْعَالِي، وَمَا عَاتِي، وَلَا أَصَابِي، مَنِ يَأْتِي إِنْصَابِي، وَلَا أَوَاتِي،  
مَنِ يُلْغِي الْأَوَاتِي، وَلَا أَمَالِي، مَنِ تَحْتَبِ أَمَالِي، وَلَا أَبَالِي، مَنِ صَرَمَ حَبَالِي،  
وَلَا أَوَارِي، مَنِ جَهَلَ مِقْدَارِي، وَلَا أَعْطَى زِمَامِي، مَنِ تُخْجِرُ زِمَامِي، وَلَا  
أَبْدُلُ وَدَادِي، وَلَا ضَدَادِي، وَلَا أَدْعُو إِيْعَادِي، لِلْعَادِي، وَلَا أُغْرَسُ  
أَكْيَادِي، فِي أَرْضِ الْغَادِي، وَلَا أَسْمَعُ مِمَّا سَاتِي، لِمَنْ يُفَرِّجُ مَسَاتِي،  
وَلَا أَرَى التَّغَاتِي، إِلَى مَنْ يُشْمِتُ بَوَاتِي، وَلَا أَخْصُ بِحَبَاتِي، إِلَّا أَيْصَابِي،  
وَلَا أَسْتَطِبُّ لِدَائِي بِغَيْرِ أَوْدَائِي، وَلَا أَمْلِكُ خُلُقِي، مَنِ لَا يَسُدُّ خُلُقِي فَبُكَائِي  
يَنْتَبِي، لِمَنْ يَتَمَتَّى مِنْ يَتِي، لَا يُلْمِدُ عَاتِي، لِمَنْ لَا يُفْعِمُ وَعَاتِي، وَلَا أَوْعُ شَتَاتِي،  
عَلَى مَنْ يُفَرِّغُ رِنَاتِي، وَمَنْ حَكَمَ بَانَ أَبْدُلُ وَتَحْزَنُ، وَالسَّيْنُ وَتَحْشَنُ،  
وَأَخُوبُ وَتَجِدُ، وَأَذْكُو وَتَحْمَدُ، لَا وَاللَّهِ بَلْ تَتَوَارَدُ فِي الْمَقَالِ، وَزُنْ لِلشَّقَالِ  
وَتَحْكَادِي فِي الْفَعَالِ، حَذْ وَالْمَعَالِ، حَتَّى نَأْمَنَ التَّغَابُنَ، وَتُكْفَى التَّضَانُنَ،  
وَلَا لَا فِلِمَ أَعْلَاكَ وَتُعَلِّنِي، وَأَقْلَاكَ وَتَسْقِلُنِي، وَاجْتَرَمُ لَكَ  
وَتَجْرُ حُنِي، وَأَسْرَمُ إِلَيْكَ وَتَسْرَحُنِي، وَكَيْفَ يُجْتَلَبُ الْإِصْفَاءُ  
بِضِيمٍ، وَأَنْتِي تَشْرِقُ شَمْسٌ مَعَ غَيْمٍ، وَمَنْتَ أَصْحَبُ وَجْهِ  
بَعْسَفٍ، وَأَنْتِي حَرَارُضِي بِخُطَرٍ خَسِيفٍ، وَلِلَّهِ أَبُوكَ حَيْثُ يَهْوُلُ



جَزَيْتُ مَنْ أَعْلَقَ بِي وَدَّهَ      جَزَاءَ مَنْ يَدْنِي عَلَى أَسَدِهِ  
 وَكَلِّتُ لِلْخَلِّ كَمَا كَالِ لِي      عَلَى وَفَاءِ الْكَيْلِ أَوْ بَحْسِهِ  
 وَلَمْ أَخْشَرْهُ <sup>١٢</sup> وَشَرُّ الْوَرْدِ      مَنْ يَوْمَهُ أَخْشَرُ مِنْ أَمْسِهِ  
 وَكُلُّ مَنْ يَطْلُبُ عِنْدِي حَتَّى      فَمَا لَهُ إِلَّا جَنَى غَرْبِهِ  
 لَا يَتَعْنَى الْغَبْنَ وَلَا أَتْلِي <sup>١٣</sup>      بِصَفْقَةِ الْمَغْبُونِ فِي حِسِّهِ  
 وَلَسْتُ بِأَلْوَجِبَ حَقًّا مَنْ <sup>١٤</sup>      لَا يُوجِبُ الْحَقَّ عَلَى نَفْسِهِ  
 وَرُبَّ مَذَّاقِ الْهَوَى خَالِفِي <sup>١٥</sup>      أَصْدُقُ الْوَدَّ عَلَى لَبْسِهِ  
 وَمَا دَرَى مِنْ جَهْلٍ أَنِّي <sup>١٦</sup>      أَقْضَى غَرْمِي الدَّيْنَ مِنْ جَنْبِهِ  
 فَاجْهَرْ مِنْ اسْتِغْيَاكِ هَجْرِ الْقَلْبِ <sup>١٧</sup>      وَهَبْهُ كَالْمَكْرُوفِ رَمْسِهِ  
 وَالْبَسْ لِي فِي وَصْلِهِ لَبْسَهُ <sup>١٨</sup>      لِبَاسَ مَنْ يُرْغَبُ عَنْ أَنْفِهِ  
 وَلَا تَرْجِهَ الْوَدَّ مَنْ يَرَاهُ <sup>١٩</sup>      أَنَّكَ مُحْتَاجٌ إِلَيْهِ فَلَيْسَ بِهِ

قَالَ الْحَرْثُ بْنُ هَاشِمٍ فَلَمَّا وَعَيْتُ مَا دَارَ بَيْنَهُمَا نَقِيتُ إِلَى أَنْ أَعْرِفَ  
 عَيْنَهُمَا فَلَمَّا لَاحَظْتُ ابْنَ دُكَّاءَ <sup>٢٠</sup> وَالْحَفَّاءَ <sup>٢١</sup> الْبُحَا الصِّبَا <sup>٢٢</sup> غَدَوْتُ قَبْلَ  
 اسْتِقْلَالِ الرِّكَابِ <sup>٢٣</sup> وَلَا أُخْتَدِ إِذْ الْغُرَابُ <sup>٢٤</sup> وَجَعَلْتُ أَسْتَقْرِئُ صَوْبَ  
 الصَّوْتِ اللَّيْلِيِّ <sup>٢٥</sup> وَأَتَوَسَّمُ الْوَجْهَ <sup>٢٦</sup> بِالنَّظَرِ الْحَلِيِّ <sup>٢٧</sup> إِلَى أَنْ لَحْتُ بَارِيدًا وَابْنَةً  
 يَتَحَادَثَانِ <sup>٢٨</sup> وَعَلَيْهِمَا بُرْدَانِ <sup>٢٩</sup> رَثَانِ <sup>٣٠</sup> فَعَلِمْتُ أَنَّهُمَا نَجِيَّ لَيْلَتِي <sup>٣١</sup> وَ  
 مُعْتَرِي <sup>٣٢</sup> رَوَاتِي <sup>٣٣</sup> فَقَصَدْتُهُمَا قَصْدَ كَيْفٍ <sup>٣٤</sup> بِدَايَتِهِمَا رَاثِ لَوْنَاتِهِمَا <sup>٣٥</sup>

(لغات) آس (ضمت) بنیاد۔ نیو + بحس (ض) نقصان + جٹی (ف) میوہ  
والفرس۔ درخت میوہ + صفت (ضف) عرب میں قاعدہ تھا کہ مشتری بائع کے ہاتھ پر ہاتھ  
مارتا تھا۔ اگر بائع کو بیع منظور ہوتی تو وہ مشتری کا ہاتھ پکڑ لیتا تھا۔ اور اگر نامنظور ہوتی تو چھوڑ  
دیتا تھا۔ قل (ث) بغض۔ عداوت۔ کینہ + (ض) قبر۔ گور۔ خاکبہ۔  
ابن ذکاء (ک) صبح + صوب (ض) جہت۔ سمت + (ث) ثانی (فت)  
تثنیہ۔ رتہ۔ کینہ۔ شکستہ + (ث) ثانیہ (ک) حسن خلق۔ نرمی +

مشرح جو شخص مجھ سے محبت کرتا ہے میں اُس کی محبت کو اپنے دل میں بجائے بنیاد کے رکھ کر اُس پر اپنی  
محبت کی بنا ڈالتا ہوں + اور (اپنے) دوست کے لئے پیانا و فاکو ایسے ناپتا ہوں جیسے وہ میرے لئے یا  
میں سے بھی کم ہیں اُس کو نقصان نہیں پہنچاتا۔ اور بدترین مخلوقات وہ شخص ہے جس کا آج کل سے برا ہو +  
جو شخص میرے پاس میوے کا طالب ہو (کرائے) تو وہ مجھ سے ہی لگائے ہوئے درخت کا میوہ  
پاسکتا ہے + میں کسی شخص کو دھوکہ دینا نہیں چاہتا۔ (دھوکہ دینے سے راضی نہیں ہوتا) اور  
نقصان والی بیع سے رجوع بھی نہیں کرتا + جو شخص (میرا) حق اپنے اوپر واجب نہ کرے میں کبھی  
اُس کا حق (اپنے اوپر) واجب نہیں کرتا + اکثر ذاتی، اعراض کو شامل کرنے والے (دوست) یہ خیال  
کرتے ہیں کہ میں باوجود ان کی تلبیس و مکر کے بھی ان سے سچی محبت رکھتا ہوں + حالانکہ وہ منافق اپنی نادانی  
کی وجہ سے یہ نہیں جانتے کہ میں اپنے قرضخواہ کا قرضہ اُس ہی کے مال سے چھڑاتا ہوں + لہذا شخص تجھے بیوقوف  
بنائے تو اُس سے دشمن کی طرح علیحدہ رہ۔ اور اُس کو برا ہوا خیال کر + اور جس شخص کی ملاقات میں تلبیس ہو تو اُس سے  
دراشت کی طرح جس کی محبت سے ان غرض کیا جاتا ہے بچ + اور جو آدمی تجھے اپنی دولت کا محتاج خیال کرے اُس سے ہرگز محبت  
کا طمع نہ رکھ + حارث ابن ہمام کہتا ہے کہ مجھے جہان کی باہمی گفتگو یا ذاتی تو میں اُن کے دیکھنے کا مشتاق ہوا۔ لہذا  
جب صبح ہو گئی اور ہر طرف روشنی پھیل گئی تو میں روانہ ہونے اور کوٹوں کے جاگنے سے قبل اُٹھا۔ اور رات کی آواز کو  
تلاش کرنے لگا۔ اور ہر طرف غور غور سے اُن کو دیکھنے لگا یہاں تک کہ میں نے بوزید اور اُس کے رکے کو دیکھ لیا ہوتی  
چادر یا ورت باہمی گفتگو کرتے دیکھا۔ میں نے خیال کیا کہ ہوں انہوں میرے ہمراز شباب و صاحبِ روایت ہی  
ہیں۔ میں اُن کے حسن خلق پر شریف ہو کر اُن کی کچھ بڑائی چیر یوں پر دم کھاتا ہوا اُن کے پاس گیا +

وَأَجْتَهَمَا النَّحْلَ إِلَى رَحْلِي. وَالتَّحَكُّمُ فِي كُنْزِي وَقُلِّي. وَطَفِقْتُ أُسِيرُ  
بَيْنَ السَّبَّارَةِ فَضْلَهُمَا. وَأَهْزَا الْأَعْوَادَ الْمُتَمَرَّةَ لَهُمَا. إِلَى أَنْ غَمِرَ بِالْخَلَا  
وَأَتَّخِذَ مِنَ الْخَلَّانِ. وَكُنَّا مَعْرُوسَيْنِ تَبَيَّنَ مِنْهُ بَدْيَانُ الْقَرْيِ. وَنَتَوَرَّ  
نِيزَانَ الْقَرْيِ. فَلَمَّا رَأَى أَبُو زَيْدٍ امْتِلَاحَ كَيْسِهِ. وَانْجَلَاءَ بَوَيْسِهِ. قَالَ لِي  
إِنَّ بَدْيِي قَدْ انْتَفَخَ. وَدَرَنِي قَدْ رَسَخَ. أَفْتَادَنِي فِي قَصْدِ قَرْيَةٍ لَا سُبْحَمَ  
وَأَقْضِي هَذَا الْمُهَمَّ. فَقُلْتُ إِذَا شِئْتُ. فَالْشَّرْعَةَ الشَّرْعَةَ. وَالتَّرَجُّعَةَ التَّرَجُّعَةَ  
فَقَالَ سَتَجِدُنِي مُطْلَعِي عَلَيْكَ. أَسْرَعِي مِنْ أَرْتِدَادِ طَرَفِكَ إِلَيْكَ.  
ثُمَّ اسْتَنْتِ اسْتِئْثَانُ الْجُرَادِ فِي الْمَضَامِرِ. وَقَالَ لَا بِنْدَ بَدَارٍ بَدَارٍ وَلَمْ يَخْلُ  
أَنَّهُ غَمْرٌ. وَطَلَبَ الْفَقْرَ. فَلَيْسَ تَنْزِقُهُ وَقَبَّةَ أَهْلِهِ الْكَاغِي. وَنَسْتَطْلِعُ بِأَطْلَافِهِ  
وَالرُّوَادِ. إِلَى أَنْ هَرَمَ النَّهَارُ. وَكَادَ جُوفُ الْيَوْمِ يَنْهَارُ. فَلَمَّا طَالَ  
أَمَدُ الْوَيْطَارِ وَلَاحَتِ الشَّمْسُ فِي الْأَطْمَارِ. قُلْتُ لَا صَحَابِي قَدْ تَمَّا  
هَيْئَانِي الْهَلْدَ. وَمَا دِينَانِي الرَّحْلَةَ. إِلَى أَنْ أَضْعَا الرِّمَانَ. وَبَانَ  
أَنَّ الرَّجُلَ قَدْ مَانَ. فَكَاهَبُوا اللَّطْعِينَ. وَلَا تَلَوْا عَلَى خَضِرَاءِ الدِّمَنِ. وَلَوْ هَضُمْتُ  
لِإِعْدَادِ رَاحِلَتِي. وَاتَّحَمَلْتُ لِرُحْلَتِي. فَوَجَدْتُ أَبَا زَيْدٍ قَدْ كَتَبَ عَلَى الْقَتَبِ.  
يَا مَنْ غَدَا لِي سَاعِدًا. وَمُسَاعِدًا دُونَ الْبَشَرِ  
لَا تَحْسَبَنَّ أَنَّ نَائِي شَتَّ عَنْ مَلَالِي أَوْ أَشَرُّ  
لِكَيْتِي مَدُّ لَمْ أَزَلْ مِنْ إِذَا طَعِمَ انْتَشَرُ

لغات) سیارۃ (فت) قافلہ، اعداد (فسف) ہر عود، لکڑی، مراد شلخ، نخلان (فسف) بخشش، عطا، معرہ (ضفت) قدامتی معنی التعریض والقرئی بضم القاف وکسر الباء، ایشیہ، اراتاخ میللا ہونا، چرکٹا ہونا، درن (ضفت) میل کچیل، کلاستحکم، تاکہ حام کروں، استنان الخ (ضفت) گھوڑ بیکھا چو کرٹیاں بھرنا، مضار (کسف) وہ میدان جس میں گھوڑا دم کس بڑھانے کے لئے چکر دیا جاتا ہے، رقبۃ الخ الرقبۃ، انتظار، واپس آج ہلال، (واد) ضفت) ج رائد مطالبہ لغری، ہجر، الہدم بڑا ہونا، جحف (ضس) کنارہ، اطمار (ف) ج طیر گڈری، جامہ کُنہ وشکستہ، مان، المین جھوٹ بولنا، خضر الخ گھوڑے کی سبزی، یا ایک ضرب بالمثل ہے ایسے شخص کے حق میں کسی جاتی ہے جس کا ظاہر اچھا ہو اور باطن بُرا، قتب (ضف) پالان کی لکڑی، اشتر (ضف) دہشت، سرشتگی،

نشر (اور ان کو اپنے قافلہ میں لاکر قلیل و کثیر مال میں تصرف کا مختار بنادیا۔ میں نے قافلہ کے سامنے ان کی بزرگی مشہور (بیان) کی، اور ان کے واسطے پھل و ارشادوں کو بلایا۔ یہاں تک کہ بخشش میں چھپ گئے اور دوست بننے لگے، ہم سب جگہ سے گاؤں کے مکانات اور مہمانی کی آگ دیکھتے تھے جس وقت ابو زید نے اپنی جھوٹی بھر اور اپنی محتاجی زائل ہوتے دیکھی، تو مجھ سے کہنے لگا کہ میرا بدن گرد آلود ہو رہا ہے اور بہت میل چڑھا ہوا ہے کیا آپ مجھے گاؤں میں جانے کی اجازت دے سکتے ہیں؟ تاکہ ہم کلوں اور اس ضرورت سے فائدہ ہو جاؤں، میں بولا اگر تو چاہتا ہے تو جا اور جلد واپس آئے، کہنے لگا: ابھی ابھی تم کیمنٹ میں مجھے اپنے پاس موجود پاؤں گے۔ یہ کہہ کر اس نے میدان میں گھوڑی کی سی چوکرٹیاں بھریں اور اپنے لڑکے سے بولا آ جلد آ، ہم یہ نہ سمجھے کہ وہ دھوکہ دیکر بھاگتا چاہتا ہے ہم عید کے چاند کی طرح بہت دیر اس کے منتظر رہے اور دشمن کو تلاش کرنے والی اور آب و گیاہ ڈھونڈنے والی نظروں سے اس کو تلاش کرتے رہے۔ یہاں تک کہ دن بوڑھا ہوا اور قریب تھا کہ غائب ہو جلتے۔ پس جب مدت انتظار بہت طویل ہو گئی اور آفتاب بھی کپڑوں میں ظاہر ہوا (غروب ہونے لگا، تو میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ اب تو انتظار کی حد ہو گئی اور کوچ میں بڑی تاخیر ہو چکی۔ ہم نے اتنا وقت بیکار ضائع کیا۔ اور اب یہ ظاہر ہے کہ وہ جھوٹ بول گیا لہذا چلنے کی تیاری کرو اور بد باطن پر گر ویدہ نہ ہو۔ یہ کہہ کر میں اٹھا تاکہ اپنی اونٹنی پر کجاوہ کسوں اور سامان لادوں، دیکھا کہ ابو زید جاتے وقت کجاوہ کی لکڑی پر یہ شعر لکھ گیا ہے اے لوگوں کے نزدیک میرے معین وہ دنگار۔ تو ہرگز یہ خیال نہ کرنا کہ میں تجھ سے کچا بچ یا کبیر کے باعث دور ہوا ہوں۔ بلکہ میں تو ہمیشہ سے اُن لوگوں میں سے ہوں کہ کھایا پیا اور چلتے بنے۔



قَالَ فَأَقْرَأَتِ الْجُمَاعَةَ الْقَتَبَ ۖ لِيَعْلَمَنَّهُ مَنْ كَانَ عَتَبَ ۖ فَأَجَابُوا بِحُرِّ أَفْتِهِ  
وَتَعَوَّذُوا مِنْ أَفْتِهِ ۖ ثُمَّ إِنَّا ظَعَنَّا ۖ وَلَمْ نَدْرِ مِنْ اغْتَاصِ عَنَّا ۖ  
بناه وخاست ١٢ لله وعظنا ١٢

## المقامة الخامسة الكوفية

حَكَى الْحَرْثُ بْنُ هَامٍ قَالَ ۖ سَمِعْتُ بِأَلِ الْكُوفَةِ فِي لَيْلَةٍ ۖ أَدْنِمَهَا دُونَيْنِ  
وَقَرَّهَا الْبَعْرِيدُ مِنْ لَجَيْنِ ۖ مَعَ رُفْقَةٍ غَدُوْ بَلْبَانِ الْبَيَانِ ۖ وَسَبَّحُوا  
عَلَى سَحْبَانِ ذَيْلِ النَّسِيَانِ ۖ مَا فِيهِمْ لَا مَنْ يُحْفَظُ عَنْهُ ۖ وَلَا يُحْفَظُ  
مِنْهُ ۖ وَيَمِيلُ الرَّفِيقُ لِلْيَدِ وَلَا يَمِيلُ عَنْهُ ۖ فَاسْتَهْوَانَا السَّمَاءُ إِلَى أَنْ غَرَبَ  
الْقَمَرُ ۖ وَغَلَبَ السَّهَرُ فَلَمَّا رَوَّقَ اللَّيْلُ الْبَهِيمُ ۖ وَلَمْ يَبْقَ إِلَّا الْقَهْوُ ۖ سَمِعْنَا  
مِنْ الْبَابِ نَبَأَ مُسْتَنَبِ ۖ ثُمَّ نَلَتْهَا صَلَّةٌ مُسْتَفْعِي ۖ فَقُلْنَا مِنْ الْمَلَمِ ۖ فِي اللَّيْلِ الْمَذْلُومِ ۖ فَقَالَ

يَا أَهْلَ دَا الْمَغْنَى ۖ وَقَيْتُمْ شَرًّا	وَلَا لَقَيْتُمْ مَا بَقِيْتُمْ ضَرًّا
قَدْ دَفَعَ اللَّيْلُ الَّذِي أَكْفَهَرَا	إِلَى ذَرَاكُمْ شَعِيثًا مُغْبَرًّا
أَخَاسِفًا رَطَالًا وَانْسَبَطَرَا	حَتَّى انْتَنَى مُحْقُوفًا مُضْفَرًّا
مِثْلَ هِلَالِ الْأُفُقِ حِينَ افْتَرَا	وَقَدْ عَرَفْنَاكُمْ مُعْتَرًّا
وَأَمَّكُمْ دُونَ الْأَنَامِ طَرَا	يَبْغِي قِرَامَكُمْ وَمُسْتَقَرًّا
فَدُونَكُمْ ضَيْفًا قُبُوعًا حَرًّا	يَرْضَى بِمَا اخْلَوْلَى وَمَا آمَرَّا

وَيَذْنِي عَنْكُمْ يَنْتُ الْبَرَّا



قَالَ الْحَرْثُ بْنُ هَاشِمٍ فَلَمَّا خَلَيْنَا بَعْدُ وَبَدَأْتُ طَقِيهِ وَعَلَيْنَا مَا وَرَاءَ بَرْقِهِ  
 ابْتَدَرْنَا فَخَرَّ الْبَابُ <sup>وَقَدْ كَرِهْنَا</sup> وَتَلَقَيْنَاهُ بِالْتَرَحَّابِ <sup>وَقَدْ كَرِهْنَا</sup> وَقُلْنَا لِلْعَلَامِ هَيَّا هَيَّا  
 وَهَلُمَّ مَا تَهَيَّأَ فَقَالَ الضَّيْفُ وَالَّذِي أَحْلَى ذُرَاكُمْ <sup>لَهُ تَرْكُكُمْ</sup> لَا تَلْطَفُ بِفِرْكُمُ  
 أَوْ تَصْمُنُوا إِلَيَّ إِنِّي لَا تَتَّخِذُ فِي كَلَامِي وَلَا تَجَسَّمُوا إِلَّا جُلِيَّ أَكْلًا قَرِيبًا أَكَلَوُ  
 هَاضِمَاتِ الْأَكْلِ وَحَرَمَتُهُ مَا جَلَّ وَشَرُّ الْأَضْيَانِ مِنْ سَامِ التَّكْلِيفِ <sup>لَهُ تَرْكُكُمْ</sup>  
 وَأَذَى الْمُضْيِفِ خُصُوصًا أَذَى يَغْتَلِقُ بِالْأَجْسَامِ وَيُقْضَى إِلَى الْأَسْقَا  
 وَمَقِيلٍ فِي الْمَثَلِ الَّذِي سَارَ سَارِيهِ خَيْرُ الْعَشَاءِ سَوَافِرُهُ <sup>لَهُ تَرْكُكُمْ</sup> إِلَّا لِيُعْجَلَ  
 النَّعْشِي وَيُجْتَنَّبَ أَكْلُ اللَّيْلِ الَّذِي يُعْشَى اللَّهُمَّ إِنْ تَقْدَرْنَا لِلْمَوْجِ  
 وَتَحُولَ دُونَ الْجُوعِ قَالَ فَكَانَتْ أَطْلَعَتْ عَلَى إِرَادَتِنَا فَرَفِي عَنْ قَوْلِي  
 عَقِيدَتِنَا أَجْرَمَ أَنَا أَيْبَسُنَا بِالْتَرَاكِ الشَّرْطِ وَأَشْنَيْنَا عَلَى خُلُقِ السَّبْطِ  
 وَلَمَّا احْضَرَ الْعَلَامُ مَا دَاجِمًا وَأَذَى بَيْنَنَا السَّرَاجِ تَامَلْتُمْ فَاذْهَبُوا  
 أَبُوزَيْدُ فَقُلْتُ لَصَحْبِي لِيَهْدِيكُمْ الضَّيْفُ الْوَارِدُ بَلِ الْمَغْنَمُ الْمُبَارِدُ  
 فَإِنْ يَكُنْ أَفْلَ قَمَرِ الشَّعْرَى فَقَدْ طَلَعَ قَمَرُ الشَّعْرِ <sup>لَهُ تَرْكُكُمْ</sup> أَوْ اسْتَسْرَبَتْ بَدْرُ التَّرَا  
 فَقَدْ تَبَيَّلَ بَدْرُ الْمَنَارِ فَسَرَتْ حُمَيَّا الْمَسَرَّةِ فِيهِمْ وَطَارَتْ الْيَسَنَةُ عَنْ  
 مَا قِيمَ وَرَفُضُوا الدَّعَاةَ الَّتِي كَانُوا نُوَوِّهَهَا وَثَابُوا إِلَى نَشْرِ الْفَكَاهَةِ  
 بَعْدَ مَا طَوَّوْهَا وَأَبُوزَيْدٌ مَلَبَّ عَلَى إِحْمَالِ يَدَيْهِ حَتَّى إِذَا سَرَقَ مَا لَدَيْهِ  
 قُلْتُ لِمَ طَرَفَا بِغَرِيْبَةٍ مِنْ غَرَائِبِ أَسْمَارِكَ <sup>لَهُ تَرْكُكُمْ</sup> أَوْ تَجِيْبَةٍ مِنْ عَجَائِبِ أَسْفَارِكَ <sup>لَهُ تَرْكُكُمْ</sup>

لغات) ترحاب (دک) مرچا مرچا یعنی خوش آمدید کہنا، ہتیا (دفت) اسم معنی عجل جلد، تَشَلُّطُتْ -  
 التلظ ہونٹ چاشا، کلا (دفت) ثقل۔ بوجھ۔ رب اکھلت (دفت) اصل مثل یوں ہے رب اکھلت منع اکھلت یعنی بہت سنا  
 کھالینا کھانے سے روک دیتا ہے، مضیف (دفت) مہماں نواز، خیر العشاء الخ جو آگیا سو سوا یا اصل مثل یوں  
 ہے خیر العشاء بواکرہ و خیر العشاء بواصرہ۔ غذا، طعام صبح عشاء طعام شرب یعنی شرب الی یورث العشاء و موسوا و انہم  
 لیلان یعنی رتوند، ہجوم (دفت) خواب نیند، سبط (دفت) سہل نرم، راجہ ای تشریف، مضغ الخ (دفت) مضغ  
 جو بلا لڑائی کے میل ہو، شعراے (دفت) ایک مشہور ستارہ ہے، نثو (دفت) بروج اسد میں قریب قریب  
 دوسا لے ہیں، تَبَّجَّہ التبلج صبح روشن ہونا، ظاہر ہونا، جمیا (دفت) حسرت، اصل میں حدت نمک کو کہتے ہیں، صلت  
 (دفت) ج موق، کو یا گوشہ مشتم متصل بینی، دعتہ (دفت) راحت آرام، ثابو، الثوبان۔ رجوع کرنا، لوٹنا، ہی حذہ  
 (دفت) ظرافت لٹو شطبی، مکتب (دفت) مائل الراس جھکا ہوا، طرقتہ (دفت) امر جدید شوق ہے  
 طارف سے و ہواما لیسیتحدث۔ خلاف تلید و ہواما ورثہ عن الایاء۔

شرح) حادث ابن ہمام کہتا ہے کہ جب اُس نے ہکوا اپنی شیریں زبانی سے فریفتہ کر لیا، اور ہم اسکی فصاحت و بلاغت  
 سے واقف ہوئے تو فوہ دروازہ کھول کر کہا: بسم اللہ تشریف لائیے، اور ملازم سے بولے جلدی آؤ اور جو کچھ ہو جو  
 حاضر کہ یہ منکر مہماں بولا: کہ اُس خدا کی قسم جو مجھے آپ کے مکان پر لایا ہے میں اُس وقت تک تمہارے کھانے کو  
 نہیں چکے گا جب تک تم یہ قبول نہ کرو کہ میں تم پر بار نہ ہوں گا، اور تم میری وجہ سے کھانے کی تکلیف نہ اٹھاؤ گے کیونکہ  
 اکثر کھانے کھانے کو بیضہ میں مبتلا کر دیتے ہیں۔ اور اُس کو تمام عمر کے لئے کھانے سے محروم، بدترین مہماں  
 وہ شخص ہے جو اپنے میزبان کو تکلیف و مریخ دے۔ اور خصوصاً وہ تکلیف جو جسمانی اور معنوی الی الامراض ہو، شیوہ  
 مثل رات کا بہترین کھانا وہی ہے جو سہر شام کھایا جاوے، اس لئے کہی گئی ہے تاکہ طعام شبی میں جلدی کیجئے  
 اور رتوند لایونالی رات کے کھانے سے اجتناب کیا جائے، مگر راتس وقت مجبوری ہے جب آتش گرسنگی شتعل  
 اور نیند سے مانع ہو جائے، راوی کہتا ہے ہم سمجھے کہ وہ گویا کہ ہماری خواہش سے مطلع ہو گیا، اور اُس نے ہمارے  
 دلی ارادے کی گمان سے ہمارے سیرا راہ اندازہ بننے مجبوراً اُس کی شرط قبول کی، اور اُس کی مزہم غلی کی تعریف کی جبکہ  
 غلام طعام ممکنہ لیکر آیا اور ہمارے درمیان میں چراغ جلا دیا۔ تو میں نے اُس کو غور سے دیکھا، ناگاہ وہ تو ہمارا  
 آسا داہرید سرورجی نکلا، میں اپنے ہمارے ہوں سے بولا کہ تم کو نو وار و مہماں نہیں بلکہ مفت کی غنیمت  
 مبارک ہو، اگر شرمی کا ماتاب غروب ہو گیا (تو ہو جانے دو) کیونکہ شعر کا ماتاب طلوع ہو گیا، اور اگر نثر کا  
 چاند ڈوب گیا (تو ڈوب جانے دو) کیونکہ اب نثر کا چاند نکل آیا، یہ سن کر مسرت کے آثار ان کے  
 چہروں پہ ظاہر ہو گئے۔ اور ان کی آنکھوں سے نیند اڑ گئی، انہوں نے اپنے قصہ کردہ آرام کو  
 ترک کر دیا۔ اور پٹی ہوئی خوش طبعی کو کھول لیا۔..... اس وقت ابو زید سر جھکائے اپنے دونوں  
 ہاتھوں سے کھانے میں مصروف تھا، جب اُس نے کھانا اٹھانے کو کہا تو میں بولا: اپنے  
 نادر افسانوں اور عجائبات سفر میں سے کوئی قصہ تو سنائیے۔

فَقَالَ لَقَدْ بَلَوْتُ مِنَ الْعَجَائِبِ مَا لَمْ يَرَوْهُ الرَّارُونَ وَلَا رَوَاهُ التَّارُونَ  
وَأَنَّ مِنْ عَجَائِبِهَا مَا عَايَنْتُهُ اللَّيْلَةَ قُبَيْلَ انْتِيَابِكُمْ وَمَصِيرِي إِلَى بَابِكُمْ  
فَاسْتَخْبِرْنَا عَنْ طَرَفَةِ مَرَاةٍ فِي مَسْرَحٍ مَسْرَاهُ فَقَالَ إِنَّ مَرَأَتِي الْغُرَبَاءُ  
لَفَظَتْنِي إِلَى هَذِهِ الثَّرْبَةِ وَأَنَادُوهُ حَاجَةً وَبُوسَى وَجَرَّابٍ كَفُودٍ أَوْ مَوْسَى  
فَهَضَمْتُ حِينَ سَجَا الدُّجَى عَلَى مَا بِي مِنَ الرَّجَى لَا رَتَادَ مُضِيقًا  
أَوْ أَقْبَادَ رَغِيفًا فَسَاقَنِي حَادِي السَّغَبِ وَالْقَضَاءِ الْمَكْنَى  
أَبَا الْعَجَبِ إِلَى أَنْ وَقَفْتُ عَلَى بَابِ دَارٍ فَقُلْتُ عَلَى بَدَارِ شَعْرِ  
حَيْثُمْ يَا أَهْلَ هَذَا الْمَنْزِلِ وَعِشْتُمْ فِي خَفَضِ عَيْشٍ خُضِلِ  
مَا عِنْدَكُمْ لَا بَنِي سَبِيلٍ مُرْمِلِ نَضُوسِي خَاطِلِ لَيْلِ الْيَلِ  
جَرَى الْحَشَى عَلَى الطَّوِيِّ مُشْتَلِ مَا ذَاقَ مَذْيُومَيْنِ طَعْمَ مَا كُلِ  
وَلَا كَهْ فِي أَرْضِكُمْ مِنْ مَوْتِلِ وَقَدْ دَجَا جَحْمُ الظَّلَامِ السَّيْلِ  
وَهُوَ مِنَ الْخَيْرَةِ فِي تَمَلُّلِ فَعَلْ بِهَذَا الرَّبْعِ عَذَابُ الْمَنْهَلِ  
يَقُولُ لِي أَلَوْ عَصَاكَ وَأَدْخَلِ وَأَبْشُرْ بِبَشِيرٍ وَقُرَى مُعْجَلِ  
قَالَ فَبَرَزَ إِلَى جُودَرٍ عَلَيْهِ شَوْذَرٌ وَقَالَ شَعْرًا  
وَحَرَمَتِ الشَّيْخَ الَّذِي سَنَّ الْقُرَى وَأَسَسَ الْحُجُوجَ فِي أَمَا الْقُرَى  
مَا عِنْدَنَا إِنْ طَارِقٍ إِذَا عَرَا سِوَى الْحَدِيثِ وَالْمَنَاحِرِ فِي الدُّهَى  
وَكَيْفَ يَقْرِي مَنْ نَفَى عَنْهُ الْكُرَى طَوَى بَرَى أَغْطَمَهُ مَا انْبَرَى

(لغات) مسود (ضف) سیر شبنہ یا جہا سیر شبنہ + تربت (ضسف) خاکہ زمین + حجاجۃ (ف) گرسنگی + کفواد الخ۔ ماخوذ ہے اللہ تعالیٰ کے قول ”وَقَدْ أُمِرَ مُوسَىٰ أَنْ يَصْرِفَ عَنْ رَأْيِهِ“ (ض) ظلت تارکی + ولجے (ف) سو وہ شدن ہم ستور تھکن + رغیف (ف) نان۔ روٹی + حادی الخ حدی۔ خوان۔ والسدب جوع۔ خصل (ف) تروتازہ + مرمیل۔ بے توشہ۔ یقال ”اربل القوم“ اے قتلے زاد ہم + نضو (کس) لاغر۔ اصل میں لاغر گدھے کو کہتے ہیں + الیل (ضف) تارکی یقال یوم ایوم وعام ایوم ولیل الیل + موئل (ف) جاملے پناہ + جتم (ض) پارہ جھٹ مشب + مسبل۔ الانسب کمر بند ڈھیلا کرنا + تمسک (ففس) مضطرب ہونا۔ پریشانی + منهل (ضسف) گھاٹ۔ پیاؤ + ألح الخ۔ یعنی ٹھہر جاؤ۔ یقال اللہ عصاه اذا ترکا السیر اقام + جود (ضف) وللبقر الوحشی۔ بچہ نیل گاؤ + شتود (ضسف) جامہ خرد۔ قمیص بے آستین + یشم الخ۔ مراد حضرت ابراہیمؑ ہیں کیونکہ مہمانی کو ایجا و آپ ہی نے کیا ہے + أمہ القری اے مکہ معظمہ + محجوج۔ جاج کعبہ شریف مناخ (ض) ہسل میں اونٹ کے بوتلی کی جگہ کو کہتے ہیں یہاں مطلقاً جائے آرام مرد و ذری (ف) منزل مکان +

شرح) وہ بولا کہ میں نے ایسے ایسے عجائبات کا مشاہدہ کیا ہے جو نہ کسی دیکھنے والے نے دیکھے ہونگے اور نہ کسی بیان کرنے والے نے بیان کئے ہوں گے۔ اُن میں سے عجیب ترین وہ واقعہ ہے جو آج رات پیش تمہارے پاس آنے سے کچھ ہی پہلے دیکھا ہے + ہم نے اُس سے اُس سفر شہی کے جدید کچھ ہوئے واقعہ کو پوچھا + وہ کہنے لگا کہ گردش سفر مجھے جب اس سرزمین میں لائی ہے تو میں بھونکا اور محتاج تھا۔ میرا توشہ دان موٹے علیہ السلام کی ماں کے دل کی طرح خالی تھا جس وقت اندھیرا ہو گیا تو میں اپنی فرسودہ پائی کوٹنے ہوئے اٹھا تاکہ کوئی میزبان تلاش کروں یا روٹی حاصل کروں + مجھے ساہبان گرسنگی اور حکم خداوندی نے جس کو بوجب کہا جاتا ہے۔ ایک دروازہ پر لیجا کر کھڑا کر دیا۔ فورا (دہاں) میں کہنے لگا اے اللہ! اس مکان کے رہنے والو! تم زندہ رہو اور عیش و عشرت میں بسر کرو + کیا تمہارے پاس ایک مسافر محتاج + سفر شہی کے مارے ہوئے۔ اندھیری رات میں کٹھنیاں مانٹے والے بھوکے کیوجہ سے شوش اندرونی میں مبتلا جس نے دو روز سے کچھ کچھا تاک نہیں، کچھ ہے؟ اور کیا اس دہمت بھپائی اندھیری میں اُس کے واسطے تمہاری زمین میں کوئی جگہ نہیں ہے؟ وہ اپنی عاجزی سے عجیب پریشانی میں ہے۔ سو کیا اس مکان میں کوئی شیریں حشیم ہے؟ کوئی سخی، اتالیب + جو مجھ سے کہے کہ رُک جا۔ اور اندر آ کر غوری مہمانی اور خندہ روئی سے خوش ہو + کہا کہ یہ سن کر ایک شوخ چشم بچہ بدریہ اوزھے باہر آیا اور کہنے لگا۔ ”اُس بزرگ کی قسم جس نے مہمان نوازی کا طریقہ ایجاد کیا ہے اور کہ میں بیت اللہ کی بنیاد ڈالی ہے + کہ تمہارے پاس رات کے آنے والے مہمان کے لئے سوائے باتوں اور پڑ رہنے کی جگہ کے اور کچھ نہیں ہے + اور ایسا شخص مہمانی کر بھی کیونکر سکتا ہے جس کی نیند کو بھوک نے بھگا دیا ہو۔ اور جب وہ پیش آئی ہو تو اُس کی ہڈیوں کو چھیل ڈالا ہو۔“

فَمَا تَرَاهُ فِيمَا ذَكَرْتُ مَا تَرَاهُ

فَقُلْتُ مَا أَصْنَعُ بِمَنْزِلِ قَفِيرٍ وَمَنْزِلِ حِلْفٍ فَقِيرٍ وَلَكِنْ يَا فَتَى مَا أَسْأَلُكَ  
فَقَدْ فَتَيْتَنِي فَهْمُكَ فَقَالَ الرَّسْمِيُّ زَيْدٌ وَمَنْشَى فَيْدٌ وَوَرْدُ  
هَذِهِ الْمَدْرَةِ أَمْسٌ مَعَ أَخَوَالِي مِنْ بَنِي عَبَسَ فَقُلْتُ لَهُ زِدْنِي  
أَيْضًا حَازَا ذَاكَ اللَّهُ صَلَاتًا عَشِيتَ وَلُعِشْتَ فَقَالَ أَخْبَرْتَنِي أُمِّي  
بِرَّاءَ وَهِيَ كَأَسْمَاءَ بَرَّةً أَنَّهَا نَكَحَتْ عَامَ الْغَارَةِ بِمَا وَانَ رَجُلًا  
مِنْ سَرَاةٍ سَرُوجٍ وَغَسَّانٍ فَلَمَّا أُنِسَ مِنْهَا لِثَقَالٍ وَكَانَ  
بَارِقَةً عَلَى مَا يُقَالُ طُجِعَ عَنْهَا سِرًّا وَهَلُمَّ جَبْرًا فَمَا يُعْرِفُ أَحَدٌ هُوَ  
فَيَتَوَقَّعُ أَمْ أَوْدَعَ الْحَدَّ الْبَلْقَعُ قَالَ أَبُو زَيْدٍ فَعَلَيْتُ بِصِحَّةِ الْعَلَامَاتِ  
أَنْهُ وَلَدَنِي وَصَدَّقَنِي عَنِ التَّعْرِيفِ إِلَيْهِ صَفَرٌ يَدِي فَقَصَلْتُ عَنْهُ  
عَنْهُ بِكَيْدٍ مَرَضُوهٍ وَرَدُّ مَوْءٍ مَفْضُوهٍ فَهَلْ سَمِعْتُمْ يَا أُولِي الْأَلْبَابِ  
بِأَعْجَبَ مِنْ هَذَا الْعُجَابِ فَقُلْنَا لَا وَمَنْ عِنْدَهُ عِلْمُ الْكِتَابِ فَقَالَ إِنِّي نَوَّاهَا  
فِي عَجَائِبِ الْأَتْفَاقِ وَخَلَدَ وَهَابُ بَطُونِ الْأَوْرَاقِ فَمَا سِيرَ مِثْلَهَا فِي الْأَفَاقِ  
فَأَحْضَرْنَا الدَّوَاةَ وَأَسَاوِدَهَا وَرَقْنَا الْحِكَايَةَ عَلَى مَا سَرَّهَا ثُمَّ اسْتَبْطَنَاهَا  
عَنْ مُرْتَلَاةٍ فِي اسْتِظْهَامٍ قَيَّاهُ فَقَالَ إِذَا ثَقُلَ رُؤْيِي خَفَّ عَلَى أَنْ الْكَلْبُ ابْنِي  
فَقُلْنَا لَنْ كَانَ يَكْفِيكَ نَصَابٌ مِنَ الْمَالِ الْفَنَاءُ لَكَ فِي الْحَالِ فَقَالَ وَكَيْفَ لَا يُقْبِنُنِي  
نَصَابٌ وَهَلْ يَحْتَقِرُ قَدْرُ الْأَمْصَابِ قَالَ الرَّأْيُ فَأَلْتَمَزَ مِنْهُ كُلُّ مَنْ تَقَسَّطَا

(لغات) قفر (فس) بے آب و گیاہ زمین، جلف (کس) صاحب، فید (ف) مکہ اور بغداد کے درمیان میں ایک شہر ہے اس کا نام فیدین نام کے نام پر رکھا گیا ہے، ممدقہ (هف) شہر ہمزین، ہمزہ (فت) اول نام ورد ویم معنی مکر مہ کشیر البر ہے، صاوان نجد سے اوپر مکہ کے رستہ میں ایک شہر ہے، سراقہ (ف) ہمزہ ستر ہمزہ بزرگ، انقال (لت) مراد محل ہمزہ باقہ (فس) اصل میں ایک ہوشیار جانور ہر جو بانی پیتے وقت صیاد کے خوف سے دبا ہننے یا پس دھکتا رہتا ہے، چکر شیدھا ہمزہ زیرک مرد کو کہنے لگے ہیں، بلف (فس) خشک خالی، صدق (الصدف) باز رکھنا، مانع آجما، صفہ ہدی (فس) تہیستی، کبد (ف) جگر، مروضہ (ف) شکستہ، پارہ پارہ، مفضضہ (ف) مصبوبہ ریختہ، اساد (ف) چ اسود مار سیاہ شبہ بالقلم لان لہ سائین کا الاسود، (فتنا) اسی نقشہ و کتبنا، سکر اسی حکے و کلم، مراد (ف) رائے مشورہ، ردن (فس) لم این مراد مال داری، مصاب (ف) دیوانہ یا خود ہی اسی عقل کے معنی بلانزل ہوئی اس کی عقل پر، قطر (ف) قباہ تسک +

شہر (ح) لہذا جو کچھ میں نے کہا اس میں آپ کی کیا رائے ہو میں بولا کہ میں خالی مخولی گھر اور فقیران کو لیکر کیا کروں گا ہاں کر کے جو ان تیر نام کیا ہو؟ تیری ذکاوت نے تو مجھے مفتوں کر لیا، وہ بولا کہ میرا نام زید ہو اور میرا مولد فید میں اپنے جیسی ناموؤں کے ساتھ کل اس شہر میں آیا ہوں، میں نے کہا زندہ و خوش ہو ملیا، ذرا اوکھول کے کہو خدا تمہاری نیکی زیادہ کرے، وہ کہنے لگا کہ میری ماں برہ نے جو اسم باسنے ہی مجھ سے لیا کیا کہ میں نے بتعام طوان زمانہ جنگ میں ایک سترہ جانی سردار کے ساتھ عقد کر لیا تھا، وہ (باقہ کی طرح) نہایت چالاک شخص تھا اس نے جب مجھے حاملہ دیکھا تو چپکے سے مجھے ہذا ہو گیا، اور سوقت تک غائب ہو نہیں معلوم کہ وہ زندہ ہو جو اس کا انتظار کیا جا یا گوشہ قبر میں رکھ دیا گیا، ابو زید کہتا ہے کہ میں صحیح علامتوں پہنچاں گیا کہ وہ میرا ہی فرزند ہی، مگر میری تہیستی نے مجھے اپنے تعارف سے باز رکھا، لہذا میں با جگر پارہ پارہ اور ہاشک ریختہ اس سے چڑھا ہوا پس اے غفلت واکیا تمہیں اس سے زیادہ کوئی عجیبہ سننا ہے؟ ہم بولے کہ اس کی قسم جس کو روح محفوظ ظاکا علم ہر کبھی نہیں (سننا)، وہ بولا کہ کس اتفاقات عجیبہ میں لکھ لو اور کاغذوں میں ہمیشہ کیلئے رکھ لو، کیونکہ ایسا واقعہ فاق میں مشہور رہتا، ہم دوات قلم لائے اور جس طرح اس نے بیان کیا تھا اسی طرح میں نے بیان کیا، پھر اس نے رکھے سے ملنے کے لیے میں مشورہ کیا، وہ بولا کہ جب میری آستین بھاری ہو جائیگی، میں لا رہا ہوں اور بھگا، اسوقت مجھ پر اپنے رکھے کی گفتات آسان ہو جائیگی، ہم نے کہا اگر نصاب مجھ کو کافی ہو تو ہم ابھی تیرے لیے مجمع کئے دیتے ہیں، یہ سن کر وہ کہنے لگا کہ نصاب مجھے کیوں نہیں قناعت کر گیا، کیونکہ اس کی قدر کو مجر مجنوں کے اور کوئی کم نہیں سمجھتا، راوی کہتا ہے کہ ہم میں سے ہر ایک نے اپنے اوپر ایک ایک حصہ لازم کر لیا +



وَكُتِبَ لَهُ بِهِ قَطًا، فَشَكَرَ عِنْدَ ذَلِكَ الصُّنْعَ، وَاسْتَقْبَدَ فِي السَّاءِ الْوُسْعَ حَتَّى آتَانَا  
اسْتَطَلْنَا الْقَوْلَ، وَاسْتَقْلَلْنَا الطَّوْلَ، ثُمَّ إِنَّهُ نَشْرَهْنُ وَشَى السَّهْمَ مَا أَزْدَى  
بِالْجَبْرِ، إِلَى أَنْ لَظَلَّ التَّنَوُّرُ، وَجَشَّ الصُّبْحُ الْمُنِيرُ، فَقَضَيْنَا هَالِكَةَ  
غَابَتْ شِرَائِبُهَا، إِلَى أَنْ شَابَتْ ذَوَانِبُهَا، وَكَمَلْ سَعُودُهَا إِلَى أَنْ انْفَطَرَ  
عُودُهَا، وَلَمَّا ذَرَقْنَا الْغَزَالَ، طَمَرُ طُمُورِ الْغَزَالِ، وَقَالَ انْهَضْ بِالنَّبِيقِ  
الْعِصَلَاتِ، وَنَسْتَنْصِبُ الْأَهَالَاتِ، فَقَدْ اسْتَطَارَتْ صِدُوءُ كَبِدِي،  
مِنْ الْجَيْنِزِ إِلَى وَلَدِي، فَوَصَلَتْ جَنَاحَهُ، حَتَّى سَنَيْتُ نَجَاحَهُ،  
فَجِئْنَا أَحْرَزَ الْعَيْنِ فِي صَرَّتِهِ، بَرَقَتْ أَسَارِيرُ مُسْتَرَّتِهِ، وَقَالَ لِي  
جُرَيْتُ خَيْرَ أَهْنٍ خُطَا قَدْ مَيَّكَ، وَاللَّهُ خَلِيفَتِي عَلَيْكَ قُلْتَ رِيدُ  
أَنْ اتَّبَعَكَ لِشَهِيدٍ وَلَدَكَ الْخَبِيبَ، وَأَنَافَةُ لَيْكِي يُجِيبُ، فَظَرَ إِلَى نَظَرَةِ الْخَوْدِ  
إِلَى الْخُذُورِ، وَضَحِكَ حَتَّى تَغْرَعَتْ مَقْلَبَاهُ بِالذُّمُورِ، وَالْأُسْدُ  
يَا مَنْ تَظَنَّى السَّرَابَ مَاءً، لَمَّا رَوَيْتَ الذِّمَّ رَوَيْتُ  
مَا خِلْتُ أَنْ يَسْتَسِرَّ مَكْرِي، وَأَنْ يُخْلَلَ الذِّمِّي عَنِيَتْ  
وَاللَّهُ مَا بَرَّاهُ بِعِيسَى، وَلَا لِي ابْنُ بِيهِ الْكُنَيْتُ  
وَلَا لِمَالِي فُتُونُ سَحْرِ، أَبْدَعْتُ فِيهَا وَمَا أَقْدَيْتُ  
لَمْ يَحْكُمَا الْأَصْحَى فِيمَا، حَلَّ وَلَا حَاكُمَا الْكُمَيْتُ  
تَخَذْتُهَا وَصَلَةَ الْخِمَا، تَجَنَّبْنِيهِ كَفَى مَتَى اسْتَهَيْتُ

لغات (قطر) قبالة (تسک) طول (ف) بخشش عطا (دشنة الخ (ف) قصہ ہائے عجیبہ۔ رنگارنگ کے قصے، جبر (کس) جبرۃ۔ برو یا نی پچا نقش، ذوائب (ف) سیاہ اور طویل بال، عمود۔ بعض نخوں میں عود ہے۔ وہاں بمعنی۔ روشنی صبح، قرن (ف) شعلہ، جب غزالہ۔ اول شمس کے مشہور دس ہائی ناموں سے ایک نام ہے۔ اُس کے نام یہ ہیں۔ نزالہ، غارہ، جندہ ماتہ وغیرہ وغیرہ۔ دویم معنی ظیہ، جناح (ف) بازو۔ وجلج الرجل یزیدہ، بخار (ف) حاجت مراد، منافات اسی اتکلم واحادث، جمع (ف) سعید بن عبد الملک بن قریب ابن غاصم ایک مشہور فصیح شاعر تھا، کمیت (ف) ابن زید ایک شیعہ مذہب کا جید شاعر تھا، وصلۃ (ف) وسیلہ +

تشریح) اور اس مضمون کا اُس کو ایک رقعہ (تسک) لکھ دیا، اُس نے اس کا شکریہ ادا کیا اور تعریف کرنے میں اپنی تمام طاقت صرف کر دی۔ یہاں تک کہ ہم اُس کے قول (تعریف کے مقابل میں) اپنی بخشش کو کم سمجھے، پھر وہ رنگارنگ کے قصے سناتا رہا۔ یہاں تک کہ بڑی نزدیکی ہو گئی۔ اور صبح کا اُجالا ظاہر ہونے لگا۔ چنانچہ اُس رات کو جس کے مکروہات غائب ہو گئے تھے گذار دیا۔ تا آنکہ اُس کے گیسو پوڑے (سفید) ہو گئے۔ اور اُسکی سعادت درجہ کمال کو پہنچ گئی۔ اور عمو و سحر بچنے لگی پس جبکہ آفتاب کی شعاعیں چمکیں تو، وہ ہر کسی چوڑی بھر کر کہنے لگا۔ اٹھ ہائے ساتھ تاکہ ہم بخششیں جمع کریں۔ اور وعدے پورے کر لیں۔ کیونکہ اُن کے کی محبت میں میرے جگر پائے پر گزرتے ہوئے ہیں۔ تاکہ میں جا کر اُسکی دستگیری کروں یہاں تک اُسکی حاجت آسان (پوری) کر دوں جس وقت اُس نے مال اپنی جھولی میں جمع کر لیا۔ تو اُس کے چہرے پر خوشی کے آثار نمودار ہو گئے۔ مجھ سے بولا کہ خدا تجھے برائے خیر ہے اور اللہ تعالیٰ میری طرف سے تیرے اوپر خلیفہ ہو، خدا حافظ، میں بولا میرا تو یہ ارادہ ہو کہ میں آپ کے پیچھے ساتھ چلوں آپ کے بزرگ فرزند کو دیکھوں۔ اور اُس سے باتیں کروں تاکہ وہ جواب دے۔ پھر اُس نے مجھ کو اس طرح دیکھا جیسے غلام غلام کو دیکھتا ہو۔ اور اس قدر ہنساکہ آنکھوں میں آنسو بھر گئے۔ پھر یہ شعر پڑھے۔ اے وہ شخص جسے ریت کو پانی تصور کر لیا جب میں نے یہ قصہ بیان کیا ہے۔ تو یہ خیال ہرگز نہ تھا کہ میرا کمر پوشیدہ رجائیکار اور میرا مقصود مشتبہ + واللہ نہ تو پترہ میری بیوی ہے۔ اور نہ زید جس کے ساتھ میری کمیت ہو، میرا فرزند + ہاں میرے پاس طرح طرح کے جادو ہیں جن کو میں نے خود ایجاد کیا ہے۔ اور ان میں کسی کی تقلید نہیں کی ہے۔ وہ ایسے ہیں کہ نہ تو ان کو اِصتمعی نے بیان کیا ہے اور نہ کمیت نے۔ میں نے اُنکو ہر اُس شے کے لئے جس کی جب میں خواہش کروں حاصل کر لوں، وسیلہ بنا لیا ہے +

وَلَوْ تَعَاَفَيْتُهَا لَخَالَتْ حَالِي وَلَمْ أَحُومَ أَحْوَيْتُ  
فَهَذَا الْعُدْمُ أَوْ فَسَاحٌ <sup>١٣</sup> إِنْ كُنْتُ أَجْرَمْتُ أَوْ جُنَيْتُ  
ثُمَّ لَأَنْتَ وَدَعْنِي وَمَضَى وَأَوْدَعَ قَلْبِي جَمْرَ الْفَضَا

## المقامة السادسة المراخية

روى الخثر بن همام قال حضرت ديوان النظر بالمراخية <sup>١٤</sup>  
وقد جرى ذكر البلاغة فأجبت من حضر من فرسان البراعة  
وأدب البراعة <sup>١٥</sup> على أنه لم يبق من ينفع الإثناء ويصرف فيه  
كيف يشاء ولا خلف بعد السلف من يبتدع طريق غراء أو يفرغ  
رسالة عدراء <sup>١٦</sup> وأن المفلح من كتاب هذا الأوان <sup>١٧</sup> المتمكن من  
أزمنة البيان كالعيال على الأوايل <sup>١٨</sup> ولو ملك فصاحة سحبان وإبل  
وكان بالمجلس كهل <sup>١٩</sup> جالس في الحاشية <sup>٢٠</sup> وعند مراقف الحاشية <sup>٢١</sup>  
كلما شط القوم في شوطهم <sup>٢٢</sup> ونثروا العجوة من نوطهم <sup>٢٣</sup> يذبح نخازر طرفه  
وتشامخ أنفه <sup>٢٤</sup> أنه خربق لينباء <sup>٢٥</sup> وعجز من سجد الباء <sup>٢٦</sup> ونابض يجرى النبأ  
ورايض <sup>٢٧</sup> ينبغي النضال فلما أثبتت الكنائس <sup>٢٨</sup> وفاتت الشكاين <sup>٢٩</sup> وركدت  
الزحازع <sup>٣٠</sup> وكف المنازع <sup>٣١</sup> وسكنت الزماجر <sup>٣٢</sup> وسكنت المزجور <sup>٣٣</sup> والزاجر  
أقبل على الجماعة وقال لقد جئتم شيئا <sup>٣٤</sup> ادا <sup>٣٥</sup> وجزتم على القصدي <sup>٣٦</sup>

(لغات) اجہمت - جرم۔ اپنے نفس کی خاطر گناہ کرنا اور خبیثہ غیر کی خاطر گناہ کرنا غصہ (ف) ایک صحرائی  
خادہ درخت ہر صورت گناہ کی طرح ہوتا ہے کہتے ہیں کہ اس کی آگ چالیس روز تک جہتی ہے دیوانہ النظر۔  
مجلس مناظرہ مراغہ (ف) آذربائیجان کے علاقہ میں ایک شہر ہے بیاعتہ۔ ناتراشیدہ قلم۔ وہو کما یہ عن المشین  
براعتہ (ف) کمال بہرہ عذراء (ف) ووشیزہ لڑکی۔ مفلوق (فلسف) ماہر کامل۔ سبحان۔ قد  
مفنی ذکر علی اصغیر۔ حاشیہ اولیٰ یعنی طرف و ثانی یعنی خدام وغیرہ۔ شط۔ الشط دور و دورا شط  
(ف) آب و تازہ۔ دور۔ عجوۃ (ف) تمر حید۔ اچھی کھجور۔ عجوۃ (ف) تمر دیہ۔ بری کھجور۔ نوٹ (ف) وہ نوکری  
جس میں بیوہ رکھتے ہیں۔ تنخادر۔ انتخادر۔ کن انہیوں سے دیکھنا۔ تشاخم۔ التشاخم تکبر کرنا  
خجور کون۔ سرکریان۔ مثل ہے "مشرق یزد" یعنی "خجور" منقبض۔ یعنی ہاتھ پاؤں سمیٹے۔ باع  
دووں ہاتھوں کی مقدار۔ نابض۔ النبض تیر اندازی کرنا۔ کمان کھینچنا۔ جلد چڑھانا۔ نیال  
(ف)۔ نبل تیر۔ تیر اندازی۔ رابض۔ الربوض۔ بکری کا دونوں پیر زمین پر رکھ کر کھینچنا  
یہاں مطلقاً و زانو بیٹھا رہا ہے۔ مضال۔ تلوار کا پھل۔ شمشیر زنی۔ ان چاروں فقروں کا  
مطلب یہ ہے کہ وہ خاموش بیٹھا کچھ سوچ رہا تھا تاکہ جماعت کا امتحان لیکر ان کو شرمندہ  
کرے۔ ثلث الخ۔ کنویں سے مٹی نکالنا۔ یہاں مراد ترکش خالی ہو جانا ہے۔ زعادی۔  
(ف)۔ زعادی۔ تیز اور زلزلہ خیز ہوا۔ منازع۔ (ض) جھگڑا۔ مخالف۔ ان  
چاروں فقروں سے مراد یہ ہے کہ جب گفتگو ختم ہوئی اور سب چپ ہو گئے۔ زماجر  
(ف)۔ زجر۔ ہوائے تند۔ دکت۔ شے عجیب۔ نظیع +

شعر (اگر میں ان کو برا سمجھنے لگوں تو یقیناً میری حالت بدل جائے اور جو کچھ میں جمع  
کرنا ہوں جمع نہ کر سکوں + لہذا میرا عذر قبول فرمائیے۔ یا چشم پوشی سے کام لیجئے۔ اگرچہ میں طاوا  
و گنہگار ہوں + پھر اس نے مجھ کو زخمیت کیا۔ اور درخت غصہ کی سی جگہ گاری میرے دل میں چھوڑ گیا۔

## چھٹی مجلس (جو مراغیہ کے نام سے مشہور ہے)

حارث ابن ہمام نے بیان کیا کہ میں (ایک دفعہ) شہر مراغہ میں ایک مجلس مناظرہ میں گیا۔  
جس میں ملاغت پر بحث ہو رہی تھی۔ جس حاضرین میں سے مصنفین، اور اہل کمال نے بالائیکاف یہ بات  
طے کر لی۔ کہ اب کوئی بہترین مضمون نہگا۔ جو اپنی خواہش کے مطابق مضمون میں تصفات کر سکے  
باقی نہیں رہا۔ اور پرائوں کے بعد کوئی ایسا آدمی موجود نہیں جو کوئی انجانیا طریقہ ایجاد کر سکے یا کوئی  
رسالہ جدید نکال سکے۔ اس وقت کے بہترین سے بہترین کاتب جو فصاحت کے عنان گیر کہے جاسکتے ہیں  
منقذین کے محتاج ہیں۔ اگرچہ وہ سبحان و اہل کی طرح فصیح ہی کیوں نہو جایش + اس وقت ایک اویس کا  
آدمی آخری صف میں (جہاں ملازمین وغیرہ بیٹھے ہیں) بیٹھا تھا جب لوگ اپنی تاک و پویں حد سے گزر گئے  
اور اپنی نوکریوں سے اچھے بڑے پہل نکال رہے تھے تو وہ نیچی نظروں سے ناک پر چاٹے اس  
بات کو ظاہر کر رہا تھا کہ وہ بحث و مباحثہ کے لئے تیار اور دو دو ہاتھ دکھانے کے لئے  
موجود ہے + نیزہ بازی کے لئے کمان کا چلہ چڑھائے۔ اور شمشیر زنی کے لئے یوزلش  
لئے بیٹھا ہے + جس وقت تمام ترکش خالی ہو گئے۔ اور سکون کو مست آیا + تیز ہوا لگی  
اور جھگڑا لوچپ ہو گئے + غصہ کی آوازیں دگ گئیں اور گالیاں دینے اور سننے والے خاموش  
ہو گئے۔ تو وہ بجا سخت کی طرف متوجہ ہو کر کہنے لگا۔ تم لوگ ایک عجیب بات (منسلہ) (دریں میں)  
لائے ہو۔ اور یقیناً اعدا عدال سے دور نکل گئے ہو۔

وَالْأَزْوَعُ يَلْبِيبُ <sup>صاحب احتياقي ١٢</sup> ، وَالْمَعْوَرُ يَجْلِبُ ، وَالْحَلَّاحُ يَضْيِفُ ، وَالْمَالِحُ يَخْضِفُ ،  
 وَالسَّمْعُ يُغْدِي ، وَالْحَكُّ يُقْدِي ، <sup>توميد كنه ١٢</sup> وَالْعَطَاءُ يُنْجِي ، وَالْمَطَالُ يُشْجِي ، وَالْعَا  
 بَقِي ، وَالْمَدْحُ يُنْفِي ، وَالْحَرْجُ يَجْرِي ، وَالْإِلْطَافُ يَجْرِي ، وَالطَّرَافُ يَزِي الْحَرَمَ  
 غِي ، وَحَمَمَةُ بَنِي الْأَمَالِ بَغِي ، وَمَا ضَبَّ الْأَعْيُنُ ، وَلَا عَيْنَ الْإِثْمِ ،  
 ضَمِينٌ ، وَلَا خَرَنَ الْأَسْتَقَى ، وَلَا قَبْضَ رَا حَهُ تَقَى ، وَمَا فَيَّ وَغَدَا  
 بَغِي ، وَأَرَاؤَكَ تَشْقَى ، وَهَذَا لَكَ يُضِي ، وَحَمَلُكَ يُغْضِي ، وَالْأَوَّكَ تَغْنِي  
 وَأَعْدَاؤَكَ تَنْدِي ، وَحَسَامُكَ يُفْنِي ، وَسُودُوكَ يُقْنِي ، وَمَوَاصِلُكَ يَجْتَنِي  
 وَمَادِحُكَ يَكْتَنِي ، وَسَمَاحُكَ يُغْنِي ، وَسَاوُكَ تَغْنِي ، وَدَرْكُكَ يُغْنِي ،  
 وَرَدُّكَ يُغْنِي ، وَمَرْمَلُكَ تَنْجِي حَكَاهُ فِي ، وَلَمْ يَبْقَى شَيْءٌ ، أَمَّاكَ يَظُنُّ  
 حِرْصُهُ يُثْبِتُ ، وَمَدْحُكَ يَخْبِي جُورَهَا يَجْبِي ، وَمَرَامُهُ يَخْفِ ، وَأَوَّاهُ  
 تَنْتَفِي ، <sup>راغب برد ١٢</sup> وَأَطْرَافُكَ يَجْتَدِبُ ، وَمَلَامَةُكَ يَجْتَنِبُ ، وَوَرَارَةُكَ صَفَفٌ ، وَمَسْمُومٌ  
 شَطَفٌ ، وَخَصَمٌ جَنْفٌ ، وَعَمْرُومٌ قَشَفٌ ، وَهُوَ فِي دَمْعٍ يَجْلِبُ ،  
 وَوَلِي يَذِيبُ ، وَهَمٌّ تَضْيِفُ ، وَمَكْدِيبُفٌ ، لِمَا مَوْلِي خَيْبُ ، وَاهْمَالُ شَيْبُ ،  
 وَغَدَا وَنَيْبُ ، وَهَذَا تَغْنِي ، وَلَمْ يَزَلْ وَدَّاهُ فَيَغْضِبُ ، وَلَا خَبِثَ عَوْدُهُ  
 فَيَقْضِبُ ، وَلَا نَفَثَ صَدْرُهُ فَيَنْفِضُ ، وَلَا تَشْرَ وَصْلُهُ فَيُخْضِضُ ، وَمَا  
 يَقْتَضِي كَرَمُكَ نَبْلَ حَرَمِهِ ، فَيَبْقِضُ أَمَلَهُ يَخْضِفُ إِلَيْهِ ، يَنْتَحِدُكَ  
 بَيْنَ عَالَمٍ يَقْبِيتُ لَا مَاطَةَ شَجَبٍ ، وَاعْطَاءُ نَشَبٍ ، وَمَدَاوَةَ شَجَنٍ .

لغات معور (ضمنك) ہرگز اور بدخلق ماحصل (ض) ملنا۔ وہ شخص جس کے پاس ہوتا ہے وہی میں  
 ماحول میں بکار دیا نامناسب ماحول وہو المبدأ لجد بک اندک بوجہ عند، خیر الخ وبقال بک احوال وحقول فی العو  
 مہر (ض) سخی جواد و محاک (ض) بوجہ خیل۔ بدخلاق جسد سنج، مطال قرص ادا کرنے میں مال بال کرنا و کرنا  
 الطاط (ض) سخی کو چھپانا یا پورا وازہ پر پروہ ڈالنا تاکہ کوئی سائل نہ آئے غیبین (ض) ضعیف الرکبہ بجزو یکم عقل  
 راحت (ض) کف و سبب سبب قیض راہ کنایہ بے غل سے + سود (ض) شرف بزرگی مہتری جسم (ض)  
 شمشیر (ض) شیر و وہ۔ یہاں مراد شیر ہے جیسے اللہ در القاتل میں + فی ذہن، سایہ ظل + منتخب  
 جنف، منتخب پسندیدہ + محسوس (ض) ج مہر کا ہیں + اواصر (ض) ج اصرار کا وہ اہر باورہ رشتہ  
 جو ایک شخص کو دوسرے پر مہر مان کر لے، اطر (ض) انتہائی تعریف کرنا + ضنف (ض) کثرت خیال + شطف  
 (ض) سود عالی تنگ حالی + جحف (ض) ظلم و اعراض زمانہ + قشف (ض) دھوپ سے رنگ جل جانا + مر  
 تنگ حالی، ولہ (ض) بنیادی بنیاد + بنیاد + کمد (ض) اندوہ، سود شہنائی، کیف، بھینچا لہائی  
 لے زاہد و صفت، قرار، سکون، خلود (ض) خوشبودار لکڑی جس کو ہندی میں بونہ کہتے ہیں، یغضب  
 کاٹا ہلے، یغضب آملہ اس کی حاجت بوجہ حسن پوری کر دی، ماطقہ (ض) دور گردنا بھو دینا، غجب  
 (ض) حزن طال غم، اندوہ + تشب (ض) نالی و وٹ + شین (ض) غمازہ و۔ طال +

شرح صاحب اخلاق عیدہ اچھا بدکار یا بد کردار ایس و نامید کرتا ہی ملنا آدمی جہان نوازی کرتا ہو اور  
 بیکار و غم میں مبتلا کر دیتا ہی سخی کھانا کھاتا ہی اور خیل، نکھوں میں حصول مال بہت کوشش بھاتا و لاتی ہے  
 اور مال بال بغیرہ کرتی ہے۔ و عا ضرر سے بچانی کر اور ستائش پاک و صاف کر دیتی ہے، شریف آدمی اچھا بدکار کرتا ہو اور  
 (نکھوں کی طرح) دروازہ بند کر دینا سوال دیتی ہے صاحب عزت کو چھوڑ دینا کلمہ ہی سے اور امید واروں کو ناپسند کرنا  
 ظلم، بھونچوں کے اور کوئی غل سے کام نہیں لیتا، اور مولے بھیل کے کوئی نقصان میں نہیں رہتا۔ بچت کے  
 علاوہ کوئی بھی (اپنے مال کو) خزانہ میں محفوظ نہیں رکھتا، اور نیک آدمی بھی اپنی مٹی بن نہیں کرتا، تیرا وعدہ ہمیشہ پورا  
 ہوتا ہے اور تیری سر پہ شفاعتی ہیں، تیرا چاند جہیں روشن ہے، اور تیرا طعشہ ہمیشہ پوشی کرتا ہے، تیری نعمتیں پے نیا  
 کرتی ہیں، اور تیری دشمن بھی تعریف کہتے ہیں، تیری تلوار کی گردانی ہو اور تیری بڑائی تیرے اعزاز کی، دنیا و  
 دینی جو تجھ سے شے والے سودہ (مواہب، چھتے ہیں، اور تیرا خواہ (دولت، کماتا ہے تیری جوا کمزوری مر کرتی ہے  
 اور تیرا برکرم، برستا ہے تیری نیر جاری ہے۔ و تیرا کسی کو پس کر دینا و زکرم کر دینا، تیرا امیدوار ایک ایسا  
 بونہا جس کی مثال بالکل سلف کی سی ہے، اور اس کے پاس کوئی چیز باقی نہیں رہی ہے، اسے ایسے مکان کے ساتھ  
 جس کی حرص بڑھتی رہتی ہو تمہاری طرف قصد کیا ہے، اور ان پسندیدہ (قصائد سے) تمہاری تعریف کی جو جگہ ہلا کر دینا  
 (تیرا) واجب ہے، اس کی آرزو ایک سان سی کر دے اس کی اور اس کے وسیلے (سبب مہربانی) بہت ہیں، اور اس کی تعریف  
 (کوئی) کہ محبوب جو اس کی ملامت سے کنارہ کشی جاتی ہے، اس کے پیچھے بہت سے بچے ہیں، جنکو سختی و تنگی لاحق ہوئی ہو  
 اور ماننے کے ظلم نے ان کو منتشر و متفرق کر دیا ہے، سود عالی ان کے شامل حال ہو گئی ہے، اور وہ (پوڑھا) سنو و سنو  
 میں ان کو جواب دیتا ہے اور چیخ و زاری میں نکلتا رہتا ہے، ایسے غم میں مبتلا ہو جو بہر وقت اس کے پاس رہتا ہے اور ایسی سوز  
 اندوزی میں گرفتار ہے جو مدہم ہوتی رہتی ہے، سبب اس مقصد کے جس سے ناامیدی ہو جاتی ہے، اور سبب اس کے اتقانی  
 کے (چھوڑ دینے کے) جسے (سنو) پوڑھا کر دیا ہے، سبب اس دشمن کے بوند نہشت پشائی اور سبب اس قرار آرام کے جو  
 غائب ہو گیا ہے۔ اس کی دوستی میں نہ تو بھی آتی ہے کہ (سنو) پوڑھا یا غصب ہو۔ اور نہ اس کی کمزوری  
 ناامید کر دیا ہے، ہوتی ہے کہ کثرت دی جائے۔ اور نہ اس نے کبھی غریبی یا شہر میں رہنے کے اور نہ اس کے لئے  
 اس کی ملاقات یا سازا رہی ہوئی ہو اس سے بغض رکھا جائے، تمہارا کرم (برکرم) اس کا منتفی نہیں ہو سکتا، کہ اس کی  
 آمیزش ہو جائے، لہذا اپنے صہیت و الم و در کر کے اس کی حاجت روائی فرمائیے، وہ آپ کی تعریف تمام زمانے میں مستتر کرے گا  
 (خدا کرے کہ) آپ غم دور کرنے، اور دولت بخشنے۔ حزن و ملال کی دوا کرنے +

وَمَاحَاةٍ يَفْنَنَ مَوْصُولاً يَخْفُضُ <sup>١٢</sup> وَسُرُورٍ غَضٍّ <sup>١٣</sup> مَا عَشَى مَعَهْدُ غَيٍّ  
أَوْ خَشَى وَهَمُ غَيٍّ <sup>١٤</sup> وَالسَّلَامُ <sup>١٥</sup> فَلَمَّا فَرَّءَ مِنْ أَمْلَاءِ رِسَالَتِهِ <sup>١٦</sup> وَجَلَّى  
فِي هَيْجَاءِ الْمَلَأَةِ عَنْ بَسَائِلِهِ <sup>١٧</sup> بِأَرْضِهِ الْجَمَاعَةِ <sup>١٨</sup> فَعَلَا وَقَوْلًا <sup>١٩</sup> وَأَوْسَعَتْهُ  
خَفَاةٌ <sup>٢٠</sup> وَطَلَا <sup>٢١</sup> ثُمَّ سَبَّلَ مِنْ آيِ الشُّعُوبِ نَجَارَهُ <sup>٢٢</sup> وَفِي آيِ الشَّعَابِ وَجَارَهُ <sup>٢٣</sup> فَقَالَ  
غَسَّانُ أَسْرِي <sup>٢٤</sup> الصِّمِيمَةِ <sup>٢٥</sup> وَسُرُوجُ ثُرَيَّا <sup>٢٦</sup> الْقَدِيمَةِ <sup>٢٧</sup>  
فَا الْبَيْتِ مِثْلُ الشَّمْسِ <sup>٢٨</sup> اشْرَاقًا وَمَنْزِلَةَ جَسِيمِهِ <sup>٢٩</sup>  
وَالرَّيْعِ كَالْفِرْدَوْسِ <sup>٣٠</sup> مَطْشِيَةً <sup>٣١</sup> وَمَنْزِلَةً <sup>٣٢</sup> وَفِيمَهُ <sup>٣٣</sup>  
وَاهَا الْعَيْشُ صَكَانِي <sup>٣٤</sup> فِيهَا وَلَدَاتِ عَمِيمِهِ <sup>٣٥</sup>  
أَيَّامَ اسْتَحْبُ مَطَرِي <sup>٣٦</sup> فِي رَوْضَتِهَا مَا ضَى الْعَرِيْمَةِ <sup>٣٧</sup>  
أَخْتَالُ فِي بُرْدِ الشَّبَا <sup>٣٨</sup> بِوَاجَتِي النِّعَمِ الْوَسِيمِ <sup>٣٩</sup>  
لَا تَقَى نَوْبَ الزَّمَا <sup>٤٠</sup> نِ وَلَا حَوَادِثَ الْمَلِيمِ <sup>٤١</sup>  
فَلَوْ أَنَّ كَرَبًا مِثْلِي <sup>٤٢</sup> لَتَلَفْتُ مِنْ كُرْبِي الْمُقِيمِ <sup>٤٣</sup>  
أَوْ يُفْتَدِي عَيْشٍ <sup>٤٤</sup> مَطْلُ <sup>٤٥</sup> لَقَدْ تَهْمُجَتِي الْكَرِيمِ <sup>٤٦</sup>  
فَالْمَوْتُ خَيْرٌ <sup>٤٧</sup> لِلْفَتَى <sup>٤٨</sup> مِنْ عَيْشِهِ الْبَهِيمِ <sup>٤٩</sup>  
تَقْتَادُهُ بُرْدَةُ الصَّغَا <sup>٥٠</sup> رَا لِي الْعَظِيمَةِ وَالْهَظِيمِ <sup>٥١</sup>  
وَرَقْوَى السَّبَاعِ تَتَوَشَّهًا <sup>٥٢</sup> أَيْدِي الصَّبَاعِ الْمُسْتَعِيمِ <sup>٥٣</sup>  
وَالذَّنْبُ لِلْأَيَّامِ لَوْ <sup>٥٤</sup> لَا شَوْمُهَا لَمَنْتَبُ شِيمِ <sup>٥٥</sup>

(لغات) یمن (ف) شیخ کبیر شیخ فانی پیر فوت (غض) (فت) تازہ جدید (جی) (ف) کارزار  
 معرکہ (بسالۃ) (ف) دلیری شجاعت (حفاظت) (ف) اکرام انعام مہربانی (من آتے الخ) آپ کی قبیلہ  
 سے ہیں؟ (وفی آتے الخ) آپ کا مکان کہاں ہے؟ (سرت) (خسف) رہا قوم جتنا مصیبت (ف) شریف النسب  
 خالص پاکیزہ (مطرف) (نسک) چادر نقش (بود) (خس) چادر (وسبتہ) (ف) جمیلہ حسنہ نیکو (نوب) (ض)  
 جہ نوبتہ حادثہ مصیبت (کرب) (خسف) جہ کربہ اندوہ و حزن (خسجت) (خسف) محل میں خون قلب کے تھے میں  
 یہاں مر (نفس) جان پر (نحیمت) (ف) چار پایا ہجرت (خسف) حلقہ (لوٹ کی نکیل) صفادہ ذات جھارت +  
 عظیمہ (ف) المضم تورا (والغضیمہ صفت مہربانہ + سباع) (ل) (درند گال) عظیم الصدر مراد کریم +  
 ضباع (ل) جہ ضبع کفار یقال فلان احب من الضبع + وہ عظیم البطن مراد بڑے پیٹ +

(شرح) اور پیر فوت کی رعایت کرنے کے لئے ہمیشہ زندہ رہیں۔ (آغا لیک جیب کنگ ولتیری کی مجلس کی طرف  
 قصد کیا جائے اور جاہل کے وہم سے خوف کیا جائے (تاقیامت) عیش و عشرت اور تازہ خوشی آپ کے شل حال ہے۔ (وہ  
 جب وہ اپنے رسل کے لکھنے سے فانی ہو اور مرکز بلاغت میں اپنی دلیری دکھا چکا۔ تو جماعت نے قول فعل (تعلیف  
 و تحش) سے اس کو برہنی (خوش) کیا۔ اور خوب سا انعام و اکرام دیا پھر پوچھا کہ آپ کی قبیلہ سے ہیں اور  
 آپ کا دولت خانہ کہاں ہے؟ اس پر وہ کہنے لگا میں آغا خالص خاندان (قبیلہ غسان) اور میر قادی  
 وطن مروج ہو (میر) گھر روشنی اور بزرگ پانگاہ کے اعتبار سے شمس کی طرح (روشن) تھا۔ (دو میری منزل  
 خوبی و پاکیزگی اور گراں بہائی میں فردوس کی مثل + میری زندگی جو اس میں گذری تھی) اور تمام لذتیں عجیب کیا  
 اچھی تھیں + میں اس زمانے کو یاد کرتا ہوں جب میں اس کے باغوں میں اپنی بالارادہ منقش  
 چادر کے دامن زمین پر پھیلتا ہوا چلتا تھا۔ (اور) چادر (لباس) شباب میں اختلا تا پھرتا تھا  
 اور کچی اچھی نعمتوں کو دیکھتا تھا۔ (حادثات زمانہ اور درو انگیر مصائب سے بالکل) خوف زدہ نہ ہوتا تھا۔ اگر یہ  
 معلوم ہو جائے کہ کرب ہلکے ہے تو میں موجودہ غم سے ہلاک ہو جاتا یا اگر گزشتہ عیش کا فدیہ دیا جاسکتا  
 تو میں اپنی عزیز جان فدیہ کر دیتا۔ (کیونکہ) (شریف) جو انہر کے لئے چارپایوں کی سی زندگی  
 سے موت بہتر ہے + اس کو ذلت کی نکیل بڑے بڑے اور (ارادہ) شکن مصائب کی طرف  
 کھینچے لئے جا رہی ہے۔ تو دیکھتا ہے کہ درندہ کو مغلوب ہونے کے ہاتھ پڑتے ہیں (دکھوٹے جاتے ہیں) یہ  
 سرسبز زمانے کا قصور ہے کیونکہ اگر اس کی بدبختی نوبی تو عادات مختلف نہوتیں +



وَلَوْ اسْتَقَامَتْ كَانَتْ أَلْ أَحْوَالٍ فِيهَا مُسْتَقِيمَةٌ  
 ثُمَّ أَنْ خَبَرَهُ نَمَّا إِلَى الْوَالِي فَمَلَأَ بِاللَّيْلِ <sup>لَيْلَةُ طَهْرٍ ١٢</sup> وَسَامَهُ أَنْ يُضَوَّى  
 إِلَى أَحْشَائِهِ وَيَلِي دِيْوَانَ إِنْشَائِهِ <sup>لَيْلَةُ طَهْرٍ ١٢</sup> فَأَحْسَبَهُ الْحَبَاءَ <sup>يَنْقُصُ ١٣</sup> وَظَلَفَهُ  
 عَنِ الْوَلَايَةِ الْإِبَاءَ <sup>لَيْلَةُ طَهْرٍ ١٢</sup> قَالَ الرَّأْوِي وَكُنْتُ عَرَفْتُ عَوْدَ شَجَرَتِهِ قَبْلَ  
 إِيْنَاءِ ثَمَرَتِهِ <sup>لَيْلَةُ طَهْرٍ ١٢</sup> وَكَدَتْ أَنْتَبَهُ عَلَى عُلُوِّ قَدَمِهِ <sup>لَيْلَةُ طَهْرٍ ١٢</sup> قَبْلَ اسْتِنَارَةِ بَدَمِهِ  
 فَأَوْحَى إِلَى بَايْمَاضٍ جَفْنِهِ <sup>لَيْلَةُ طَهْرٍ ١٢</sup> أَنْ لَا أُجَرِّدَ عَضْبَهُ مِنْ جَفْنِهِ <sup>لَيْلَةُ طَهْرٍ ١٢</sup> فَلَمَّا خَرَجَ  
 بِطَيْنِ الْخَرْجِ <sup>لَيْلَةُ طَهْرٍ ١٢</sup> وَفَصَلَ فَأَمَرَ بِالْفُلُجِ <sup>لَيْلَةُ طَهْرٍ ١٢</sup> شَبَّعَهُ فَأَضْيَأَتْ الرِّعَايَةَ  
 وَلَا حِيَالَهُ عَلَى رَفِيقِ الْوَلَايَةِ <sup>لَيْلَةُ طَهْرٍ ١٢</sup> فَأَعْرَضَ سُبُسُومًا وَأَنْشَدَ مَثَرَةً  
 جَوَّبَ الْبِلَادِمَةَ الْمَثَرَةَ بِهِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الْمَوْتِ تَبَهُ  
 لَأَنَّ الْوَلَايَةَ لَهُمْ نَبْوَةٌ وَمَعْتَبَةٌ يَا لَهَا مَعْتَبَةٌ  
 وَمَا فِيهِمْ مَنْ يُرْسَبُ الْقَيْنِجِ وَلَا مَنْ يُشِيدُ مَا رَتَّبَهُ  
 فَلَا يَجِدُ عَنْكَ لَمَوْعُ السَّرَابِ وَلَا تَأْتِ أَمْرًا إِذَا مَا اسْتَبَهُ  
 فَلَمْ مَحَالِمَ سَرَّ لَا حُلْمَهُ وَأَذْرَكَهُ الرَّوْعُ مَا أَنْتَبَهُ <sup>لَيْلَةُ طَهْرٍ ١٢</sup>

## المقامة السابعة البرقعيدية

حَكَى الْحَرْثُ ابْنُ هَمَامٍ قَالَ أَرْمَعْتُ الشُّخُوصَ مِنْ بَرْقَعِيدٍ <sup>قَصْدٌ ١٢</sup>  
 وَقَدْ شُمْتُ بَرْقِعِيدٍ <sup>يَوْمٌ ١٣</sup> فَكِرِهْتُ الرَّجُلَةَ عَنْ ثَلَاثِ الْمَدْرِيْنَةِ <sup>يَوْمٌ ١٣</sup>

(لغات) نما۔ الغی۔ مرتفع شدن۔ رسیدن + سام۔ اے سال و کثف + حباء (لک) عطا نعمت  
 ظلف۔ الظلف منع کرنا باز رکھنا۔ ایما۔ (لک) بار و بار ہونا + ایماض (لک) زودیدہ نگاہ کرنا۔ اشارہ کرنا  
 عضب (ف) سیف۔ شمشیر + جفن (ف) اول بمعنی فرنگاں پوٹہ + وثانی بمعنی نیام شمشیر بطین الہی  
 (ف) مملو۔ بھرا ہوا + والخرج ایک مشور طرف جس کو خرین کہتے ہیں + فلیج (ف) یا قس فیروز فیجندی  
 لاجیاء اے لائما + بنو کا۔ (ف) رفعت۔ سطوة۔ ملو۔ (ف) بر ملو و طہنا المصد بمعنی درخشدن +  
 حلم۔ (ف) خواب رو یا مایری فی المنام والحالم منہ + ازہمت الہی۔ الزما سفر کی تیاری کرنا  
 والشخص یکلما۔ سفر کرنا + ہر قصید (ف) اول ایک قصہ کا نام ہے جو اصل سے میں فرخ کے فاصلہ پر واقع ہو  
 اور ثانی سے مقدمات عید مراد ہے عید کی وجہ تسمیہ میں اختلاف ہو چکے کے نزدیک چونکہ آدم علیہ السلام بعد ہبوط  
 ولہ اسی ن جنت کو لوٹے تھے اس لئے اس کو عید کہتے ہیں اور ابن انباری کے نزدیک چونکہ اس ن خونی عود کرتی تھی اس لئے اس کو  
 عید کہتے ہیں۔ و ہو من العود +

شرح اور اگر زمانہ رست اور مستقیم ہوتا تو انانوں کی حالتیں بھی مستقیم ہو جاتیں + جب اس کی خبر  
 حاکم کو پہنچی تو اس نے بوڑھے کا منہ موتیوں سے بھرا اور مجبور کیا کہ اس کے زمرہ متبعین (ملازمین) میں بھائے  
 اور اس کی دارالانشاء کا میسر بنی ہو جائے مگر بوڑھے کو خجشش کافی ہو گئی اور اس کے اعراض نے میسر بننے سے  
 اس کو روک دیا۔ راوی کہتا ہے کہ میں اس کے شجر کی شلخ کو بار آور ہونے سے پہلے ہی پہچان چکا تھا اور  
 قریب تھا کہ اس کے چاند کے روشن ہونے سے پہلے (لوگوں کو) اس کے علوقہ سے متنبہ کر دوں۔ مگر  
 اس نے مجھے آنکھ کا اشارہ کر دیا کہ اس کی تلوار کو نیام سے نہ نکالوں۔ پس جب اپنی خر جیں بھر کر چلا  
 اور فجنڈی کے ساتھ (لوگوں سے) جدا ہوا۔ تو میں حق رعایت ادا کرتے اور حکومت و ولان کے چھوٹنے پر  
 اس کو طاعت کرتے ہوئے چند قدم اس کے ہمراہ گیا۔ اس پر اس نے منہ پھیر لیا اور غصہ میں یہ شعر  
 پڑھنے لگا۔ "فقر بن کہ مجھے شہر در شہر پھر نامرتبہ اور منزلت سے کہیں زیادہ محبوب ہے۔ کیونکہ  
 حاکموں کے لئے کوئی ثبات نہیں بلکہ ایک عتاب ہے۔ اس عتاب سے خدا بچاتا رکھے۔ ان میں کوئی  
 ایسا آدمی نہیں جو احسان کی اصلاح اور اپنے مرتب کردہ چیز کو مضبوط و مستحکم کرے۔ لہذا تو  
 سرب کی جھک کے دھوکے میں نہ آنا۔ اور ہرگز کسی شتبہ کام کو نہ کرنا۔ کیونکہ بہت سے خواب دیکھنے  
 والوں کو ان کی خواب نے خوش کیا ہے، مگر جب جاگے ہیں تو ان کو خوف لاحق ہو گیا ہے۔"

ساتویں مجلس (جو بر قعید یہ کے نام سے مشہور ہے)

حاضرین ہمارے بیان کیا کہ میں نے قصبہ بر قعید سے کوچ کر نیکا اراوہ کیا ہی تھا کہ عید کا چاند دیکھ لیا۔  
 میں نے یہ خیال کر کے کہ عید کے دن اسی جگہ موجود رہنا چاہیے وہاں سے اپنا کوچ (جانا) مناسب نہ جانا۔

وَأَشْهَدُ بِهَا يَوْمَ الزَّيْمَةِ ۖ فَلَمَّا أَطْلَبَ بِفَرْصِهِ وَنَفْلِهِ ۖ وَأَجْلَبَ بِخَيْلِهِ وَ  
 رَجُلِهِ ۖ رَأَتْ بَعْتُ الشَّنَةِ فِي لُبْسِ الْجَدِيدِ ۖ وَبَرَزَتْ مَعَ مِنْ بَرَزَ الْعَبِيدِ ۖ<sup>للبوم البعده</sup>  
 وَحِينَ النَّامِ جَمْعُ الْمُصَلِّ ۖ وَانْتَضَمَ ۖ وَأَخَذَ الرِّحَامُ بِالْكُظْمِ ۖ طَلَعَ شَيْخٌ فِي<sup>الفضل</sup>  
 شِبْلَتَيْنِ ۖ كَحُوبِ الْمُقْلَتَيْنِ ۖ وَقَدْ اغْتَضَبَا شِبْهَ الْخَلَاءِ ۖ وَاسْتَقَادَ<sup>نظر فرغ البصر</sup>  
 لِعَجُوزٍ كَالسَّعْلَاءِ ۖ فَوَقَفَ وَقْفَةً مُتَهَاوِنَةٍ ۖ وَحِجَّتِي تَحِيَّةَ خَافِتٍ ۖ وَلَمَّا فَرَغَ<sup>بسمت</sup>  
 مِنْ دُعَائِهِ ۖ أَجَالَ خَمْسَهُ فِي رِعَائِهِ ۖ فَأَبْرَزَ مِنْهُ رِقَاعًا قَدْ كَتَبَنَ بِأَكْوَانِ  
 الْأَصْبَاغِ ۖ فِي أَوَانِ الْفِرَاعِ ۖ فَأَوَلَهُنَّ عَجُوزًا الْحَيْرُونَ ۖ وَأَمْرَهَا يَأْنِ تَبَسُّمُ الزُّنُونِ  
 مَنِ انْتَدَى يَدَيْهِ لَقَتْ وَرَقَّتْ مِنْهُنَّ لَدَيْهِ ۖ قَالَ فَأَنَامَ إِلَى الْقَدَمِ الْمَعْرُوفِ ۖ وَقَعَتْ فِيهَا<sup>لأن</sup>

لَقَدْ أَصْبَحْتُ مَوْقُودًا	بِأَوْجَاعٍ وَأَوْجَالِ
وَمُسْتَوًّا بِمُخْتَالِ	وَمُحْتَالٍ وَمُعْتَالِ
وَخَوَانٍ مِنَ الْإِخْوَانِ	نِ قَالِي لِي لِقَالِي
وَإِعْمَالٍ مِنَ الْعَمَالِ	لِي فِي تَضْلِيلِ عَمَالِي
فَلَمَّ أَصْبَحْتُ بِأَذْحَالِ	وَأَفْحَالِ وَتَرْحَالِ
وَكَمْ أَخْطَرُ فِي بَالِ	وَلَا أَخْطَرُ فِي بَسَالِ
فَلَيْتَ الدَّهْرُ لَمَّا جَا	رَأْطَفَا لِي أَطْفَالِي
فَلَوْ لَا أَنَّ أَشْبَا لِي	أَعْلَا لِي وَأَعْلَا لِي
لَمَّا جَهَرْتُ أَمَالِي	إِلَى الْإِلِ وَلَا وَالِي

(لغات) اخذ الزحاما لے۔ کثرت مردماں کی وجہ سے سانس لینا دشوار ہو گیا۔ (عجز) (ف)  
 بڑھیا۔ سعادت (لے) غول بیابانی چڑیل۔ خمس (ف) مراد پانچ انگلیاں ہیں۔ صباغ (ف) چ  
 صبح۔ رنگ۔ پیر۔ حیزبوں (ف) مکارہ۔ فریب۔ دزبوں (ف) مصرف بکثیر الصدقہ۔ موقوفہ (ف)  
 مضروب۔ اور جان (ف) جرجل درمند خوف زدہ۔ محتال (ف) متکبر مغرور۔ محتال (ف)  
 حیلہ جو بہانہ خور۔ مغتال (ف) مہلک قاتل کشندہ۔ قال من القلی المضی و دشمنی رکھنا۔ اقلال  
 (لے) فقیری۔ درویشی۔ تصلیح افساد۔ فاسد کرنا۔ اذحال (ف) جرحل کینہ حد۔ احوال  
 (ف) جرحل خط۔ کنایت فقر مراد۔ و تحال (لے) سفر کرنا کو چ کرنا۔ اطفالی اول مرکب بنانے والی و ثانی جمع  
 طفل کو درک الاطفال بچیاں۔ ہلاک کرنا۔ ایشبال (ف) شبیل بچہ شیر۔ مراد اولاد۔ اغلالی (ف)  
 جغل۔ بوجھ۔ قید۔ اعلال (ف) جرحل کینہ۔ چھڑی۔ کلتی۔

منظر) جب عید اپنے خرائض و نوافل کے ساتھ قریب آئی۔ اور اپنے سواروں اور پیادوں کو پہنچ لائی  
 تو میں نے نیا لباس پہنتے میں سنت رسول اللہ صلعم کی تابعداری کی۔ اور عید گاہ جانیا لوگ کے ساتھ گھر  
 سے نکلا جس وقت جماعت عید گاہ میں جمع ہو گئی اور صفیں باندھ لیں، اور ارشاد ہوا کہ وہاں کی وجہ سے سانس رکھنے لگی  
 تو ایک بوڑھا آنکھیں بند کئے، دیکھل اور مٹے آیا۔ اس کے بازو پر ایک تو بڑا بھولی، پڑی تھی۔ اور اسکی ایک  
 چڑیل جیسی بوڑھیا ہسری کر رہی تھی۔ وہ لڑکھڑاتا ہوا کھڑا ہوا اور خوف زدگی طرح سلام کیا پھر جب سے  
 فارغ ہوا۔ تو اپنی بھجولی میں ہاتھ ڈال کر حیدر قلعے نکالے، جو فرصت کے وقت مختلف لوگوں سے لکھے گئے  
 تھے۔ ان کو اس مکار بڑھیا کو دیکر کہا۔ کہ مختیر کو پہچان لے۔ لہذا بوڑھیا نے جس کوئی اہل بخش دیکھا  
 اس کے آگے ایک رقعہ ڈال دیا۔ برگشتہ مقدار نے ایک رقعہ میرے لئے بھی مقرر کر دیا۔ (میرے  
 سامنے بھی اس نے ایک رقعہ ڈالا) جس میں لکھا ہوا تھا۔ میں درودوں اور خوف کا مارا ہوا۔ اور متکبر  
 و حیلہ گردوں، قاتلوں، بہت سے خائن بھائیوں کا جو میری فقیری کی وجہ سے میرے دشمن ہو گئے ہیں)  
 اور اپنے کام کرنے والوں کے کام خراب کرنے میں سعی کرنے سے آزما یا ہوا ہوں میں کیوں اور محتالگیوں اور  
 کثرت سفر سے کب تک چلایا جاؤں گا، اور تنکے پر لٹنے کیڑوں میں چلنے لگانا، بکسر و بنگام اور میر کسی کئے میں خیال پیدا  
 ہو گا؟ کاش کہ زمانے نے جب مجھے ظلم ڈھایا تھا، تو میرے بچوں کو مار ڈالا ہوتا، کیونکہ اگر میرے بچے میرے  
 لئے چھڑیاں اور قریب نہ ہوتے تو میں اپنے کسی رشتہ دار یا نام کے پاس اپنی امید کبھی نہیں لیجاتا۔

وَلَا تَجَرَّرْتُ أَذْيَا لِي <sup>١٣</sup>عَلَى مَسْحَبٍ إِذْ لَا لِي  
فَمَحَرَّجِي أَخْبَرِي <sup>١٤</sup>وَأَسْمَالِي أَسْمَالِي  
فَهَلْ حُرِّيْرِي تَخْفِي <sup>١٥</sup>فَأَثْقَالِي بِمِثْقَالِي  
وَيُطْفِي حَرَّ بَلْبَالِي <sup>١٦</sup>بِسِرِّ بَالٍ وَسِرِّ وَالِ

قَالَ الْحَرْثُ بْنُ هَرَامٍ فَلَمَّا اسْتَعْرَضْتُ حَلَّةَ الْأَبِيَاتِ ثَقَيْتُ إِلَى مَعْرِفَةِ  
مُلْحِيهَا <sup>١٧</sup>وَرَاقِمِ عَلِمِهَا <sup>١٨</sup>فَمَا جَانِي الْفِكْرِ بَانَ الْوَصْلَةُ إِلَيَّ الْعَجُوزُ  
وَأَقَاتِي بَانَ حُلُوانِ الْمَعْرِفِ يَجُوزُ <sup>١٩</sup>فَرَصَدْتُهَا وَهِيَ تَسْتَقْرِى  
الْصَفُوفَ صَفًّا صَفًّا <sup>٢٠</sup>وَتَسْتَوَكُفُّ الْأَكْفَ كَفًّا <sup>٢١</sup>وَمَارَتْ بِجُفَا عَنَاءٍ  
وَلَا يَرِ شَيْءٌ عَلَى يَدِهَا نَاءً <sup>٢٢</sup>فَلَمَّا أَكْدَى اسْتِعْطَفَافُهَا <sup>٢٣</sup>وَكَدَّهَا مَطَافُهَا  
عَادَتْ بِأَكْوَاسٍ رَجَاءً <sup>٢٤</sup>وَقَالَتْ إِلَى إِرْجَاءِ الرِّقَاعِ <sup>٢٥</sup>وَأَسَاهَا الشَّيْطَانُ  
ذِكْرُ رُقْعَتِي <sup>٢٦</sup>فَلَمْ تَعِ إِلَى يُقْعَتِي <sup>٢٧</sup>وَأَبَتْ إِلَى الشَّيْخِ بَاكِتَةٍ لِلْجُرْمَانِ  
شَاكِتَةٍ تَحَامِلُ الزَّمَانَ <sup>٢٨</sup>فَقَالَ إِنَّمَا لِلَّهِ <sup>٢٩</sup>وَأُفَوْضَ أَمْرِي إِلَى اللَّهِ  
وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ <sup>٣٠</sup>ثُمَّ أَسْتَدْلَمَ يَبْقَ صَافٍ وَلَا مُصَافٍ  
وَلَا مَعِينٌ وَلَا مُعِينٌ <sup>٣١</sup>وَفِي الْمَسَاوِي بَدَا التَّسَاوِي <sup>٣٢</sup>فَلَا أَمِينٌ وَلَا ثَمِينٌ  
ثُمَّ قَالَ لَهَا مَبْنَى النَّفْسِ وَعِدِيهَا <sup>٣٣</sup>وَاجْتَمَعِي الرِّقَاعَ وَعَدِيهَا فَقَالَتْ  
لَقَدْ عَدَدْتُهَا <sup>٣٤</sup>لَمَّا اسْتَعَدْتُهَا <sup>٣٥</sup>فَوَجَدْتُ يَدَ الصَّبَاءِ قَدْ غَابَتْ  
إِحْدَى الرِّقَاعِ <sup>٣٦</sup>فَقَالَ تَعَسَّالَكَ يَا كُفَاءَ <sup>٣٧</sup>تَحْرِمِينَ وَتُحْكِي الْقَنْصَ وَالْحَبَالَهَ

لغات) اسمی اول معنی خرقد ہائے کمنہ و ثانی مرکب الفعل والظرف ببلبال (کسف) قلب  
اندرون + سر بال (کسف) قمیص کرتہ + سروال (کسف) انار + علم (ضناک) ناسخ مراد نظم ہے  
حلوان (ضناک) جیل میں اس جرت کو کہتے ہیں جو کاہن کو دیجائے یہاں طلوع اجرت مراد وہ تستکوف  
لے طلبت الکوف و بوسل التلیل و الملو و بوطا قلیل + استرجاع انالہ و انالہ سر اجون پڑھنا  
بقعہ (ضناک) جگہ مکان + تحامل (ف) ظلم ستم مشقت + صاف (ف) مخلص بغا یص محب + صفا  
(ض) صادق دوست + معین (ضناک) آب سیما یہاں کو کرم ہو مساوی (ف) ہم ہو صفا فتح برائی  
علی ذلک من الوعد + اجنت من العدد + کما (ف) کلمہ مذموم کجیت + نامعقول  
قص (ف) شکار - صید - نخر - حبال - (ک) دام - جال - پھندا +

شرح) اور ذات کی جگہ پر گزرتے وہ اس کو نہ چھینچا میر جھوٹا میر سے لئے بہت موزوں ہوتا + دوسری بھی گزرتی  
میر پر بڑھاتی، لہذا کیا کوئی سختی داتا ہے؟ جو میر سے بوجھ کو ایک مثال سے ہلکا کرے اور کیا پابانہ کرتے سے  
میری ہوڑش اندوہ و غم کو ٹھنڈا کرے + حارث بن ہمام کہتا ہے کہ جب میں نے اس اشعا کی چادر کو ٹھنڈی  
دیکھا تو اس کے ٹہنے والے اور اس کے نقوش کے رقم کر نیو لے بنا نیو لے کے تعارف کا مشتاق ہو گیا میر نے  
کہا کہ اس کی فطرت پہنچنے کا وسیلہ یہ ہوڑ میل ہے + اور فتویٰ دیا کہ عرف کو اجرت دینا جائز ہے میں نے کافطر  
رہا + وہ ایک ایک صف میں بٹھو کرتی، اور ہر ہر ہاتھ سے کچھ شیکنے کی درخواست کرتی پھر رہی تھی بگڑاں کی لاقدار  
مشقت نے اس کی کوئی حاجت (امید) پوری نہ کی، اور اس کے ہاتھ ہر کوئی طرف نہ چٹکایا کیا +  
پھر جب اس کا استعطاف غیر مفید ثابت ہوا - اور اس کی گردش نے اس کو پریشان کر دیا تو وہ انالہ  
وانالہ سر اجون پڑھتی ہوئی لوٹی اور رقصے واپس لینے لگی حضرت شیطان نے اس کو میرا رقصہ بھلا دیا  
اس وہ میر سے پاس آئی + اور وہی قحت پر دقتی و بوز زمانہ کی شکایت کرتی ہوئی بڑھی کی طرف لوٹی + میر بڑھا  
کہنے لگا + ہم غدا ہی کیلے ہیں اور اپنے کام غدا کے سپرد کرتے ہیں اور خدا کے سوا کسی میں قوت حلاوت میں پھیرنے  
پر شعر گائے کہ کوئی خالص دوست باقی رہا نہ کوئی سچا یار نہ کوئی سخی رہا نہ کوئی مددگار + بڑائیوں میں سنا  
ظاہر ہونے لگی بس نہ کوئی امین رہا، اور کوئی گراں بہا + پھر بڑھی سے بولا کہ نفس کو متنی رہ، اور وہ کہ  
اور رقصے جمع کر کے گن لے - یمن کروہ بولی کہ میں نے بوٹے وقتان کو شمار کیا تو معلوم ہوا کہ فیصل کا  
ہاتھ + ایک رقصہ کھو چکا ہے + اس پر بڑھا بولا کہ جنت خدا تجھے غارت کرے کیا تو شکار اور دام +

وَالْقَبَسَ وَالذَّيْلَ بِأَنَّهَا لَمْ تَصُغْ عَلَى إِبَالِهِ، فَانْصَاعَتْ لَهَا تَقَصُّصٌ  
 مَدْرَجَعًا، وَتَشْدُّ مَدْرَجَهَا، فَلَمَّا دَانَتْ نِي قَرْنَتْ بِالرَّقْعَةِ دَرَّهَا وَقَطَعَتْ  
 وَقُلْتُ لَهَا إِنْ رَغِبْتَ فِي الْمَشُوفِ الْمَعْلَمِ، وَأَشَرْتُ إِلَى الدَّرْهِمِ، فَبُوحِي  
 بِالسَّيْرِ الْمُبْهَمِ، وَإِنْ أَبَيْتَ أَنْ تُشْرِحِي، فَخُذِي الْقِطْعَةَ وَاسْرَحِي، فَأَلْتِ  
 إِلَى اسْتِخْلَاصِ الْمَذْمُومِ وَالْمُتَمِّمِ، وَقَالَتْ دَعُوجِدَا لَكَ، وَسَلَّ  
 عَمَّا بَدَا لَكَ، فَاسْتَطَلَعَتْهَا طَلْعَ الشَّيْخِ وَبَلَدِي تَبْدِ، وَالشَّعْرَ فَنَاسِجَ بُرْدَتِهِ  
 فَقَالَتْ إِنَّ الشَّيْخَ مِنْ أَهْلِ سُرُوجٍ، وَهُوَ الَّذِي رَشَى الشَّعْرَ الْمُنْسُوجَ  
 ثُمَّ خَطَفَتْ الدَّرْهِمَ خُطْفَةَ الْبَاشِوِ، وَمَرَقَتْ مُرُوقَ الْمُسْهِمِ الرَّاشِوِ  
 فَخَاجَ قَلْبِي أَبَا زَيْدٍ هُوَ الْمَشَارُ إِلَيْهِ، وَتَاجَرَ كَرْبِي لِمَصَابِيهِ بِنَاطِرِيهِ  
 وَاتَّزَتْ أَنْ أَفَاجِيَهُ، لَأَحْجَمَ عَوْدَ فِرَاسَتِي فِيهِ، وَمَا كُنْتُ لِأَحْصِلَ  
 إِلَيْهِ إِلَّا بِخَطِي رِقَابِ الْجَمْعِ، الْمَنْهِي عَنْهُ فِي الشَّرْعِ، وَعِغْتُ أَنْ يَتَذَكَّرَ  
 فِي قَوْمٍ أَوْ لِيَسْرِي إِلَى قَوْمٍ، فَسَدَّ كُنْزِي وَمَكَّنِي رَجَعْتُ شَخْصَةً قَسِيدَ  
 عِيَانِي، إِلَى أَنْ انْقَضَتْ الْخُطْبَةُ، وَحَقَّتِ الْوُثْبَةُ، فَخَفَقْتُ إِلَيْهِ  
 وَتَوَسَّمتُهُ عَلَى التَّحَامِ جَفْنِيهِ، فَأَوَّاهُ الْمَعْنِي الْمَعْنِيَةُ ابْنَ عَبَّاسٍ وَفِرَاسَتِي  
 فِرَاسَتِي يَاسٍ، فَعَرَفْتُهُ جِينَتِي شَخْصِي وَاتَّزَتْ بِأَحَدِ قُصِي وَأَهْبَيْتُ  
 بِهِ إِلَى قَرْصِي، فَهَشَّ لِعَارِفِي وَعِرْفَانِي، وَلَبَّيْ دَعْوَةَ رُغْصَانِي  
 وَأَنْطَلَقَ رِيْدِي زِمَامُهُ، وَظَلِي إِمَامُهُ، وَالْعَجُوزُ ثَالِثَةُ الْآتَانِي،





وَالرَّقِيبُ الَّذِي لَا يَخْفُفُ عَلَيْهِ خَافِي، فَلَمَّا اسْتَجْلَسَ وَكُنْتُ وَأَحْضَرْتُهُ  
عَجَلْتُمْ مَكْنَتِي، قَالَ لِي يَا حَارِثُ، أَمَعَنَا ثَالِثٌ فَقُلْتُ لَيْسَ إِلَّا الْعَجُوزُ  
قَالَ مَادُونَهَا سِرٌّ حَجْرٌ ثُمَّ فَتَحَ كَرِيمَتَهُ، وَرَأَى ابْنًا مَلِيًّا، فَوَازَ اسْرَاجًا  
وَجْهَهُ يَقْدَانِ، كَانَهُمَا فَرَقْدَانِ، فَأَبْتَجَيْتُ بَسَلًا مَتَبَصِّرًا، وَعَجَبْتُ  
مِنْ غَرَابِ سِيرِهِ، وَلَمْ يُقْفِي قَرَارًا، وَلَا طَاوَعِي، أَصْطَبَارًا حَتَّى سَأَلْتُهُ  
مَادَعَاكَ إِلَى التَّعَامِي، مَعَ سَيْرِكَ فِي الْمَعَامِي، وَجَوَابِكَ الْمَوَامِي، وَالْقَائِي  
فِي الْمَرَامِي، فَتَظَاهَرَ بِالْكُنْهَةِ، وَتَشَاغَلَ بِاللَّهْنَةِ، حَتَّى إِذَا قَضَى وَطْرَهُ،  
أَتَانِي تَنْظَرُهُ، وَأَنْشَدَ لِمَا تَعَامَى الدَّهْرُ هُوَ أَبُو الْوَرَى، عَنِ الرَّشِدِ  
فِي الْخَائِنَةِ وَمَقَاصِدِهِ، تَعَامَيْتُ حَتَّى قِيلَ إِنِّي أَنْوَعِي، وَلَا غُرْوَانَ بَحْدَ الْفَتَى  
حَدُّ وَوَالِدِي، ثُمَّ قَالَ لِي الْهَضْبُ إِلَى الْخُدِّ، فَأَتَيْتُ بِغُسُولِي بِرُوقِ الظَّرْفِ  
وَيُنْفِي الْكُفَّ، وَيَنْعَمُ الْبَشْرَةَ، وَيَعْطُرُ التَّكْهَةَ، وَيَشْدُ اللَّهُ وَيَقْوِي الْمَعْدَةَ،  
وَلَيْكُنْ لَطِيفَ الظَّرْفِ، أَرِيحَ الْعَرَفَ، فَيَحْيِي الدَّقَّ، نَاعِمَ السَّحَى، يَحْيِيهِ  
الدَّهْسُ ذُرُورًا، وَيُخَالَهُ النَّاشِقُ كَافِرًا، وَأَوْقُرُنِي بِخِلَالَةِ نَفِيَّةِ الْأَصْلِ  
مَحْبُوبَةِ الرُّصْلِ، أَيْنَقَةُ الشَّكْلِ، مَدْعَاةٌ إِلَى الْكُلِّ، لَهَا نَحَافَةُ الصَّبَا  
وَصَقَالَةُ الْعَضْبِ، وَآلَةُ الْحَرْبِ، وَلَدُونَةُ الْعُصْنِ الرَّطْبِ، قَالَ فَهَضْبْتُ  
فِيهَا أَمْرًا لَا ذُرْعَانَهُ الْعَمْرُ، وَلَمْ أَهْمْ إِلَى أَنَّهُ قَصْدَانٌ يَخْدُ، بِإِدْخَالِي الْخُدَّ، وَلَا  
تَطْنَيْتُ أَنَّهُ سِجْرٌ مِنَ الرَّسُولِ، فِي اسْتِدْعَاءِ الْخِلَالَةِ وَالْغُسُولِ، فَلَمَّا عُدْتُ بَابَ الْمَلِكَيْنِ



فِي أَقْرَبَ مِنْ رَجَعِ النَّفْسِ، وَجَدْتُ الْجَوْ قَدْ خَلَا وَالشَّيْخَ وَالشَّيْخَةَ  
 قَدْ أَجْفَلَا، فَاسْتَشْطُتُ مِنْ مَكْرِهِ، غَضَبًا، وَأَوَّلْتُ فِي أَثَرِهِ  
 طَلَبًا، فَكَانَ كَمَنْ قُسِيَ فِي الْمَاءِ، أَوْ عَرَجَ بِهِ إِلَى عَنَانِ السَّمَاءِ،  
لله الحرف ١٢  
لله الحرف ١٢  
لله الحرف ١٢

## المقامة الثامنة المعربة

أَخْبَرَ الْحَرْثُ بْنُ هَمَامٍ قَالَ رَأَيْتُ مِنْ أَعَاجِيبِ الزَّمَانِ أَنْ تَقَعَ  
 خَصْمَانِ إِلَى قَاضِي مَعْرِةِ النُّعْمَانِ، أَحَدُهُمَا قَدْ ذَهَبَ مِنْهُ الْخُيَّانُ،  
 وَالْآخَرُ كَأَنَّهُ قَضِيبُ الْبَانِ، فَقَالَ الشَّيْخُ أَيْدِ اللَّهِ الْقَاضِي كَمَا أَيْدَا  
 بِمَا امْتَقَاضِي، أَنَّهُ كَانَتْ لِي مَلُوكَةٌ رَشِيقَةٌ الْقَدِّ، أَسِيلَةُ الْخَدِّ صَبُورًا  
 عَلَى الْكَدِّ، تَحِبُّ أَحْيَانًا كَالنَّهْدِ، وَتَرْقُدُ أَطْوَارًا فِي الْمَهْدِ، وَتَجِدُ  
 فِي قَمُوزِ مَسِّ الْبُرْدِ، ذَاتَ عَقْلِ وَعِنَانٍ وَحَدٍّ وَسِنَانٍ، وَكَفِّ بِبَنَانٍ،  
 وَفَمٍّ بِلا أَسْنَانٍ، تُلْدَغُ بِلسَانٍ فَضْنَاضٍ، وَتَرْقُلُ فِي ذَيْلٍ فَضْفَاضٍ  
 وَتَجْلِي فِي سَوَادٍ وَبَيَاضٍ، وَتُسْقَى وَلَكِنْ مِنْ غَيْرِ حِيَاضٍ، نَارِ حَيَّةٍ  
 خَدَّاعَةٍ خُبَاءٌ طَلْعَةٍ، مَطْبُوعَةٌ عَلَى الْمُنْفَعَةِ، وَمَطْوَاعَةٌ فِي الضِّيقِ  
 وَالسَّعَةِ، إِذَا قَطَعْتَ وَصَلْتَ وَمَتَى فَصَلْتَهَا عَنكَ انْفَصَلَتْ، وَطَلَا  
 خَدَّامَتُكَ فَجَلَّتْ، وَرُبَّمَا خَلَّتْ عَلَيْكَ فَالَمْتَ وَمَلَمْتَ، وَإِنَّ هَذَا الْفَتَى اسْتَجَدَّ  
 مِنْهَا الْغَرَضَ، فَأَخَذَ مِنْهُ أَيَّهَا بِلَا عَوْضٍ عَلَى أَنْ يُجْتَنِيَ نَفْعُهَا،  
لله الحرف ١٢  
لله الحرف ١٢  
لله الحرف ١٢

(لغات) الجفلا - الجفلا ہرب بھاگ جانا، اثر (ک) خلف پیچھے، قفس القفس پانی میں غوطہ مار جانا، ڈوب جانا، عتلا - ابر کا ٹکڑا، معرق (خفت) ملک شام میں ایک شہر ہے، اطیبان (خف) کھانے اور ہونے کی لذت، بان - بید کی طرح کا ایک درخت ہے، حلو کھلوانڈی مراد سوتی ہے، اسیل الخ نرم و خسا - خند (خس) جسم گھوڑا، تموذ (ف) رومی زبان میں گرمی کے ایک مہینے کا نام ہے، تقریباً بیٹھ کو کہتے ہیں، برد (خس) لوہے کو سونا سے رگڑنا، بذات الجہ عقل سے مراد وہ گناہ ہے جو جیتے وقت تک میں لگاتے ہیں اور عیان سے مراد تاکہ ہی، تضاض (خف) سانپ کا زبان ہلانا، ضفاض (خف) واسع طویل، منا صخرة النصف کپڑے سینا، خطاط (خف) پوشیدہ، طلعت (خف) ظاہر مراد یہ ہے کہ کبھی کپڑے میں پوشیدہ ہو جاتی ہے، کبھی ظاہر ہو جاتا ہے، کثیر الاطاعت ہلکت یحییٰ کر دیگی، صیر مد ذالہ شرح، تو صحن کو خالی پایا، بوڑھا اور بوڑھیا جاکے تھے، مجھے اس کے دھوکہ دینے پر سخت غصہ آیا، اور میں اس کے پیچھے دوڑا، مگر وہ دوڑوں تو ایسے ہو گئے، جیسے کوئی پانی میں غوطہ مار جاوے، یا آسمان کے ابر کی طرف اٹھا لیا گیا ہو۔

## آکھویں مجلس (جو معریہ کے نام سے مشہور ہے)

حارث ابن ہمام نے بیان کیا کہ میں نے زمانے کے عجیب غریب واقعات میں سے (ایک واقعہ دیکھا ہے) کہ شہر معرہ متصل نجران کے قہقی کے پاس دو جھگڑاؤں نے جنم میں سے ایک تو لذت کمال و جماع کو خیر باد کہہ چکا تھا، دوسرا تو قوت تھا، اور دوسرا گویا کہ بید کی ایک شاخ تھا، جو ان تھا، بوڑھا بولا خدا قاضی کی مدد کرے جیسے کہ طالبان حقوق کی مدد، تقویت اس کے ذریعہ فرمائی ہے، (حضور) واقعہ یہ ہے کہ میری ایک کینز تھی جو معتدل لقمہ، نرم و خسا اور مکلیوں میں صبر کر نیوالی تھی، کبھی سیم، تیز رو، گھوڑے کی طرح دوڑتی تھی، اور کبھی گھولے میں تھکتی تھی، ماہ نمود میں جو شدت گرمی کا مہینہ ہے، سونا سے رگڑتی تھی صاحب عقل (گرہ) اور برشتہ، حد (تیزی) و تندہ تھی، بوڑھا بولا کھلیا او بے دانتوں کا منہ رکھتی تھی (شرم و حیا کے باعث کسی کے سامنے ہنسی نہ تھی) (سانپ کی طرح) ہلنے والی رہتا کٹتی اور دازدا من میں ٹپکتی تھی، سیاہی و سفیدی میں نمودار ہوتی، اور بغیر حوض کے سیراب کیجا تھی۔ فری دینے والی، بسیار پوشیدہ، اور سیاہ رخو نہ تھی، نفع کی خاطر نہائی گئی تھی، اور تنگی و فراخی میں برابر عطا کرنے والی تھی، جب تو کپڑے کو بھاڑ ڈالے تو وہ جوڑے گی، اور جب تو اس کو جھکا کر ناچا ہے تو جھکا ہو جائیگا اکثر اگر وہ تیری خدمت کرے گی تو خوب حق الخدمت بجالائے گی، اور بدستیر گناہ کرے گی، تو تجھے غلکین، اور بے چین کر دے گی، اس میں جو ان نے اسکو مجھ سے اپنی کسی غرض کے واسطے مانگا، میں نے بلا عوض اس کو خدمت کے لئے اس شرط پر دے دیا کہ اس سے نفع اٹھائے۔

وَلَا يَكْفُفُهَا إِلَّا وَسْعُهَا <sup>١٢</sup> فَأَوْجَحَ فِيهَا مَسَاعِدُ وَأَطَالَ بِهَا اسْتِمَاعُ  
ثُمَّ أَعَادَهَا إِلَيَّ وَقَدْ أَقْضَاهَا. وَبَدَّلَ عَنْهَا قِيمَةً لَا أَرْضَاهَا فَقَالَ  
الْحَدِيثُ <sup>١٢</sup> أَمَّا الشَّيْخُ فَأَصْدَقُ مِنَ الْقَطَا. وَإِنَّمَا الْإِقْضَاءُ قَفَرٌ ط  
عَنْ خَطَا <sup>١٢</sup> وَقَدْ رَهْنَتْهُ عَنْ أَرْشِي مَا أَوْهَنْتُهُ. مَمْلُوكًا لِي مُتَنَاسِبٌ  
الطَّرْفَيْنِ. مُنْتَسِبًا إِلَى الْقَيْنِ. لَقِيَتَا مِنَ الدَّرَكِ وَالشَّيْنِ. يُقَارِنُ  
مَحَلَّهُ سَوَادَ الْعَيْنِ. يُفِيثِي الْإِحْسَانَ. وَيُنِشِي الْإِسْتِحْسَانَ. وَ  
يُعْزِي الْإِحْسَانَ. وَيَتَحَامَى اللِّسَانَ. إِنْ سَوَّدَ حِمَادًا أَوْ وَسَمَ  
أَجَادَ. وَإِذَا رُودَ وَهَبَ الزَّادُ. وَمَتَى اسْتَزِيدَ زَادَ. لَا يَسْتَقِرُّ  
بِمَعْنَى. وَقَالَ مَا يَنْكُرُ إِلَّا مَنِي <sup>١٢</sup> يَنْكُرُ مَوْجُودَةً. وَيَسْمَعُ عِنْدَ جُودَةٍ. <sup>١٢</sup>  
وَيَنْقَادُ مَعَ قَرِينَةٍ. وَإِنْ لَمْ تَكُنْ مِنْ طِينَتِهِ. وَلَيْسَتْ مَعَهُ نَيْبَتُهُ. وَإِنْ لَمْ يَطْعَمْ فِي لَبَنَتِهِ  
فَقَالَ لَهُمَا الْقَاضِي إِمَّا أَنْ تُبَيِّنَا. وَلَا فَيُنَا. فَأَبْتَدَا بِالْغُلَامِ وَقَالَ  
أَعَارَنِي إِبْرَةَ لَا رُفَا أَطْبَارًا <sup>١٢</sup> رَأَى عَفَاها السَّيِّئَ وَسَوَدَهَا  
فَانْخَرَسَتْ فِي يَدَيَّ عَلَى خَطَا <sup>١٢</sup> مَتَى لَمَّا جَدَّ بَتُ مَقْوَدَهَا  
فَلَمْ يَرَ الشَّيْخَ أَنْ يُسَاحِحَنِي بِأَرْشِهَا إِذْ رَأَى تَأَوُّدَهَا  
بَلْ قَالَ هَاتِي إِبْرَةَ ثَمَّانَهَا أَوْ قِيمَةً بَعْدَ أَنْ تُجَوِّدَهَا  
وَأَعْتَقَ مَنِي رَهْنًا لَدَيْهِ وَنَسَاهُنِيكَ بِهَاسِبَةٍ تَزَوُّدَهَا  
فَالْعَيْنُ مَرَّهً لِرَهْنِهِ وَيَدِي <sup>١٢</sup> تَقْصُرُ عَنْ أَنْ تَقْلَمَ مَرْوَعَهَا.

لغات متعارف مراد رشتہ تاکہ + اخضاء - ہر دو راہ زن را ایک گردن + اصدق الخضر المثل  
ہے۔ قضا ایک پرندہ کا نام ہے۔ جو قضا قضا کہتا رہتا ہے۔ عرب لوگ اس کو صدوق کہتے ہیں۔ اس نے  
کہ یہ جب ہی بولتا ہے جب پانی دیکھ لے بغیر پانی کے نہیں بولتا وغیرہ + ارش (خس) قیمت عیب و ان  
ڈانڈ (خس) حداد - ہنگر - لوہار + انسان (لٹ) مرد مک - پتی - پتھا (حی) اسے یہ حد عنہ + زاد - اول یعنی  
توشہ - وٹائی من از زیادہ + قرینہ (ف) مکملہ - سرمہ دانی + لینہ (کسف) نرم یعنی لوہے کے نرم ہونے کی امید  
نہیں ہوتی + یالینت بمعنی نخل ہوگا اس وقت یہ معنی ہونگے کہ اس (سلائی) سے ایسے ہی نفع اٹھایا جاتا ہے  
جیسے نخل سے اگرچہ وہ نخل نہیں ہلکا نرم لکڑی کی کان بیدیا + بینا (کسف) من البین یعنی دور شوید +  
اجرة (کسف) سوزن ہوتی + مقود (کسف) رشتہ تاکہ + متاود (ففت) اصل میں شہر حا ہو جائیکو  
کہتے ہیں + یہاں ٹوٹ جانا مراد ہے + صیل (لٹ) مردو - سلائی +

مشرحہ مگر اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہ دے۔ اس پر اسٹ اپنا تاکہ اس میں ڈال کر اس سے بہت زیادہ  
فائدہ اٹھایا + پھر اس کو مضامہ بنا کر اس کو اتور کر مجھے واپس لینے لگا اور اس کے عوض ایسی قم دینی چاہی  
جس پر یہ رضی نہیں ہو سکتا تھا + اس پر فوجان بولا کہ یہ مانا کہ بڑے میاں قسط سے بھی زیادہ سچے ہیں۔ مگر  
مجھ سے اس کا کوئی غلطی سے ٹوٹ گیا ہے + او میں نے اس کے بدلے میں اس کے پاس اپنا ایک غلام بہن بکھدیا  
جس کی دونوں طرفیں برابر ہیں + اوقیں کی طرف منسوب ہے عیب و میل پھیل سے پاک + وضائے اور نکم  
کی تپلی کی برابر رہتا ہے نیکی ظاہر کرتا + اور خوبی پیدا کرتا ہے، مردک کو خدا پہنچاتا + اور زبان کو محفوظ رکھتا  
ہی + اگر اس کو سیاہ کیا جائے تو بخشش کرے گا + اگر اس سے نشان کیا جائے تو خوب کرے گا۔ جب اس کو توشہ دیا جائے  
تو اس کو سہ کر دیتا + اور جب اس سے زیادتی چاہی جائے تو زیادہ کر دیتا + وہ کبھی ایک جگہ قرا نہیں کرتا + اور  
عدا وہ دیکھ بہت کم نکاح کرتا + یہ جو کچھ بھی ہو جو ہوتا اس کو بخش دیتا + اور بخشش کی وقت بلند ہو جاتا ہے + وہ  
اپنی بیوی + سرمہ دانی + کامیطع رہتا ہے + اگرچہ وہ اس کی سرشت سے نہیں + اور اس کی زینت سے فائدہ حاصل  
کیا جاتا ہے۔ اگرچہ اس کے نرم ہونے کی کوئی امید نہیں ہوتی + یہ سن کر قاضی ان دونوں سے کہنے لگا  
کہ تم صاف بیان کرنا کہ تو + کر دور نہ چلے جاؤ + اس پر جوان چھپٹا اور کہنے لگا + اس نے مجھے ایک  
سوٹی ایسی گڈی میں رفو کرنے کے واسطے مستعار دی تھی + جسے کنکھی نے پڑا اور سیاہ کر دیا تھا  
میرے غلطی سے تاکہ کھینچتے وقت اس کا پٹو باغ ٹوٹ گیا + پورے نے جب اس کو ٹوٹا ہوا دیکھا تو ڈانڈ لیکر  
بھی نرم روی اختیار کرنے پر آمادہ ہوا + بلکہ کہنے لگا کہ تو اس صبی سوئی لا + اور یا کھری (پوری) قیمت اگر  
اور میری ایک سلائی بطور رہن اپنے پاس روک لی + اب اس کا یہ ایک ہی شرمناک واقعہ ہے + میرے لئے  
کافی ہو گا + یہی تاکہ اس کے رہن پڑ جانے کے باعث ہے سرمہ + اور میرا تھا اس کی سلائی کے چھڑائے عاجز ہے +

فَأَسْبِرْ بِذَ الشَّرْحِ عَوْرَ مَسْكَتِي <sup>أز ما ينس من ١٢</sup> وَارْتِ لِمَنْ لَمْ يَكُنْ تَعَوَّدَهَا  
فَأَقْبَلَ الْقَاضِي عَلَى الشَّيْخِ وَقَالَ إِيَّاهُ بِغَيْرِ تَمْرِيهِ فَقَالَ  
أَقْسَمْتُ بِالْمَشْعَرِ أَمْرٍ وَمَنْ <sup>لله الشرح ١٢</sup>  
لَوْ سَأَعِفَّتَنِي إِلَّا يَأْمُ لَمْ تَرْنِي <sup>واقفتي ١٢</sup>  
وَلَا تَصْدَيْتُ أَبْعَى بَدَلًا  
لَكِنَّ قَوْسَ الْخُطُوبِ تَرَشَّقُنِي <sup>١٢</sup>  
وَيُخْبِرُ حَالِي كَخَبَرِ حَالَتِهِ  
قَدْ عَدَلَ الدَّهْرُ بَيْنَنَا فَأَنَا  
لَا هُوَ يَسْتَطِيعُ فَكَّ مَرْوَدِهِ  
وَلَا مَجَالِي لِضِيْقِ ذَاتِ يَدِي  
فَهَذِهِ قِصَّتِي وَقِصَّتُهُ  
فَلَمَّا وَعَى الْقَاضِي قِصَصَهُمَا <sup>لله حفظ ١٢</sup>  
أَبْرَزَ لَهُمَا دِينَارًا مِنْ تَحْتِ مُصْلَاهُ وَقَالَ لَهُمَا اقْطَعَا بِهِ الْخِصَامَ  
وَأَفْصِلَا <sup>بشباب كرفت ١٢</sup> فَتَلَقَّاهُ الشَّيْخُ دُونَ الْحَدِيثِ وَأَسْتَخْلَصَهُ عَلَى وَجْهِ  
الْحَيْدِ لَا الْعَبَثِ وَقَالَ لِلْحَدِيثِ نِصْفُهُ لِي لِسَبْعِهِمْ مَبْرَتِي وَسَهْمِيكَ  
لِي عَنْ أَدْنَى إِبْرَتِي وَلَسْتُ عَنِ الْحَيِّ أَمِيلُ فَقُمُوا خُذُوا لِمِيلٍ فَعَرَا <sup>١٢</sup>  
الْحَدِيثَ لِمَا حَدَّثَ الْكِتَابَ وَكَفَّهَرَهُ عَلَى سَمَائِهِ سَحَابٌ وَهُمْ لَهُ الْقَائِمِي <sup>١٢</sup>

لغات) اذث۔ بصیغہ لام ای ارحم و توجہ + ایچہ (ح) چلے بات کو زیادہ کیجئے  
 مقویہ (ف) کذب۔ دروغ + مشعر الحرام (ف) مزدلفہ اس کو مشعر اس نے  
 کہتے ہیں کہ وہ حج کی ایک علامت ہے اور علامات حج کو مشعر کہتے ہیں + ناسکین  
 حاجیاں + غلغلا۔ من الغول۔ ہلاک کرنا + تو شقنی۔ اے قصیدی +  
 مصمیات (ضسک) ہلاک کر دینے والے تیر۔ ضحیٰ (ف) مضمت  
 مرض + اکتیاب۔ (ک) حزن۔ غم +

مشعر اس بیان سے میری فقیری کی انتہا ملاحظہ فرمائیے (آزمائیے) اور شخص اس فقر و فاقہ  
 کا عادی نہ ہو اس پر رحم فرمائیے، قاضی بوڑھے کی طرف متوجہ ہوا اور کہنے لگا۔ کہ بلامبالغہ و کذب  
 تو بھی بیان کر اس بوڑھے بولاسے میں مشعر الحرام اور ان حاجیوں کی جو مقام میں جمع ہوئے ہیں تم  
 ہوں، اگر گزرمانہ میری مدد کرتا تو آپ ہر گز مجھے اس سلائی کام میں نہ پاتے جو اس نے رہن کھلی ہوئی اور میں ہرگز  
 اس ٹوٹی سوئی کا بدلہ، یا قیمت چاہتا ہوا تیر سے لگے نہ آتا، لیکن (کیا کروں) حوادث کی کمائیں دھڑ  
 اُدھر سے مجھ پر تیر بربادی ہیں، میری حالت تکلیف اور سختی، مسافت اور کمزوری میں اس جوان کی طرح  
 ہی ہے، رہنے نے ہمارے درمیان خوب انصاف سے کام لیا کہ میں بخیر اس کی، اور وہ میری نظیر ہو گیا  
 نہ وہ تیر سے پاس سلائی رہن ہو جانے کے بعد اس کے چھڑانے کی استطاعت رکھتا ہے، اور نہ میں  
 اپنی تلکدستی کی وجہ سے (جس میں کشادگی کی گنجائش ہی نہیں) اس کے گناہ کے  
 وقت معافی کی طاقت رکھتا ہوں + پس یہ ہے میرا اور اس کا قصہ، لہذا متوجہ ہو جائے  
 آپ ہماری طرف اور (انصاف کیجئے) ہمارے درمیان میں، اور ہم پر رحم کھائیے، قاضی  
 قاضی نے جب دونوں کے قصے سنے اور دونوں کی سختی جگہ دیکھ کر عیادت و بظاہر ہو گئے، تو ان کے لئے اپنے  
 مصلحت کے پتے سے ایک اشرفی نکالی، اور ان سے بولا کہ (لو) جھگڑا کا ٹولہ باہم تقسیم کر لو، اس پر سننا اور  
 نے چھپکراشرفی نے لی، اور مزاج سے نہیں بلکہ سچ سچ اس کو اپنا بنالینا چاہا اور جوان سے بولا کہ جتنی  
 نصف تو قاضی صاحب کی مجھے عنایت سے ہی ہے رہا تیرا حصہ تو وہ میری سوئی کی دیت میں آگیا میں حق بات عرض  
 کرنا نہیں چاہتا، لے لے لے اپنے حصہ کی سلائی بکڑ، اس واقعہ سے جوان کو سخت صدمہ پہنچا، اور اس کے  
 آسمان (دامیر) پر تار یک گھٹا چھا گئی۔ (یہ دیکھ کر) اس کے لئے قاضی کا دل بھی کڑھا،



وَهَيَّجَ أَسْفَهُ عَلَى الدِّينِ وَالْمَاضِي إِلا أَنَّهُ مَجْرِبَالُ الْفَتَى وَلَيْلَاهُ  
بَدْرُ نَيْمَاتٍ رَضِيَ بِهَا لَهُ. وَقَالَ لَهُمَا اجْتَنِبَا الْمُعَامَلَاتِ بِوَأَمْرِ الْخَاصَاتِ  
وَلَا تَخْضُرَانِي فِي الْمَحَالَمَاتِ. فَمَا عِنْدِي كَيْسَ الْغَرَامَاتِ. فَهَهُمَا مِنْ  
عِنْدِهِ فَرَحَيْنِ بِرَفْدِهِ. مُفْضَيْنِ بِجَلَدِهِ. وَالْقَاضِي مَا يَجُوزُ ضَرْبُهُ  
مَذْبُوحَ حَجَرِهِ. وَلَا يَنْصُلُ كَمَدِهِ. مَذْمُومٌ شَيْءٌ جَلَدُهُ. حَقٌّ إِذَا أَوَاقَ مِنْ غَشِيَتِهِ  
أَقْبَلَ عَلَى عَاشِيَتِهِ. وَقَالَ قَدْ أَشْرَبَ حَسْبِي وَنَبَأَنِي حَدْسِي بِأَنَّهُمَا صَاحِبَا  
دَهَاءٍ لَا خَصْمَ أَدْعَا. فَكَيْفَ السَّبِيلُ إِلَى سَرِّهِمَا. وَاسْتَبْنَا طَرِيقَهُمَا. فَقَالَ  
لَهُ خَيْرُ رُضْرَتِهِ. وَشَرُّ رَاةِ جَمْرَتِهِ. إِنَّهُ لَنْ يَتَمَّ سِتْرُهُمَا خَبِيرُهُمَا  
إِلَّا بِهِمَا. فَقَفَا هُمَا عَوْنًا يُرْجِعُهُمَا إِلَيْهِ. فَلَمَّا مَثَلَا بَيْنَ  
يَدَيْهِ. قَالَ لَهُمَا أَصْدَقَانِي سِنَّ بَكْرُكُمَا. وَلَكُمَا الْإِمَانُ  
مِنْ تَبِعَةٍ مَكْرُجُمَا. فَاجْتَمَعَ الْحَدَثُ وَاسْتَقَالَ. وَأَقْدَمَ الشَّيْخُ وَقَالَ  
أَنَا السَّرُوحِيُّ وَهَذَا أَوْلَدِي  
وَمَا تَعَدَّتْ يَدُهُ وَلَا يَدِي  
وَلَا نَمَّا الدَّهْرُ الْمُسْنِي الْمُعْتَدِي  
كُلَّ نَدِي الرَّاحَةِ عَذَابِ الْمَوْدِي  
يَكْلِي فِي وَبِكُلِّ مَقْصِدِ  
لِيَجْلِبَ الرَّشْرُ إِلَى الْحِطِّ الصَّدِي  
وَالشَّيْبَلُ فِي الْخَبْرِ مِثْلُ الْأَسَدِ  
فِي إِبْرَةِ يَوْمًا وَلَا فِي مَرُودِ  
مَالٍ يَنَاحِي غَدًا وَنَا جَمْعِي  
وَكُلَّ جَعْدِ الْكَفِّ مَعْلُولِ الْيَدِ  
بِالْجِدِّ إِنْ أَجْدَى وَالْإِلَّاهُ دِ  
وَتَفِدُ الْعُمْرَ بَعِيشَ أَنْجِي

لغات) جی۔ الجبر کسی کی حالت کو درست کر دینا + ضعیف میں ارضیع تھوڑا سا مال بخشنا، ادراہ + تباہ و فساد  
محاکمات۔ جرح حکمہ۔ عدالت: کچھری، دزد (کس) عطا بخشش + ضجور (ف) غضب، غصہ، بغض الخ  
یقال فی المثل "ما یبغ حجرة" اسے نہیں تروا و سنگا و (مکمل) (ف) اندوہ، حزن۔ جملہ (ف) سخت پتھر مراد  
کف، ہر، غشبیہ (ف) بیہوشی۔ بے فروی + غامشیہ (ف) خادم، پیڑھی، ہرکارہ، دھاء (ف) حذق  
تجربہ کاری، زیرکی، شہرہ (ف) حاذق۔ تجربہ کار۔ عین (ف) الشرطی، مصاحب + اصدقانی الخ۔ یہ  
ضرب المثل کی بگڑی ہوئی صورت ہے اصل میں مثل یوں ہے "صدیقی سن بکرا" یعنی اُس نے اپنے اونٹ کی عمر  
مجھے بالکل صحیح بیان کی + تبعدہ۔ قد شرجت فی الصمد + الحجم۔ الاحجام مؤخر ہونا کوئے بھانکنا  
ندوی الراحة۔ کر لیا الکف + مجد الکف۔ ضد کریم الکف، بغل، تنگدست۔ الد (ف) ضد جد۔  
یعنی باطل + رشحہ (ف) بار، قلیل۔ آسانک۔ صدی (ف) عطشان، ظمآن۔ رشتہ +

شجر (ح) اور لاکھ گذشتہ دینار پر اُس کا حزن و ملال مشتعل ہوا کیا، مگر اُس کو جان کے دل اور حزن کے ساتھ  
جذہ چھوٹے درہوں سے نیکو کاری (غخاری) کرنا ہی بڑی، اور اُن سے بولا کہ "آئندہ" معاملات  
پر نیز کرنا اور مقدمات سے دور رہنا اور ہر گرجہ یوں میں میرے پاس نہ آنا کیونکہ میرے پاس تو اُن کے توٹے  
نہیں رکھے ہیں اس پر ادھر تو وہ دونوں اُس کے احسان پر خوش ہوئے اور اُس کی تعریف کرتے ہوئے اُس سے  
خصمت ہوئے، اور ادھر قاضی کی جی کی یہ حالت تھی کہ جب اُن کا سنگدل پسچا تھا اُس وقت سے چپ نہیں  
بڑتی تھی، اور جب سے اُن کا سخت ترین پتھر (کف) پٹکا تھا اُس وقت سے اُن کا غم جاتا ہی نہ تھا،  
جسے کہ جب بیہوشی سے کچھ کچھ افاقہ ہوا تو اپنے اردلیوں کی طرف متوجہ ہو کر کہنے لگا کہ میری عقل (اُس وقت)  
کھو گئی تھی، اور اب میرا یہ خیال ہے کہ وہ دونوں ہوں نہیں (مکار) چالاک تھے، نہ کہ تھپا خصوصیت،  
لہذا دباؤ کہ اُن کے امتحان اور پھینک دینے کی کیا سبیل ہے؟ اس پر اسے گروہ کا سب سے بڑا ہوشیار اور اسکے انکار کی  
چنگاری بولا کہ اُن کا راز سوائے اُن کے حاضر ہونے کے اور کسی طرح نہیں کھل سکتا۔ بیش کقاضی نے اپنا  
ایک سپاہی اُن کے پیچھے چھوڑا تاکہ اُن کو ٹوک کر لائے جب وہ دونوں قاضی کے سامنے پیش ہوئے تو قاضی  
اُسے کہنے لگا کہ تم اپنے جوان اونٹ کی صحیح صحیح عمر بیان کرو (ابھی اصلی حالت سے خبردار کرو) ٹکوتما سے  
مگر کے انجام بد سے امان ہے۔ یہ سن کر جوان تو کو نے جھانکنے لگا مگر بوڑھا آگے بڑھا اور بولا  
میں سرورجی ہوں اور یہ میرا لڑکا، اور شہر کا بچہ آزمائش میں شیر کی طرح ہوتا ہے، نہ اُس کے ہاتھ نے  
کسی دن سوئی کے بار سے میں ظلم کیا ہے اور نہ میرے ہاتھ نے سلاخی کے بار سے میں +  
اُن بڑے کا اور ظلم زمانہ ہماری طرف ایسا متوجہ ہوا کہ ہم سبھی و شیریں چشمہ، او بخیل نسبت، دست سے  
(اپنے) ہر سہرن اور مقصد کے ساتھ بھیک مانگنے لگے (جہاں) حق سے کام نکل سکا وہاں  
حق اپنے (اور جہاں) اس سے کام نہ نکل سکا، وہاں باطل سے (کھیل کود سے) تاکہ ہم اپنے بچے جتن  
(برکت) کی طرف پانی پھینچ لائیں (نکالیں) اور پھر کو بڑی زندگی کے ساتھ قطع کر دیں (گنہگار ہیں)

وَالْمَوْتُ مِنْ بَعْدُ لَنَا بِالْمَرْصَدِ <sup>١١</sup> إِنْ لَمْ يُفَاجِئِ الْيَوْمَ فَلَا يَجِي فِي غَدِي  
فَقَالَ لَهُ الْقَاضِي لِلَّهِ دَرَكٌ فَمَا عَذَابُ نَفْسَاتٍ فِيكَ، وَهَالِكٌ كَوَلَا خَلِيلٍ  
فِيكَ، وَإِنِّي لَكَ مِنَ الْمُنذِرِينَ، وَعَلَيْكَ مِنَ الْحَذَرِينَ، فَلَا تُمْأَكِرْ بَعْدَهَا  
لِلْحَاكِمِينَ، وَآتَقِ سَطْوَةَ الْمُتَكَلِّمِينَ، فَمَا كُلُّ مُسَيِّطِرٍ يُقِيلُ، وَلَا كُلُّ آوَانٍ  
يُسَمِعُ الْقِيلُ، فَعَاهِدْهُ الشَّيْخَ عَلَى اتِّبَاعِ مَشُورَتِهِ <sup>١٢</sup> وَلَا زَيْدَاعٍ عَنْ تَلْبِيسِ  
صُورَتِهِ <sup>١٣</sup> وَفَصَلْ عَنْ جَهْتِهِ <sup>١٤</sup> وَالْخَيْرُ مِلْكُهُ مِنْ جَهْتِهِ، قَالَ الْحَرْثُ بْنُ هَمَامٍ فَلَمْ أَرِ  
أَحَبَّ مِنْهَا فِي تَصَارُيفِ الْأَسْفَارِ، وَلَا قَرَأْتُ مِثْلَهَا فِي تَصَارِيفِ الْأَسْفَارِ.

## المقامة التاسعة الأسكندرية

قَالَ الْحَرْثُ بْنُ هَمَامٍ <sup>١٥</sup> طَحْنَانِي مَرَحُ الشَّبَابِ، وَهَوِي الْأَكْسَابِ  
إِلَى أَنْ جُبْتُ مَا بَيْنَ فِرْعَانَهُ <sup>١٦</sup> وَغَانَهُ، أَخْرُصُ الْغَادِ <sup>١٧</sup> وَكُجْبِي الْمَاءِ  
وَأَقْتَحِمُ الْأَخْطَارَ، لَكِي أَدْرِكَ الْأَوْطَارَ، وَكُنْتُ لِفَقْتُ مِنْ أَفْوَاكِ  
الْعُلَمَاءِ، وَتَقَفْتُ مِنْ وَصَايَا الْحُكَمَاءِ، أَنَّهُ يُلْزِمُ الْأَدِيبَ، إِذَا دَخَلَ  
الْبَلَدَ الْغَرِيبَ، أَنْ يَسْتَمِيلَ قَاضِيَهُ، وَيَسْتَخْلِصَ مَرَاضِيَهُ،  
لِيَسْتَشْدَّ ظَهْرُهُ عِنْدَ الْخَصَامِ وَيَأْمَنَ فِي الْغُرَبَةِ جُورَ الْحُكَمَاءِ،  
فَاتَّخَذْتُ هَذَا الْأَدَبَ إِمَامًا، وَجَعَلْتُهُ لِمَصَالِحِي زِمَامًا، فَمَا دَخَلْتُ  
مَدِينَةً، وَلَا لَحِثْتُ غُرْبَةً، إِلَّا وَامْتَرَجْتُ بِحَالِيهَا مَتَزَا جِ الْمَاءِ بِالرَّاحِ <sup>١٨</sup>

لغات) مرصد (صف) جابر انتظار، مسیطر (صف) حاکم، امیر مسلط، یقیل (من الافعال)  
گناہ خستہ (من) خداع، مکر، دھوکہ، اسفاد، اول ج سفر، وثانی ج سفر، معنی کتاب، بحر  
نشاط، سرور، جوش، فرغانہ (من) فصل، اقصائے خراسان میں سفر قد سے تریس فرسخ کے فاصلہ پر  
ایک شہر ہے، غاند، بلا و سوڈان میں سے ایک شہر ہے، فرغانہ اور غاند کی درمیانی مسافت ۴۰ پانچ ماہ  
کی راہ پر۔ مراد مغرب سے مشرق تک ہے، بخارا (من) غم، لیکثیر، و اخطار دے، جائے خوف و خطر، و اطمینان  
(من) جہ و طر حاجت، ثقت، اے اخذت و قیدت، راح (من) د ف، شراب، جہ

نشر ہے بعد از موت ہمارے انتظار میں ہے اگر آج نہیں آئی تو کل ضرور آجائگی، اس قاضی اس سے کہنے لگا  
میں خوب سبحان اللہ تیرے منہ کی سانس کس قدر شیریں ہیں، اگر مکر نہ ہوتا تو ایک عجیب شے تھا، میں تجھے ڈرانے  
والا، اور تیری حالت پر خوف کر نیوالا ہوں۔ تجھے چاہیے کہ تو اس کے بعد ملکوں سے مکر نہ کرے، اور حکمرانوں کی  
سخت گیری سے بچے، کیونکہ ہر حاکم عفو سے کام نہیں لیتا، اور ہر وقت بات نہیں سنی جاتی، اس پر  
بوڑھے نے قاضی کے مشورے پر چلنے، اور تیس صورت سے باز رہنے کا وعدہ کیا اور اس سے علیحدہ ہو گیا  
و اس کا لیک اس کی پیشانی سے مکر و فریب چمک دکھا، ہر ہو رہا تھا۔ حارث ابن ہام کہتا ہے کہ میں نے نہ تو  
سفر کی گردشوں میں اس سے زیادہ کوئی عجیب قصہ دیکھا، اور نہ کسی قصہ کہانی کی کتاب میں پڑھا۔

## نویں مجلس (جو اسکندر کے نام سے مشہور ہے)

حارث ابن ہام نے بیان کیا کہ مجھے جوانی کی تنگ اور کافری کی خواہش نے کہیں سے چلنے پر مجبور کیا، یہاں تک کہ میں نے  
مکافہ غاند اور غاند کی درمیانی فاصلے کی پس خوشہ چینی کے خیال سے بڑے گہرے گہرے پانیوں میں گھسا، اور دگوہری  
مرد پنے کے لئے خفاک حکموں تک، میں داخل ہوا۔ چونکہ میں عالمیوں کی زبان و حکیموں کی نصیحتوں سے  
یہ بات پا چکا تھا، دس چکا تھا، کہ عقل مند آدمی پر واجب ہے کہ کسی بیگانے شہر میں داخل ہو تو اس کے  
قاضی کو اپنی طرف مائل کرے، اور اس کی خوشنودی و راج کو اپنے لئے مخصوص کرے تاکہ بوقت محنت  
اس کی کمر مضبوط ہو جائے اور وہ جو حکام سے محفوظ رہے، لہذا میں نے اس طریقہ کو اپنا پیشوا  
اور اپنی مصلحتوں کی لگام نہ لیا، پس جب کسی شہر میں داخل ہوتا یا شہر کی کچھاریں گھٹتا تو اس کے  
حاکم کے ساتھ اس طرح خلط و طبع پیدا کر لیتا جس طرح شراب اور پانی باہم مخلوط ہوں،

وَتَقَوَّيْتُ رِعَايَتَهُمْ تَقَرُّوْا أَجْسَادِيْكُمْ زَوَاجِرُ. فَبَيْنَمَا أَنَا عِنْدَ حَاكِمِ  
الْأَسْكَدَرِيَّةِ فِي عَشِيَّةٍ عَرَبِيَّةٍ. وَقَدْ أَحْضَرُ مَالِ الصَّدَقَاتِ.  
لِيَقْضِيَهُ عَلَى ذَوِي الْفَقَائَاتِ. إِذْ دَخَلَ شَيْخٌ عِفْرِيَّةً تَعْلَمُ امْرَأَةً  
مُصْبِلِيَّةً. فَقَالَتْ أَيْدِ اللَّهِ الْقَاضِي. وَأَدَامِنِي التَّرَاضِي. إِنْ أَمْرًا  
مِنْ أَلْمِ جُرُؤَتِهِ. وَأَطْهَرَ أَرْوَقَتِهِ. وَأَشْرَفَ خَوْلَتِهِ. وَعُمُومَةٍ مِثْلِي لَصْنِ.  
وَسَمِيحِي الْهَوْنِ. وَخُلِقِي نِعَمَ الْعَوْنِ. وَبَيْنِي وَبَيْنَ جَارَاتِي بَوْنٌ. وَكَانَ  
إِذَا خَاطَبَنِي نَبَأُ الْمَجْدِ. وَأَرْبَابُ الْجَلْدِ سَبَكْتَهُمْ. وَكَلِمَتُهُمْ. وَعَافِي صَلَاتَهُمْ.  
وَصَلَاتُهُمْ. وَاحْتَجَرْتُ بِأَنَّهُ عَاهَدَ اللَّهُ تَعَالَى بِحُكْمَةٍ. أَنَّهُ لَا يَصْهَرُ غَيْرِي  
حِرْفَةٍ. فَقِيضَ الْقَدْرُ لِنَصِيٍّ وَوَصِيٍّ. أَنَّ حَضَرَ هَذَا الْخَدْعَةَ.  
نَادَيْتُ أَبِي. فَأَقْسَمَ بَيْنَ رَهْطِهِ. أَنَّهُ دَفَنُ شَرْطِهِ. وَادَّعَى أَنَّهُ طَالَ  
مَا نَظُمَ دُرَّةً إِلَى دُرَّةٍ فَبَاعَهُمَا بِبَدْرَةٍ. فَأَغْتَرَا بِي بِزُخْرُفَةِ تَحَالِيٍّ وَزُخْرُفَةِ  
قَبْلِ اخْتِبَارِ حَالِهِ. فَلَمَّا اسْتَفْهَنْتُ حَيِّي مِنْ كِنَاسِي. وَرَحَلْتَنِي عَنْ أُنَاسِي. وَ  
لَقَيْتَنِي إِلَى كِسْرَةٍ. وَحَصَلْتَنِي تَحْتَ أَسْرَةٍ. وَجَدْتَنِي قَعْدَةً لَّجَمَةٍ. وَالْفَيْتَهُ  
حُجْبَةً لَّوَحَةٍ. وَكُنْتُ حَبِيبَتَهُ بِرِيَاشِ وَرِيٍّ. وَأَنَا بِي وَرِيٍّ. فَأَبْرَحَ بِلَيْعِهِ  
فِي سَوَاقِ الْعِظْمِ وَيَتَلَفَ قَمَرُهُ فِي الْخَضَمِ وَالْقَضَمِ إِلَى أَنَّ مَرَقَ مَالِي بِأَسْرَةٍ  
وَأَنفَقَ مَالِي فِي عُسْرَةٍ. فَلَمَّا انْسَافِي طَعَمَ الرَّاحَةَ. وَغَادَرْتُ بَيْنِي الْقَمَرُ مِنَ الرِّاحَةِ  
فَقُلْتُ لَهُ يَا هَذَا إِنَّهُ لَا خُتْبَاءَ بَعْدَ بَوْسٍ وَلَا عِطْرَ بَعْدَ عَرُوسٍ.

لغات) اسکندر مدبر (دک) بلا مصر میں اسکندر ذوالقمرین کا بنایا ہوا ایک بہت بڑا شہر ہے +  
 جرمین (فلکت) شہید تہ البر و باد سرور و عقیقہ دیت (کس) زشت نکار خدایت + مصیبت ترضس + پھر والی  
 عورت + جزوہ ترضس + اصل قبیلہ و کذا لکھا + روم + ہون (ف) نرمی + عاف - کرہ نصاہر المصاہرۃ  
 خزل بنامہ حرف (دک) پیشہ بہتر + قیقین - قدر + نصیب (ف) کعبہ رنج + و صوب (ف) مرض +  
 خذ عتد نصف (مکار + بدس) (حسف) توڑا ہوا روپیہ کی تحصیل + کما سو (دک) خواہنگاہ - آمویہ مراد و طریم  
 کسرۃ (حسف) نکاتہ + جھٹ + حنف + صیغہ مبالغہ من الجحیم + الترام الارض + (تاتش) (دک) لہجہ  
 فاخرہ + اثاث (ف) سامان خانگی + حصص (ف) کسر وادک + صفت + ارزاں + مضم (ف) سب تو سنے  
 کھانا + مضم (ف) دانوں کے کناوٹے جیانا + باسیر - بہتا + کھانا + الخ یعنی بعضی کے مال  
 یا منہ کو پوشیدہ نہیں کھا جاتا + لا حظ الخ - یا ایک ضرب بالمثل ہے اصل اسکی یہ کہ ایک عورت سماۃ بہ اسمائے  
 اپنے شوہر جس کا نام عرو تھا کہ مرنے کے بعد دوسرا نکاح کیا + زوج ثانی نے اس سے کہا صبی الیہ عطر  
 اُس نے جواب دیا عطر بعد عرو میں یزاس کی اصل یہ بھی کہی جاتی ہے کہ ایک شخص نے ایک عورت سے  
 عقد کیا + اسکی طبیعت میں گرائی دیکھ کر پوچھا کہ این عطر کسے عطر اپنے جوابے یا خاتمہ لغیر خدا وقت شوہر نے اس پر کہا بچا عطر بعد عرو

مشرج + اور اُس کی مہربانی سے اس طرح تقویت پاتا جسے ہم روح سے + ایک روز کا واقعہ ہے کہ میں  
 اسکندر مدبر کے ایک حاکم کے پاس شام کے ٹھنڈے وقت بیٹھا تھا کہ چند قوں کا مال لایا گیا +  
 تاکہ وہ اسے محتاجوں پر تقسیم کر دے - اس اثنا میں ایک بوڑھا جس کو ایک صاحب اولاد بوجھا  
 پہنچ رہی تھی - آیا + وہ عورت کہنے لگی کہ خدا قاضی جی کو تقویت بخشے اور سدا ان سے  
 فریقین کو راضی رکھے - سنئے میں شریف خاندان، اور پاک و صاف اصل کی ایک نجیبہ لطیفین  
 عورت ہوں - میری احسن شناخت حفاظت نفس (پاک دامنی) تھی اور میری فضیلت نرمی  
 ہے - میری سرشت اچھی مددگار ہے + اور میرے او میرے ہمسایوں کے درمیان  
 بعد ہے - (میں غریب الوطن ہوں) میرے باپ کا یہ قاعدہ تھا کہ جب صاحبان بزرگی  
 اور بار بار بخت میری باتیں لاستے تو ان کو وہ خاموش و عاجز کر دیتے - اور اُن کے میل جول اور  
 صلہ و خشش کو کراہیت کی نظر سے دیکھتے اور یہ بات بنا دیتے تھے کہ مخالف میں نے خدا سے  
 عہد کر لیا ہے کہ اہل صنعت و پیشہ و زر کے علاوہ کسی کو دام نہیں بناؤں گا + مگر میرے رنج اور  
 مرض کی خاطر حکم خدا دی نے یہ بات مقرر کر دی کہ اس مکار نے اگر میرے باپ سے قوم کے روبرو  
 قسم کھا کھا کر کہا کہ وہ (میں) آپ کی شرط کے موافق ہے (ہوں) اور دعویٰ کیا کہ اب اوقات میں نے  
 موتوں کو موتیوں کے ساتھ برو کر ایک ایک توڑے کو فروخت کیا ہے - میرے باپ نے اس سے  
 ملیع شدہ دروغ کلام سے دھوکہ کھا یا + اور میرا نفس کی حالت کا امتحان کئے ہوئے افسانے نکاح کر دیا  
 جس وقت اس نے مجھ کو میرے گھر سے نکالا اور میرے رشتہ داروں سے رخصت کر کے اپنے مکان کو لے گیا + مجھ کو  
 اپنی فہمیں داخل کیا + تو میں نے اس کو بروقت پہنچا ہوا اور صاحب فراش ہمیشہ بڑا ہوا + دوسرے بایا دیکھا  
 کہ بڑا ست ہے اور مولے بڑے رہنے کے کچھ نہیں کرتا) میں اس کے ساتھ کچھ کیڑوں + وحش + صورت  
 اثاثہ البیت اور خندہ روئی سے ہار کر قی غمی باور یہ ہمیشہ ان کو سستے بازار (پینٹ) میں بیٹھا اور اسکی  
 قیمت کو کھانے اڑانے میں صرف (تلف) کرتا رہا - یہاں تک کہ میرا نام و کمال مارا توڑا لانا خالی  
 کر دیا + اور میری ہر شے کو اپنی تنگ حالی میں خرچ کر بیٹھا - پس جب اُس نے مجھ کو زائغ بھلی  
 و آرام بھولا دیا اور میرے مکان کو بھلی سے زیادہ صاف و خالی کر دیا + تو میں بولی کہ اچھی سختی کے بعد  
 (علم و غیر کو پوشیدہ رکھنا) (اچھا) نہیں + اور وہاں کے بعد عطر لگانا یہ کار ہے (بنا - پیچھے طرکات ہے) +

فَانْهَضْ لِلْكِتَابِ بِصَنَاعَتِكَ، وَاجْتَنِي ثَمَرَةَ بَرَاعَتِكَ، فَرَعَمَ  
أَنْ صِنَاعَتَهُ قَدْ رُمِيَتْ بِالْكِبَادِ، لِمَا ظَهَرَ فِي الْأَرْضِ مِنَ الْفَسَادِ  
وَلِي مِنْهُ سُلَالَةٌ كَانَتْ خِلَالَهُ، وَكَلَامًا مَا يَنَالُ مَعَهُ شَيْعَةٌ وَلَا تَرْقُلُهُ  
مِنَ الطَّوِيِّ دَمْعَةٌ، وَقَدْ قُدْتُ إِلَيْكَ، وَابْصُرْتُ لَدَيْكَ، لَتَجْمَعُ عَوْدَ  
دَعْوَاهُ، وَتَحْكُمُ بَيْنَنَا بِمَا رَأَى اللَّهُ، فَاَقْبَلِ الْقَاضِي عَلَيْهِ وَقَالَ  
لَهُ قَدْ وَعَيْتُ قَصَصَ عِزِّكَ، فَبَرَهْنِ الْآنَ عَنْ نَفْسِكَ  
وَلَا تَكْشِفْ عَنْ لَبْسِكَ، وَأَمَرْتُ بِجَبْسِكَ، فَاطْرُقْ  
أَطْرَاقَ الْأَفْعَوَانِ، ثُمَّ شَهِّرْ لِلْحَرْبِ الْعَوَانَ، وَقَالَ  
لِسَمْعٍ حَدِيثِي فَإِنَّ عَجَبُ يُضْحِكُ مِنْ شَرْحِهِ وَيُنْتَجِبُ  
أَنَا أَمْرٌ وَلَيْسَ فِي خَصَائِصِهِ عَيْبٌ وَلَا فِي فَخَارِهِ رَيْبٌ  
سَرُوجٌ جَارِي الَّذِي وَلَدَتْ بِهَا وَالْأَصْلُ غَسَّانٌ حِينَ انْتَسَبَ  
وَشُغِلِي النَّهْسُ وَالنَّجْرُ فِي الْعِلْمِ طَلَا بِنِي وَحَبَذَ الْاِطْلَبُ  
وَرَأْسُ مَالِي سَحْرُ الْكَلَامِ الَّذِي مِنْهُ يُصَاغُ الْقَرِيبُ وَالْخُطْبُ  
أَخُوصٌ فِي لُجَّةِ الْبَيَانِ فَاخْتَارَ الْأَلْفَاظَ مِنْهَا وَأَنْتَجِبَ  
وَاجْتَنِي الْبَيَانَ الْجَنِّي مِنَ الْقَوْلِ وَغَيْرِي لِلْمَعُودِ حَيْطَبُ  
وَآخِذُ الْفَظِ فِضَّةٌ فَإِذَا مَا صُغِنَتْ قِيلَ إِنَّهُ ذَهَبُ  
وَكُنْتُ مِنْ قَبْلِ أَمْتَرِي نَشْبًا بِالْأَدَبِ الْمُقْتَنِي وَاجْتَلِ لِي

لغات (سلالة) (ض) بجہ - شبعۃ (ضف) بقدر سیری + ترقاء  
الرقوء - ایستادن اشک و غم + عوان (ف) جنگ بعد از جنگ اول را بکر نامند  
طلاب (ک) مطلب مقصد + قرین (فا) شعر نظم عود (ض) چوب  
نا تراشیدہ + یافع (فسک) یا عم بختہ + نشب (ف) مال غیر منقولہ کا عمار وغیرہ +

نشر (م) لہذا اب تم اپنی کاریگری سے کمائی کئے لئے اٹھو اور اپنی جودت تدبیر کا  
پھل چنو (پاؤم) اس پر وہ کہنے لگا کہ میرا سہن زمین (زمانہ) میں فساد پھیل جانے کے سبب سے  
کھوٹا سمجھ کر غیر مروج قرار دے دیا گیا ہے اور میرے پاس اس سے ایک بچہ (بھی) ہے جو (سبب  
غایت جوع) خلال کی طرح ضعیف و نحیف ہے اور ہم دونوں (مجھ اور بچہ) کو اُس کے پاس پت بھر کے  
روٹی نہیں ملتی + اور سبب بھوک کے اُس بچہ کے سنو نہیں لگتے + اب میرا ان کو کھینچ کر آپ کے پاس لائی  
ہوں تاکہ اُن کے دعوے کی لکڑی کو چاکر امتحان کریں - اور خدائے جو آپ کو سکھایا ہے  
آپ اُس کے ساتھ ہمارا انصاف کریں + یہ سن کر قاضی بوڑھے کی طرف متوجہ ہوا -  
اور کہنے لگا کہ اپنی بیوی کا قصہ تو سن چکا اب اپنی طرف دلیل بیان کر - ورنہ یاد رکھنا کہ میں تیرا  
سارا مکرو حیول کر رکھ دوں گا - اور تجھے قید کرنے کا حکم سنادوں گا + اس پر بوڑھے  
نے ذرا دیر اثر دھے کی طرح گردن جھکائی - پھر دوبارہ جنگ کے لئے آمادہ ہو کر کہنے لگا  
تو میری بات سنو کیونکہ وہ ایک عجب شے ہے + اُس کے بیان کرنے سے ہنسی بھی آتی  
ہے اور رونابھی + میں ایک ایسا مرد ہوں جس کے فضائل میں نہ تو کوئی عیب ہے - اور نہ  
اُس کے فخر میں کچھ شک (کی گنجائش) میرا پیدائشی مکان سروج (دیں) ہے + اور میری اصل  
قبیلہ خان + میرا کام پڑھنا - اور میرا مطلب علم کی زیادتی ہے + اور کیا کہنا ہے اس طلب کا  
میری اصلی پونجی وہ جادو بیانی ہے جس سے شعر و خطبے (نظم و نثر) بنائے جاتے ہیں +  
میں دریائے فصاحت میں غوطہ لگا کے موتی اکالتا اور منتخب کرتا ہوں + اور باتوں  
میں سے بختہ میوے چن لیتا ہوں + اور علاوہ میرے ہر ایک شخص لکڑیاں سینے والا ہے  
میں الفاظ کو چاندی کا لیکر جب اُس میں زرگری کرتا ہوں تو وہ سونا کھلانے لگتا ہے + اس سے  
پہلے میری یہ حالت تھی کہ میں اپنے چال کردہ علم کے ذریعہ مال نکالتا (مصل کرتا) تھا +



وَمِتْطَلِي أَخْصِي لِحْمَ مَتِيهِ  
وَمَا لَمَّا زُفَّتِ الصَّلَاتُ إِلَى  
فَالْيَوْمَ مَنْ يَعْلُقُ الرَّجَاءَ بِهِ  
لَا عَرْضُ أَبْنَائِهِ يُصَانُ وَلَا  
كَانَهُمْ فِي عَرَاصِرِهِمْ جَيْفٌ  
فَمَا رُبِّي لِمَا مُنِيتُ بِهِ  
وَضَاقَ ذُرْعِي لِضِيقِ ذَاتِ يَدِي  
وَقَادَنِي دَهْرِي الْمَلِيمُ إِلَى  
فَمِعْتُ حَتَّى لَمْ يَبْقَ لِي لَبَدٌ  
وَدَّيْتُ حَتَّى أَتَقَلْتُ سَائِلَتِي  
ثُمَّ طَوَيْتُ الْحَشَى عَلَى سَعَبٍ  
لَمَّا رَأَى لَأَجْهَازَهَا عَرْضًا  
فَجَلَّتْ فِيهِ وَالنَّفْسُ كَارِهَةً  
وَمَا تَجَاوَرْتُ إِذْ عَبَثْتُ بِهِ  
فَإِنْ يَكُنْ غَاظَهَا تَوَهَّهَا  
أَوْ أَنِّي إِذْ عَزَمْتُ خَطْبَتَهَا  
فَوَالَّذِي صَارَتْ الرَّفَاقُ إِلَى

مَرَاتِبًا لَيْسَ فَوْقَهَا رَتَبٌ  
رَبْعِي فَلَمْ أَرْضَ كُلَّ مَنْ يَهَبُ  
الْكَسَدُ شَيْءٌ فِي سُوقِهِ الْكَادِبُ  
يُرْقَبُ فِيهِمْ أَلْ وَلَا سَبَبُ  
يُبْعَدُ مِنْ بَنَاتِهَا وَيُجْتَنَبُ  
مِنَ اللَّيَالِي وَصَرَفَهَا عَجَبُ  
وَسَاوَرْتَنِي الْهَمُومُ وَالْكَرْبُ  
سُلُوكِي مَا يَسْتَشِيلُنِي الْحَسَبُ  
وَلَا بَنَاتٌ إِلَيْهِ الْقَلْبُ  
بِحُلِّ دَيْنٍ مِنْ دُونِ الْعَطَبِ  
خَمَسًا فَلَمَّا أَمَضْتَنِي السَّغَبُ  
أَجُولُ فِي بَيْعِهِ وَأَضْطَرُّ  
وَالْعَيْنُ عَمْرِي وَالْقَلْبُ مُلْتَبِ  
حَدَّ التَّرَاضِي فَيَحْدُثُ الْغَضَبُ  
أَنْ بَنَانِي بِالْمُظْمِ تَكْسِبُ  
زَخْرَفْتُ قَوْلِي لِيَنْجُو الْأَرْبُ  
كَعْبَتِهِ تَسْتَحْجِهَا الْجُحُ  
لَمْ يَكُنْ غَاظَهَا تَوَهَّهَا  
أَوْ أَنِّي إِذْ عَزَمْتُ خَطْبَتَهَا  
فَوَالَّذِي صَارَتْ الرَّفَاقُ إِلَى



مَا الْمَكْرُ بِالْمُحْصَنَاتِ مِنْ خُلُقِي  
بَلْ فِكْرِي تَنْظُمُ الْقَلَائِدِ لَا  
وَلَا يَدِي مَذُنُ شَأْتٍ يَنْطَبِهَا  
فَهَذِهِ الْحَرْفَةُ الْمُشَارِقُ لَا  
فَأَذِنُ لِشَرَحِي كَمَا أَذِنْتَ لَهَا  
وَلَا شِعَارِي التَّمْوِيهِ وَالْكَذِبُ  
كَفَى وَشِعْرِي الْمُنْظُومُ لَا الشُّبُّ  
إِلَّا مَوَاضِي الْبِرَاعِ وَالْكَتَبُ  
مَا كُنْتُ أَخْوِي بِهَا وَاجْتَلِبُ  
وَلَا تَرَأِبُ وَاحْكُمْ بِمَا يَجِبُ



قَالَ الرَّأْيُ، وَكُنْتُ عَرَفْتُ أَنَّ الْبُرْزُلَ سَاعَةً بَرَزَتْ شَمْسٌ وَوَعَتْ  
 عَرْسُهُ، وَكَدَتْ أَفْجَحُ عَنْ إِفْتِنَانِهِ، وَثَمَارِ افْتِنَانِهِ، ثُمَّ أَشْفَقْتُ مِنْ  
 عَثُورِ الْقَاضِي عَلَى بُهْتَانِهِ، وَتَرْوِيقِ لِسَانِهِ، فَلَا يَرَى عِنْدَ عِرْفَانِهِ  
 أَنَّ يَرْشَحَهُ لِاحْسَانِهِ، فَاجْتَمَعْتُ عَنِ الْقَوْلِ الْجَمَامِ الْمُهَابِ وَطَوَيْتُ ذِكْرَهُ  
 كَطَيِّ السَّجْلِ لِلْكِتَابِ إِلَّا أَنِّي قُلْتُ بَعْدَ مَا فَصَّلْتُ وَوَصَلْتُ إِلَى مَا وَصَلْتُ لَوَاقِ  
 لَنَا مَنْ يَنْطَلِقُ فِي آثَرِهِ لَا تَأَنَّا بِقِصِّ خَبْرِهِ، وَكَأَيُّ شَرِّ مِنْ جَرِّهِ فَاتَّبَعُهُ  
 الْقَاضِي أَحَدَ أُمْسَانِهِ، وَامْرَأَةً بِالْجَنَاحِ عَنِ أَنْبَائِهِ، فَمَا لَيْتَ أَنْ رَجَعُ  
 مُتَدَلِّهِهَا، وَتَهْقُرُ مُقَفِّهِهَا، فَقَالَ لَهُ الْقَاضِي مَهْمٌ يَا أَبَا مَرْيَمَ،  
 فَقَالَ لَقَدْ عَايَنْتُ عَجَبًا، وَسَمِعْتُ مَا أُنْشَأُ لِي طَرَبًا، فَقَالَ لَهُ  
 مَا دَارَ آيَتُ وَمَا الَّذِي وَغَيْتُ، قَالَ لَمْ يَزَلِ الشَّيْخُ مُذْ خَرَجَ  
 يُصَفِّقُ بِيَدَيْهِ، وَيُحَالِفُ بَيْنَ رِجْلَيْهِ، وَيَعْرِدُ بِمَلَا سِنْدُ قِيهِ، وَيَقُولُ  
 كَدَتْ أُصْلًا بِبَلِيَّتِهِ، مِنْ وَقَاحٍ شَمْرِيَّتِهِ  
 وَأَزُورًا لِيَسْجَنَ لَوْلَا، حَاكِمًا أَلَا سَكَنْدَرِيَّتِهِ  
 فَضَحِكَ الْقَاضِي حَتَّى هَوَتْ دَنِيَّتُهُ وَذَوَتْ سَكِينَتُهُ، فَلَمَّا فَاءَ  
 إِلَى الْوَقَارِ وَعَقَّبَ أَلَا سَتَغْرَابَ يَا أَلَا سَتَغْفَارَ، قَالَ اللَّهُمَّ بِحَبْرَةِ  
 عِبَادِكَ الْمُقَرَّبِينَ، حَرِّمْ حَبْسِي عَلَى الْمُتَادِبِينَ، ثُمَّ قَالَ  
 لِذَلِكَ الْأَمِينِ عَلَى يَدَيْهِ فَاَنْطَلَقَ مُجِدِّافِي طَلَبِهِ، ثُمَّ عَادَ بَعْدَ لَا يَرَى

(لغات) نزعت۔ المزغ۔ محاصمتہ مقاتلہ۔ عشور رضا۔ ظهور۔ اطلاع یافتن پرچہ سے  
 تزویج (ف) تزئین و ابناء (ف) جہاد خبر۔ اجماع۔ لک۔ مؤخر ہونا۔ باز رہنا۔ فض (فت)  
 حقیقت۔ صلیت۔ جبر (کف) جہاد چار دینی مراء حسن کلام۔ متمدن ہوا۔ التدرہ۔ پتھر کا  
 بندی سے پتی کی طرف گزرا مار دینا و زودی پر۔ تحقیر۔ القہر۔ پیچھے کو لوٹنا۔ صہم (ضف)  
 کلمہ ہفتا۔ ماضی الام۔ یصنف الخ تالیماں بجا رہا تھا۔ یغریب۔ التفرید۔ آواز بلند کرنا۔ گانا +  
 شذوقین (ضف) ہاچھیں۔ گنج دہن + وقار (ف) بے شرم بے حیا + شہرہ۔ ذلت (ک) جلد باز عورت  
 د نیت۔ ذلت (ک) ایک خاص قسم کی ٹوپی ہوتی تھی جس کو قضاۃ عراق استعمال کرتے تھے۔ شہرہ کی بات ہے  
 کہ یہ لفظ حقیقتاً د نیت ایک لون سے ہے نہ کہ دونوں سے جیسا کہ مقامات میں رعایت قافیہ کی وجہ سے  
 آیا ہے۔ ذلت لے زالت + استغراب (ف) استدرہنا کہ آنکھوں میں آنسو بھرنا + علی بے لایعنی بہ  
 یعنی اس کو میرے سامنے لا۔ لائی۔ اسے ابطاء یعنی بہت دیر کے بعد +

مشرح) رومی کہتا ہے کہ میں اس کے آفتاب کے چمکنے اور اس کی زوہ کی لڑائی کے وقت ہی بچان چکا تھا کہ وہ بوزید کی  
 اور قریب تھا کہ اسکے ہر فن مولا ہونے اور اس کی شاخوں کے بارو ہونے کو ظاہر کر دوں، مگر میں قاضی کو اس کا  
 جھوٹ اور اس کی تزئین زبان معلوم ہو جانے سے ڈرا اور اس بات کا خوف کیا کہ کہیں قاضی کہ اس کے مقامات  
 کی خبریں اور مقالات کا غبار نہ پہنچ جائے کیونکہ وہ اس کو بچان کر گزرا لائق احسان شمار نہیں کرے گا۔  
 لہذا میں مشکوک آدمی کی طرح بات کہنے سے باز رہا۔ اور اس کا ذکر اس طرح پیش دیا (پوشیدہ رکھا)  
 جس طرح بھلا نامی فرشتہ نامہ اعمال کو لپیٹ دیا ہے مگر اس کے چہ جائے اور خطا و تشویش عجائبی کے بعد بولا کہ کاشکے ہمارا کوئی شخص  
 اسکے پیچھے جاتا اور دیکھتا کہ ہر کوئی اصل حالت اور پہلی ہوتی چار دین کلام کی خبر دیتا۔ اس پر قاضی نے اپنے  
 ایندوں میں سے ایک آدمی اس کے پیچھے بھیجا۔ اور اس کی خبر معلوم کرنے کا حکم دیا۔ تھوڑی ہی دیر میں وہ  
 شخص دوڑتا اور ٹھٹھے مارتا ہوا واپس آیا۔ یہ دیکھ کر قاضی نے پوچھا کہ ابومریم کیا بات ہے؟ جواب دیا کہ میں  
 عجیب غریب واقعہ دیکھا اور ایک ایسی بات سنی جس سے خواہ مخواہ منہ ہی آگئی۔ قاضی کہنے لگا بھلا (تھا تو  
 سہی) کیا دیکھا؟ اور کیا دیکھا؟ (دستار اس نے جواب دیا کہ بڑھا جس وقت سے نکلا ہی تالیماں بجاتا اور  
 پیروں سے ناپتا کو تا اور زور زور سے گاتا پھر رہا ہے اور کہہ رہا ہے قریب تھا کہ میں بے شرم  
 اور جلد باز عورت کے ہاتھوں مصیبت سے جلایا جاتا۔ اور اگر حاکم سکندر یہ نہوتا تو مجھے جیلخانہ دیکھنا پڑتا  
 اس پر قاضی اتنا ہنس کر اُسکی ٹوپی پیچھے گر پڑی اور سارا وقار جاتا رہا پھر جب وہ وقار (سکون) کی طرف  
 لوٹا اور نہایت ہنس کے بعد ہتھ پڑھ چکا تو کہنے لگا: خداوند! اپنے مقرب بندوں کے طفیل میں اب بے نور بندوں پر  
 میری قید حرام کر دے۔ اس کے بعد میں سے بولا کہ اس کو میرے پاس لایے مگر وہ اس کی تلاش میں بہت تیزی سے  
 روانہ ہوا +

فُجِّرَ ابْنَاهُ فَقَالَ لَهُ الْقَاضِي أَمَا إِنَّهُ لَوْ حَضَرَ لَكُنِيَ الْحَدَمَ ثُمَّ كَادَتْهُ  
 مَاهُوبُهُ أُولَى، وَلَا رَيْثُ رَانَ الْأَخِرَةَ خَيْرَ لَهُ مِنَ الْأُولَى، قَالَ الْحَرْثُ  
 ابْنُ هَامٍ فَلَمَّا رَأَيْتُ صَغُورَ الْقَاضِي إِلَيْهِ، وَفُوتَ قُرَّةَ التَّنْيَةِ عَلَيْهِ  
 غَشِيَتْهُ نِدَامَةُ الْفِرْزُدَقِ <sup>١٢</sup> حِينَ أَبَانَ النَّوَارَ <sup>١٣</sup> وَالْكُسْعَى <sup>١٤</sup> لَمَّا اسْتَبْنَانِ النَّهْأَ <sup>١٥</sup>

## المقامة العاشرة الرجبية

حَكَى الْحَرْثُ بْنُ هَامٍ قَالَ هَنَفَ بِي دَاعِي الشُّوقِ، إِلَى رَحْبَةِ  
 مَالِكِ بْنِ طُوقٍ، فَلَبِيَّتُهُ مُنْتَضِبًا شَيْلَةً، وَمُنْتَضِبًا عَزَمَةً مَشْمُولَةً  
 فَلَمَّا أَلْقَيْتُ بِهَا الْمَرَّاسِي، وَشَدَدْتُ أَمْرَاسِي، وَبَرَزْتُ مِنَ الْحَمَامِ  
 بَعْدَ سَبْتِ رَاسِي، رَأَيْتُ غُلَامًا أَفْرَغَ فِي قَالِبِ الْجَمَالِ، وَالْبُسْ  
 مِنْ الْحُسَيْنِ حُلَّةَ الْكَمَالِ، وَقَدْ اخْتَلَقَ شَيْخُ بَرْدْنَةِ يَدِّي أَنَّهُ فَكَّ  
 بِأَبْنِهِ، وَالْغُلَامُ يُنْكِرُ عِرْقَتَهُ، وَيُكَبِّرُ قُرْفَتَهُ، وَالْخِصَامُ بَيْنَهُمَا مَطَابِرُ  
 الشَّرَارِ، وَالزَّحَامُ عَلَيْهِمَا يَجْمَعُ بَيْنَ الْأَخْيَارِ وَالْأَشْرَارِ إِلَى أَنْ تَوَافِيَا  
 بَعْدَ شَيْطَانِ الدَّدِ، بِالتَّافِرِ إِلَى وَالِي الْبَلَدِ، وَكَانَ مِمَّنْ يُرْتُ  
 بِالْهَنَاتِ، وَيُعْلَبُ حُبُّ الْبَنِينَ عَلَى الْبَنَاتِ، فَاسْرِعَا إِلَى نَدْوَتِهِ  
 كَالسُّلَيْكِ فِي عِدْوَتِهِ، فَلَمَّا حَضَرَاهُ، جَدَّ الشَّيْخُ دَعْوَاهُ، وَاسْتَدْعَى  
 عَدْوَاهُ، فَاسْتَنْطَقَ الْغُلَامُ وَقَدْ قَتَنَهُ بِحَاسِنِ غُرَّتِهِ وَطَرَحَهُ بِتَقْصِيفِ طَرَّتِهِ  
<sup>١٦</sup> <sup>١٧</sup> <sup>١٨</sup> <sup>١٩</sup> <sup>٢٠</sup>

لغات نمایان بکھری، صغور (فہم) میلان خواہش + نداء الف زوق الخ۔ ایک مشہور شاعر۔ جس کا نام بہام ابن غالب ہے۔ یہ ایک بد شکل انسان تھا۔ اس وجہ سے اس کا لقب فروق ہے۔ کیونکہ فروق آنے کے پیشے یا موئی روئی کو کہتے ہیں۔ فروق کی شادی اس کی چچا زاد بہن خواجہ کے ساتھ ہوئی تھی۔ نواہیات خوب صورت تھیں۔ اور فروق اس کے بغل نہایت بد صورت شخص تھا۔ بایں وجہ دونوں میں موافقت نہ ہوئی۔ اور نواہیے عبید کے ذریعہ فروق سے طلاق چاہی۔ فروق نے حضرت تھام بن علیہ السلام کی مجلس میں اس کو طلاق دیدے۔ چند روز بعد فروق کو نواہیہ سے مل گیا۔ اس کو دو ہرخیالی پیدا ہوا اور نواہیہ دست اندازی کی نواہیے کہا کیا کرنا ہو تو مجھے طلاق دے چکا ہے فروق نے طلاق سے انکار کیا اور اس کو بڑا کرکھ لیا۔ نواہیے کہا دیکھ میں تھام بن علیہ السلام کو خبر کرتی ہوں۔ وہ مجھے کو سخت مسزاد سمجھے یہ من کر فروق نے جگہ سے خوف سے اپنے ارادے سے باز رہا اور کہنے لگا۔ نداءت نداءت الکسعی لما عتقت صغی مطلقاً النواہیہ لہذا نداءت فروق بھی نداءت کسی کی طرح ضرب المثل ہو گیا۔ فروق نے ملازمین وفات پائی۔ والکسعی الخ کسی شہسوب ہے طرف قبیلہ کسی کے اس کا نام مجاہد ابن قیس تھا۔ یہ نداءت میں ضرب المثل ہے۔ یطالی "اندھ من الکسعی" اس نے ایک نیچے کا درخت پر درخت کیا اور اس سے ایک کمان اور پانچ تیر تیار کئے۔ اور ان کو لے کر ایک گھاٹ پر بیٹھ گیا۔ جس وقت راست کو نیل گھاتیں پا پائی تھیں تو اس نے باری باری پانچوں تیر مارے اور برابر نیالی گز مارا کہ تیر خطا گیا۔ جب سب تیر ختم ہو گئے تو اس کو بہت غصہ آیا اور کمان کو توڑ ڈالنے پر بڑا نام دم ہوا۔ اور کہنے لگا۔ نداءت نداءت لوان نفسی + نطأ و عنی اذا انقطعتم نفسی + قبین فی سفہ المرأی صغی۔

لعمر ابیہک حین کسرت قوسی + ہتف - دعا و ہتف اطمانہ صغی تھا + رجحیہ (فہم) دریائے فرات پر ایک مشہور شہر ہے۔ اس کے کمرے بھی مشہور ہیں يقال الثیاب المرجحیہ + مالک ابن طوق۔ اس کی کنیت ابو الکثوف تھی۔ یہ قبیلہ بنی ثعلب کا بڑا بہادر فیاض بادشاہ تھا + شملہ (گلت) ناگہ تیز رفتار + مراسی (فہم) جہنم سے انکسرتی۔ اصرام (فہم) جہنم سے غنیمت کی رسی + سہل (فہم) خلق سرسبزانا

مردن (فہم) جنس پر مین و قادضا مفاہ + قتلہ۔ الفلک۔ ایسے شخص کو قتل کرنا جو امن کیلئے تیرے پاس آیا ہو + قرعہ (کسف) کمت + اشتطاط (لٹ) حسد بڑھانا، ادا (فہم) سخت صورت + تہا (فہم) حاکم کے پاس جانا مرافقہ کرنا + یزٹ اسے یتم + ہنا (فہم) جہنم خصلت قبیلہ + نداء (فہم) نجاس۔ اجلاس + سلیب (فہم) ایک مشہور شاعر جو تیز روی میں ضرب المثل ہے۔ اس کا واقعہ یہ ہے کہ ایک مرتبہ بی بی بکر نے بی بی تمیم کو لوٹنے کا ارادہ کیا۔ بی بی تمیم کو خبر کرنے کے لئے پیدل چلا لوگ اس کے پیچھے تیز رفتار ہو کر آئے اور بی بی تمیم کو خبر دی جس نے سچا جانا دیکھ کر غصہ کیا اور اس نے چھوڑنا خیال کیا وہ غارت سے تباہ ہوا بعد ازاں (فہم) اعانتہ مدد + طرہ (فہم) کیسو +

شہر (فہم) کچھ دیر کے بعد اس کے دور ہو جانے کی خبر لے کر لوٹا۔ قاضی اس سے بولا کہ اگر وہ حاضر ہوتا تو خوف سے جھپٹتا۔ تاہم تیز میں اس کو اس کے لائق انجام و اکرام و شہادہ اور اس پر ظاہر کرنا کہ تیری بخشش اول سے زیادہ اچھی ہے۔ حارث ابن بہام کہتا ہے کہ میں نے جب قاضی کا میلان طبع اس کی طرف پایا۔ اور تیز قاضی کو اس کے حال سے نگاہ کرنے کے فائدے کو فوت ہوتے دیکھا تو اس نکت و شبہی میں اس طرح غرق ہو گیا جیسے فروق اپنی بیوی نواہیہ کو طلاق دیتے وقت، اور کسی صبح دیکھ کر پشیمان ہوا تھا +

## دسویں مجلس (جو رجحیہ کے نام سے مشہور ہے)

حارث ابن بہام نے بیان کیا کہ مجھے داعی شوق نے، لکھنا طوق کے (تعمیر کردہ) شہر رجحہ کی طرف آواز دی (بلایام) میں سب تیز رو آتی رہسوار ہو کر تیز اور شتاباں ارادہ کو پھیلنے ہوئے لپک کہا جب میں نے اس (شہر رجحہ) میں نکل دالا۔ اور رجحہ کی ریتیاں کس میں (دو ہاں تمیم ہوا) اور تمیم نے اس کے بعد حاکم سے باہر نکلا تو ایک لڑکے کو دیکھا جو تخت و چال کے کاہد میں ڈھلا لڑکا تھا۔ اور جسے حسن کا کلی ترن لباس پہنا تھا ایک بوڑھا اس کی آستین پر کھڑے دھولے پر ہاتھ لگا کر اس نے میرے لڑکے کو قتل کیا ہے۔ لڑکا اس کے پیچھے سے منکر تھا۔ اور اس کی اس سخت کو اعظم تصور کر رہا تھا ہاں کی باہمی مخالفت دیکھ کر اس کی آواز تھی۔ اور اچھے بڑے آدمی ان کے پاس پہنچ ہو گئے تھے۔ یہاں تک کہ وہ دونوں خوب لڑ چکا کہ حاکم شہر کے پاس مرافقہ کرنے پر رضامند ہو گئے۔ حاکم شہر کی یہ حالت تھی کہ خصائل قبیلہ سے تنہم تھا۔ اور لڑکوں کی محبت لڑکیوں سے زیادہ ہوتا تھا۔ یہ دونوں سلیب کی طرح اس کے اجلاس کی طرف تیز دوڑے۔ جب اس کے سامنے پہنچے تو بوڑھے نے اپنا لڑکھوئے اس پر فرمایا کیا۔ اور اس کی اعانت کا وعدہ کیا اس قاضی نے لڑکے سے جواب چاہا کہ قاضی جی وہ یہ ہے یہی اپنی خواہش ہے اسے مفتوں اور اپنے کیسوؤں کی بناؤ اس سے جیز کر چکا تھا +



فَقَالَ لَهَا أَفِيكَ أَفَاكَ عَلَى غَيْرِ سَقَاكَ وَغَضِبَهُةً مُحْتَالَ عَلَى  
 مَنْ لَيْسَ بِمُعْتَالَ فَقَالَ الْوَالِي لِلشَّيْخِ إِنَّ شَهِدَكَ عَدْلًا مِنْ <sup>المسلمين</sup>  
 وَلَا فَاسْتَوْفِ مِنْهُ الْيَمِينَ فَقَالَ الشَّيْخُ إِنَّهُ جَدُّ لِي خَاسِيًا وَأَفَاكَ  
 دَمَهُ خَالِيًا فَأَتَى لِي شَهِيدًا <sup>من الأسياف</sup> وَلَمْ يَكُنْ ثُمَّ مَشَاهِدًا وَلَكِنْ وَلِي تَلْقِينَهُ  
 الْيَمِينَ رِبِّينَ لَكَ أَيُّضًا أَمْرَيْنِ فَقَالَ لَهُ أَنْتَ الْمَالِكُ لَدُنْكَ مَعَ  
 وَجَدَكَ الْمُتَهَالِكَ عَلَى ابْنِكَ الْهَالِكَ فَقَالَ الشَّيْخُ لِلْغُلَامِ قُلْ وَالَّذِي  
 زَيْنَ الْجَبَاةَ بِالطَّرَبِ وَالْعُيُونَ بِالْحُورِ وَالْحَوَاجِبَ بِالْبَلَحِ وَالْمَبَاسِمَ  
 بِالْفَلَجِ وَالْجَفُونَ بِالسَّقَمِ وَالْأَنُوفَ بِالشَّمَمِ وَالْجُدُودَ بِالْهَبِّ وَالْمَعْوَى  
 بِالشَّنَبِ وَالْبَنَانِ بِالْتَرَفِ وَالْخُصُوفَ بِالْهَيْفِ إِنِّي مَا قُلْتُ ابْنَكَ سَهْوًا  
 وَلَا عَمْدًا وَلَا جَعَلْتُ هَامَتَهُ لِسَيْفِي غَمْدًا وَلَا أَفْرَحِي اللَّهَ جَفَنِي بِالْمَشِ  
 وَخَدَيْي بِالْمَشِ وَطَرَتِي بِالْجَلَعِ وَطَلْعِي بِالْبَلَحِ وَوَرْدَتِي بِالْبَهَارِ  
 وَمُسْكِي بِالْبَخَارِ وَبَدْرِي بِالْحَقِ وَفَضِيَّتِي بِالْأَحْمَرِ أَقْ وَشُعَائِي  
 بِالْإِظْلَامِ وَدَوَاتِي بِالْإِظْلَامِ فَقَالَ الْغُلَامُ أَصْطَلَاءُ  
 بِالْبَلِيَّةِ وَالْأَكِلَاءُ بِهَذِهِ الْأَلِيَّةِ وَالْأَنْفِيَاءُ بِالْقَوْدِ وَالْأَخْلَافُ  
 بِمَا لَمْ يَخْلُفْ بِأَحَدٍ وَأَجَى الشَّيْخُ الْأَجْرَ بَعْدَ الْيَمِينَ الَّتِي لَمْ تَحْرَعْهَا  
 وَأَمَقَّرَ لَمْ جُرْعَهَا وَلَمْ يَزَالِ التَّلَامِي بَيْنَهُمَا يَسْتَعْرِضُ حُجَّةَ التَّرَاضِي  
 تَعْرِ وَالْغُلَامُ فِي ضَمْنِ تَأْيِيهِ <sup>وَقَوْلُهُ كَرِيه</sup> يَجْلِبُ قَلْبُ الْوَالِي بِمَلَرِيهِ

(فغات) (فیکٹ) (ف) کذب۔ دروغ و افالک کذاب۔ عضیہ (ف) بہتان۔ باطل +  
مقتال (ض) (ف) القاتل علی العضلۃ۔ خاصیت اور از مرد و غوث و اقارب + افاحہ۔ افاحتہ  
خون ہونا۔ پانتری کا جوش مارنا + جین۔ بصیغۃ المضارع من المیون۔ اسے دروغ گفتن + وجد  
(ض) (ف) آشتکی۔ اندوہ + مٹھالک (ض) (ف) کثیر جباہ (لٹ) (ض) جہجہۃ پیشانی + طر (ض) جہ  
جہ طرک۔ پیشانی۔ رلف۔ گیسو + حور (ض) (ف) آنکھ کی سفیدی کا سفید اور سیاہی کا سیاہ  
ہونا + بلجہ (ض) (ف) دونوں ابروؤں کے درمیان ایک بالوں کی لکیر ہونا + فلیج (ض) (ف) ہتھوں  
میں جھری نہیں کشاؤ کی ہونا + شمیم (ض) (ف) ناک کا بلند ہونا + لہب (ض) (ف) آگ کا بغیر  
دھوئیں کے شعلہ مارنا مراد سڑخی + تغور (ض) (ف) بچ نغز دانت۔ والشدب آب +  
توف (ض) (ف) نرمی و نزاکت + حصون (ض) (ف) حصہ۔ کمر + حیف (ض) (ف) پارگی  
رقت + ہامہ۔ راس سر + جھمش (ض) (ف) ضعف بصر۔ بالک گر جانا + نمش (ض) (ف) سیاہ  
سپید داغ + حلبہ (ض) (ف) اوپر کے سر کے بال گر جانا۔ یا لم ہو جانا + طلحہ (ض) (ف) قد تقدم  
فی المقاضۃ الثانیۃ + بلجہ (ض) (ف) سبزی و سڑخی + بھاد (ض) (ف) زردی + مسکت  
(ض) (ف) خوشبو + بھار (ض) (ف) بدبو + محاف (ض) (ف) چاند کی روشنی جانی رہتا ہے  
(لٹ) (ض) سیاہ کرنا + اصطلحہ (لٹ) (ض) اتصال بلیس + ایلاء (لٹ) (ض) حلف + قود (ض) (ف)  
قتل النفس بالنفس۔ قصاص + تجرلج۔ گھوٹ گھوٹ پڑانا مراد لفظ لفظ کننا اور تلاخی  
(ض) (ف) ایک دوسرے کا لیاں دینا + تاجی (ض) (ف) سر کشی + تلوق (ض) (ف) العطاف +

منش (ض) (ف) لڑکا بولا۔ یہ دعوے بالکل جھوٹا اور غیر قابل پر ہے۔ یہ غیر کشدہ پر ایک  
جید گر کا بہتان ہے + حاکم بوڑھے سے بولا۔ کہ اگر تیری دو گواہ مسلم، عادل شہادت  
دیں تو خیر ورنہ اس سے حلف لے لے اس بوڑھا بولا کہ اس نے آدمیوں سے غلجہ ہیکو  
بچھا لیا اور غلوت میں اس کا خون بٹوایا ہے اس جگہ کوئی دیکھنے والا آدمی ہو جو نہ تھا مگر  
آپ مجھے اجازت دیں کہ میں خود اس کو قسم سکھاؤں تاکہ اس کا سچ جھوٹ ظاہر ہو جائے  
قاضی نے کہا ہاں مجھے اپنے لڑکے کے علم و اندوہ کے ہوتے ہوئے اس کا اختیار ہے +  
یہ سن کر بوڑھا جوان سے کہنے لگا۔ اچھا کہو اس خدا کی قسم جس نے پیشانی کو گیسوؤں  
سے، اور آنکھوں کو سیاہی و سپیدی سے، ابروؤں کو کشادگی سے، اور آنتوں کو  
جھریوں سے، پیچوٹوں کو بیماری سے، دبا ریکہ ہونے سے، اور ناکوں کو بلندگی  
رخساروں کو سڑخی سے، اور دانتوں کو آب سے، پوروؤں کو نزاکت سے، اور  
کمرؤں کو پتلے پن سے زمینت دی ہے میں نے تیرے لڑکے کو نہ عذابا مارا ہے اور  
نہ سہواً اور نہ اس کے سر کو اپنی شمشیر کا نیام بنایا ہے + وگرنہ (اگر مارا ہو) تو خدا میرے  
پلکوں کو گراٹے سے۔ اور میرے رخساروں کو داغوں سے، میرے گیسوؤں کو بال گراتے  
سے میرے سپید آنتوں کو سبزی سے میرے رخسار کو زردی سے، اور میری خوشبو کو بدبو سے میرے  
نور کو تاریکی سے اور میری چاندی کو سیاہی سے، میری روشنی کو اندھیرے سے، اور میری دوات کو قلم  
سے (اگر مٹا دے) اور میری غلوت میں اس پر لڑکا بولا کہ مصیبت میں مبتلا ہونا مجھے منظور ہے اور اس طور پر قسم  
کھانا منظور نہیں، اور قصاص کیلئے میں تیار ہوں مگر اس جدید ترین حلف کیلئے نہیں بخشنے بخراہی ایجا کردہ  
حرف بخیر قسم کھانیکے کوئی بات منظور نہ کی اور اس کے لئے ہر بات کو تلخ کر دیا ان دونوں میں خوب کالی تلخی جاری  
تھی اور وہ رخصتا مندی و شہادہ موتی + لڑکا اپنی سڑخی کے آٹا میں بل بل کھا کھا کر قاضی کو فریقہ کر رہا تھا

وَيُطِيعُ فِي أَنْ يُلَيْتَهُ إِلَى أَنْ رَأَى هَوَاهُ عَلَى قَلْبِهِ. وَالْبَتَّ  
بِلَيْتِهِ. فَسَوَّلَ لَهُ الْوَجْدُ الَّذِي يَتَمَدُّ وَالطَّمَعُ الَّذِي تَوَهَّمَهُ أَنْ يُجَلِّصَ  
الْعَلَامَةَ وَيَسْتَخْلَصَهُ وَأَنْ يُنْقِذَهُ مِنْ حَبَالَةِ الشَّيْخِ ثُمَّ يَقْتَضِيهِ فَقَالَ  
لِلشَّيْخِ هَلْ لَكَ فِيمَا هُوَ الْبَقِيَّةُ يَا كَوْفِي. وَأَقْرَبَ لِلتَّقْوَى فَقَالَ  
إِلَّا مَرْتَبَتِي لَا قُتْبِيَّةَ. وَلَا أَقِفَ لَكَ فِيهِ فَقَالَ أَرَأَيْتَ أَنْ تُقْصِرَ عَنِ الْقِيَلِ  
وَالْقَالَ وَتَقْتَصِرَ مِنْهُ عَلَى مِائَةِ مِثْقَالٍ لَا تَحْمِلُ مِنْهَا بَعْضًا وَابْتِغَى  
الْبَاقِي لَكَ عَرْضًا. فَقَالَ الشَّيْخُ مَا مِثْقَالُ خِلَافٍ. فَلَا يَكُنْ لَوْعَدِكَ  
إِخْلَافٌ. فَفَقَدَ الْوَالِي عِشْرِينَ. وَوَزَّعَ عَلَيْهِ وَزَعِيَّتَهُ تَكْمِلَةَ  
خَمْسِينَ. وَرَقِ ثَوْبُ الْأَصِيلِ. وَانْقَطَعَ لِأَجْلِ صَوْبِ التَّحْصِيلِ  
فَقَالَ لِنَحْذِ مَا رَاجَ. وَدَعْ عَنْكَ الْجَاجَ. وَعَلَى فِي عِدَانٍ أَوْصَلَ  
إِلَى أَنْ يَنْضَ لَكَ الْبَاقِي وَيَتَحَصَّلَ. فَقَالَ الشَّيْخُ أَقْبَلْ مِنْكَ عَلَى أَنْ  
أَكْرِزَ لَكَ لِيَلْتَمِ. وَيُرْعَاهُ إِنْ سَبَّحَ مُقْلَتِي حَتَّى إِذَا عَفَى بَعْدَ اسْفَلِ  
الصُّبْحِ. بِمَا بَقِيَ مِنْ مَالِ الصَّلْحِ. تَخَلَّصْتَ قَائِبَةً مِنْ قُوبٍ.  
وَبَرَأَاكَ الَّذِي مِنْ دَمِ ابْنِ يَعْقُوبَ. فَقَالَ لَهُ الْوَالِي مَا أَرَاكَ سَمِيتَ  
شَطَطًا. وَلَا دَمْتَ قَرَطًا. قَالَ الْحَرْثُ ابْنُ هَمَامٍ. فَلَمَّا رَأَيْتُ بَعْجَ الشَّيْخِ  
كَابَحِ السَّرْحِيَّةِ. عَلِمْتُ أَنَّهُ مَلَأَ السَّرْحِيَّةَ. فَلَبِثْتُ إِلَى أَنْ زَهَرَتْ لُجُومُ الظَّلَامِ  
وَأَسْتَزَنَ عَقُودُ الرِّجَامِ ثُمَّ قَصَدَتْ فِئَاءَ الْوَالِي فَإِذَا الشَّيْخُ الْمَفْتَى كَارِي.

لغات) رَأَن - من الرین غالب شدن + سَوَّلَ من التَّسْوِيلِ آراستہ کردن +  
 وجد (د) عشق و محبت + تَكِيَّة - اسے عبد و ذَلَّ - عرض (ضس) ہر غیری رُوحِ تعنی  
 وہ متاع جو نقد نہ ہو + لجاج (د) خصوصیت - جھگڑا + انسان (د) مرد مک - آنکھ کی پتلی +  
 قَائِدُہ (د) ہندک + قبضہ + قوب (ضس) فرخ چورہ - یہ ایک ضربِ لبیل ہے جو دو شخصوں کے  
 ملکر جدا ہو جانے پر استعمال کی جاتی ہے + شَطَط (د) عجاوۃ القدس - حد سے تجاوز کرنا +  
 سرشچیہ (د) صف + ابو العباس ابن احمد بن سرتخ امام اصحابِ شافعیہ احکامِ شرع  
 میں ان کے دلائل بڑے مضبوط ہوتے ہیں + انتشرت - بے افرقت + کالی - محافظہ نگبان +

منشرح، اور امیدوار بن رہا تھا کہ حسبِ خواہ جواب دے، تا آنکہ قاضی کے دلیر اس کی محبت  
 غالب آگئی۔ اور اس کی عقل میں اقامت پذیر ہو گئی۔ اور اس محبت نے جس نے اس کو بندہ بنا دیا  
 تھا۔ اور اس امید نے جس کا قاضی خیال کئے ہوئے تھا یہ کام آراستہ (آسان کر دیا اور بنا دیا) کہ  
 اس کو رہا کر کے اپنے واسطے مخصوص کرے۔ اور شیخ کے چہرے سے نجات دلا کر خود لٹکا کر کرے +  
 لہذا شیخ سے کہنے لگا: کیا تجھے ایسی کوئی شے مرغوب ہے جو صاحبِ قوت کے لائق اور  
 بہرِ میرگاری سے زیادہ قریب ہو؟ اس پر بوڑھا بولا کہ یہ اشارہ کس شے کی طرف ہو؟ (بتائیے)  
 تاکہ میں اس کی پیروی کروں۔ اور اس کے لینے میں توقف نہ کروں۔ حاکم بولا: میری یہ شے  
 ہے کہ تو سوال جواب سے باز رہے اور سواشرفیاں لیلے۔ میں کچھ تو تیرے لئے (ابھی) برداشت کرتا ہوں  
 (نقد دیتا ہوں) باقی جہاں سے ہو سکے فراہم کروں گا۔ اس پر بوڑھا بولا کہ اچھا میری طرف سے تو  
 کوئی جھگڑا نہیں ہوگا۔ تمہارا وعدہ بھی خلاف نہ ہو۔ اس پر حاکم نے بیس شرفیاں نقد اس کو دیں اور  
 اپنے افسروں پر تقسیم کر کے پچاس پوری کر دیں۔ اور شام کا لباس تنگ ہو جانے کی وجہ سے  
 (اور) تحصیلِ ملوثی رہی۔ لہذا بوڑھے سے بولا کہ جو کچھ حاضر ہے وہ لے، اور جھگڑا تم کر۔  
 کل باقی وصول کر کے تجھے دینا مجھ پر واجب ہے۔ یہ سن کر بوڑھا بولا کہ اچھا اس شرط پر میں  
 اس کو قبول کرتا ہوں کہ آج رات اس لڑکے کی حفاظت میں خود کروں۔ اور میری آنکھیں  
 اس کی نگہبان رہیں۔ حتیٰ کہ جب آپ صبح ہونے پر بقیہ مال صلح ادا کروں۔ تو بیضہ چوڑی سے  
 رہائی پائے گا۔ اور حضرت یوسف علیہ السلام کے خون سے جیسے بھیڑیا بری ہوا تھا  
 ویسے ہی وہ بھی (اس جرم سے) بری ہو جائے گا۔ اس پر حاکم بولا کہ میں نہیں چاہتا  
 کہ تو کسی بعید (دُشوار) امر کی تکلیف اٹھائے۔ اور شے متبادلت کا طالب بنے۔ حارث  
 ابنِ ہمام کہتا ہے کہ میں نے جب اس کی حضرت ابوالعباس کی سی دلیل دیکھیں۔ تو سمجھا کہ  
 ہونا تو قبیلہ سرورِ حبیب کا سردار ہے۔ میں بھیڑ چھوٹ جانے، اور ستارے چاک جانے تک کہ  
 حاکم کے صحن میں گیا۔ دیکھا کہ شیخ جوان کی نگہبانی کر رہا ہے +

فَسَدَّدَتْهُ اللَّهُ أَهْوَاؤُهُ نَزِيدٌ فَقَالَ أَيُّ وَحَلِّ الصَّيْدِ فَقُلْتُ مَنْ  
هَذَا الْعَلَامُ الَّذِي هَفْتُ لَهُ الْأَجْلَامَ <sup>١٢</sup> قَالَ فِي النَّسَبِ فَرُخِي +  
وَفِي الْمَكْتَسِبِ فَنِي <sup>١٣</sup> قُلْتُ فَهَبْ لَكَ كَفَيْتَ بِحَاسِنِ فِطْرَتِهِ وَكَفَيْتَ  
الْوَالِي الْإِقْتِنَانِ بِطَرَّتِهِ <sup>١٤</sup> فَقَالَ لَوْلَمْ تُبْرِزْ حَبِيبَتَهُ السَّيِّئَةَ <sup>١٥</sup> بِمَا قَبِضَتْ  
الْخُسُوفَ <sup>١٦</sup> ثُمَّ قَالَ يَبْنَ اللَّيْلَةَ عِنْدِي لِطُفْنِي نَارَ الْجَوْحَى وَنَدِيلِ  
الْهَوَى مِنَ النَّوَى <sup>١٧</sup> فَقَدْ أَجْمَعْتُ عَلَى أَنْ أَسْلُبَ لِبَشِيرَةٍ وَأَصْلِي  
قَلْبَ الْوَالِي نَارَ حُسْرَةٍ <sup>١٨</sup> قَالَ فَقَضَيْتُ اللَّيْلَةَ مَعَهُ فِي سَمَرٍ بَنِي  
مِنْ حَدِيقَةِ زَهْرٍ وَخَيْمَةِ شَجَرٍ حَتَّى إِذَا كَلَا الْأُفُقُ ذُنُوبَ السَّجَرِ  
وَأَنْ أُنْبِلَ رَجْعُ الْفَجْرِ وَحَانَ رَكِبَ مَتْنِ السَّطْرِ <sup>١٩</sup> وَأَذَاقَ الْوَالِي  
عَذَابَ الْكُرْبَى <sup>٢٠</sup> وَسَلَّمَا إِلَى سَاعَةِ الْفِرَاقِ <sup>٢١</sup> رُقْعَةً مُحْكَمَةً الْأَصَاقِ  
وَقَالَ أَذْفَعُهَا إِلَى الْوَالِي إِذَا سَلَبَ الْقَرَارَ <sup>٢٢</sup> وَتَحَيَّ مِنَّا الْفِرَارُ <sup>٢٣</sup> فَقَضَيْتُهَا  
فَعَلَّ الْمُتَمَلِّسُ مِنْ مِثْلِ صَحِيفَةِ الْمُتَمَلِّسِ <sup>٢٤</sup> فَأَذَا فِيهَا مَكْتُوبٌ <sup>٢٥</sup> شَعْرٌ  
قُلْ لَوَالٍ غَادَرْتُكَ بَعْدَ بَيْعِي <sup>٢٦</sup> سَادَ مَا نَادَى مَا يَعُضُّ أَيْدِي نِي  
سَلَبَ الشَّيْخِ مَالَهُ وَفَتَاهُ <sup>٢٧</sup> لَبَّهْ فَاصْطَلَى الظُّحَى حُسْرَتَيْنِ  
حَادٍ بِالْعَيْنِ حِينَ أَعْمَى أَهْوَاهُ <sup>٢٨</sup> عَيْنُهُ فَاثْنَتْنِي بِأَعْيُنَيْنِ  
حَفِضَ الْحَزْنَ يَا مَعْنَى فَمَا نَجِدِي <sup>٢٩</sup> طَلَابُ الْأَثَارِ مِنْ بَعْدِ عَيْنِ  
وَلَيْنَ جَلَّ مَا عَرَكَ كَمَا جَلَّ <sup>٣٠</sup> لَدَى الْمُسْلِمِينَ رَزَاءُ الْحُسَيْنِ

لغات (ہفت)۔ اس طارت + فرخ (فس) بچہ (ف) (ف) دام۔ جال + الطار (ضمت)  
 قد مضی معانها۔ و شبہا اعتدال الشمس علی الجہتہ بالسین واخذہ من قول  
 النہامی الطرس کا لحد الفوات داخراً۔ مثل الخراج والسینات کا طرد +  
 ندیل۔ اسے نغوض + قوی (ف) بعد۔ فراق مجائی + النسل۔ الانسلال چھپ کر نکل جانا +  
 سیکھ (ضس) صبح کا ذب + حید بقت (ف) گشتاں + حیدلہ (ف) درختوں والا باغ  
 ذنب السرجاں (ف) بھیرنے کی و م یعنی صبح کا ذب + تحکمتہ الخ (ض) مضبوط  
 بن گیا ہوا + فضضمت۔ اسے کسرت ختاہا + صحیفۃ المتلمس متلس اس کا شہو  
 شاعر ہے۔ اس کا نام جریر بن عبدالمعری۔ واقعہ صحیفہ ہے کہ متلمس اور طرد دونوں علمین  
 شاہ حیرہ کے مصاحب تھے۔ عمر مذکور نہایت ہی بدخلق اور بد کردار شخص تھا۔ اس نے بیہوش  
 کے سو آدمی جلوا دیئے تھے۔ اس پر انہوں نے اس کی بھوکھی تھی۔ اور متلس و طرد نے بھی اسکی  
 بھوکھی قصیدے لکھے تھے۔ اس وجہ سے عمر دان سے کیڑے لکھنے لگا تھا۔ چونکہ ان کو اپنے دربار میں  
 قتل کرتے ہوئے شرماتا تھا۔ اس لئے ان دونوں کو دور قلعے لٹھکڑ بیٹھے۔ اور ان پر اپنی ہر لٹکاوٹی  
 (لفافہ ہر سر کا طریقہ نہیں سے نکلا ہے) اور کہا کہ ان کو ملک بحرین میں میرے گورنر کے پاس لیجاؤ میں نے  
 اس کو حکم دیا کہ تم کو زور و جوار سے مارا مال کر دے۔ یہ دونوں خط لیکر بھلے بیٹھے۔ راستہ میں ایک  
 بوڑھا ملا جو ردی ٹکھار رہا تھا اور اپنے کپڑوں سے جویں بکڑ بکڑ کر رہا تھا۔ متلس سکو دیکھ کر بولا  
 کہ میں نے آج تک اس سے زیادہ بیوقوف کوئی بوڑھا نہیں دیکھا۔ وہ بولا کہ بھلا تو نے میری کون سی  
 حماقت دیکھی۔ میں در و دکھو رہا ہوں اور دوا کھار رہا ہوں۔ ہاں مجھ سے زیادہ بیوقوف وہ شخص  
 ہے جو اپنی موت اپنے ہاتھ میں لئے جا تا ہو متلس پھر کرینان ہوا اور ایک رٹکے سے اپنا خط بھاڑ کر پڑھوایا۔ اس میں  
 لکھا تھا۔ یہ جب تیرے پاس نہیں تو فوراً قتل کر ڈالتا۔ متلس نے خط کو دیا میں ڈال دیا۔ اور شام کو بھلا یا اس شخص کو  
 بھی بھجا یا کہ اپنا خط پڑھوائے گروہ اپنی صغیر کی وجہ سے نہ مانا اور بحرین میں جا کر قتل ہو گیا۔ اسے برج افکنہ + رز  
 میں نے خدا کی قسم دیکر بھجوا دیا کہ کیا تو اب زید کی و اس نے جواب دیا کہ ہاں شکار کو کھال کرنے والے کی قسم میں نے بھجوا  
 یہ تو کا کون کی و جس (دستے میں سے) حقیقت کی جاتی ہے۔ وہ بولا یہ نسبتا ہلکا ہے، اور سب امیر اہل اس میں نے تمہا  
 تو نے اس بچہ کے محاسن فطرت ہی کیوں نہیں اتھکا کیا؟ اور عالم کو اس کے کیسوؤں سے کیوں مفتوں کر دیا؟  
 اس پر بوڑھا کہنے لگا کہ اگر اس کی پشت پانی میں (جیسے کیسوؤں کو) خطا نہ کرتی تو میں بچا اس اشرفیاء جمع کر سکتا  
 پھر بولا آج کی رات ہمارے پاس رہنا کہ ہم آتش اندرونی کو ٹھنڈا کریں، اور جدید محبت کو فراق کا بد نہ بناویں  
 کیونکہ میں تمہارے چچا ہوں کہ حاکم کے دل میں حسرت کی آگ لگا کر صبح کا ذب سے دیر پاؤں نکل بھاگوں۔ یا وہی کہتا ہے  
 کہ میں نے آتش کے ساتھ ایسے ایسے افسانوں میں (جو شکوفوں کے گشتاں اور خوشوں کے بوستان سے زیادہ خوش ہیں  
 تھے) رات گزار دی یہاں تک کہ جب آتی صبح کا ذب نمودار ہوئی۔ اور طلوع فجر کا وقت آیا تو اسے اپنا رتہ لیا اور حاکم کو  
 آتش سوزاں کا مزہ کھلایا۔ اور جاتے وقت ایک سر پہرہ رکھ چھو دیا اور کہا کہ جس وقت میں اچلا جانا یا یہ تختین کو پہنچ  
 جائے اور حاکم کا صبر و قرار جاتا ہے تو یہ آتش کو دیدینا۔ میں نے اس شخص کی طرح جو رتہ گارنی کا  
 خواہاں ہوا، اس متلس جیسے خط کی مہر توڑی۔ تو اس میں لکھا ہوا تھا۔ اس حاکم سے کہدو جسکو  
 میں نے جدا ہوتے وقت بہشتیمان، غلین اور باجھ کاٹا ہوا چھوڑا ہے جس کا مال بوڑھا اور عقل بچہ  
 لیکھا۔ پس وہ دو حسرتوں کی آگ میں جل رہا ہے جب اس کی محبت نے آنکھیں پھوڑیں تو اس نے رز  
 بخشا۔ پس وہ بے آنکھ اور بے زوالا ہو گیا۔ (یہ کہہ دے) کہ اسے غلین حکم کو کہ کہیں کہ صل چیز کے پلو  
 اٹکات کی تلاش چھ فائدہ نہیں دیتی + واقعتی تیری مصیبت ایسی ہی بڑی مصیبت سے  
 جیسے مسلمانوں کے لئے حضرت امام حسین علیہ السلام کی +

فَقَدْ اخْتَضَتْ مِنْهُ فَهْدًا وَحَرَمًا      وَاللَّيْبُ الْكَارِبُ يَبْغِي ذِينَ  
فَاغْصِ مِنْ بَعْدِهَا الْمَطَامِعَ وَاعْلَمْ      اَنْ صَيْدَ الْطَبَاءِ لَيْسَ بِهَيْنٍ  
كَوَلَا كُلَّ طَائِرٍ يَلْجُ الْفَخْرُ      وَلَوْ كَانَ مُحَمَّدًا قَابَ الْقَيْنِ  
وَلَكُمْ مَنْ سَعَى لِيَصْطَادَ فَاضِطْ      دَوْلَةً يَلْقَى غَيْرَ خُفِّ حُنَيْنٍ  
مَتَبَصَّرْ وَلَا تَسْتَمِ كُلَّ بَرْقٍ      رَبِّ بَرْقٍ فِيهِ صَوَاعِقُ حَيْنٍ  
وَاخْضُضِ الطَّرْفَ تَسْتَرِّجُ مِنْ غَوَا      تَلْتَسِي فِيهِ تَوْبَ ذُلٍّ وَشَيْنٍ  
فَبَلَاءُ الْفَتَى اِتِّبَاءُ هُوَ النَّفْسُ      يَسِيرُ وَبَرُّ الْعَوَى طُورُ الْعَيْنِ  
قَالَ التَّرَاوِي مُرَقَّتْ رُقْعَتُهُ شَدْرًا مَذْرُوعًا      وَلَمْ يُبَلِّ اَعْدَلُ اَمْ حَذَرُ

لغات (ذین) ذین (ف) ایے ہڈین (ذ) آسان + حُفِّ حُنَيْن۔ یہ ایک ضرب المثل ہے خواہ قاسر کیلئے استعمال بجائی ہو اسکے قصے میں اختلاف ہو۔ غالباً صحیح یہ ہو کہ ایک یہاں شخص۔ حنین کشکر کے پاس موزے خریدنے گیا قیمت پر جھگڑا ہو گیا وہاں نے موزے نہیں خریدے اور کھو کوٹا حنین کو غصہ آیا اس نے خیال کیا کہ اس کو جوت دینا چاہیے۔ لہذا اس نے اپنا موزہ بہتیس ڈالا اور کچھ دوڑا گئے دوسرے بھی سراہ ڈال کر خود کچھ پکڑ بیٹھ گیا وہاں نے جب موزہ پڑا دیکھا تو دل میں کہنے لگا کہ یہ موزہ تو بالکل حنین کا سا ہو اگر دوسرا بھی مل گیا تو اس کو اٹھا لوں گا آگے چل کر جیسا اس نے دوسرا موزہ پڑا دیکھا تو اپنی اونسی کو پھوڑ کر ہلا موزہ اٹھانے کو حنین تو ناک میں لگا ہی تھا موقع پا کر اونسی کوئے اڑا وہاں دو نوں موزے لئے وطن میں پہنچا لوگوں نے پوچھا کیا لائے؟ وہ کہنے لگا میں دو موزے حنین کے لایا ہوں + صواعیق (ف) جو صبا حقہ کرنے والی چلی + حین (ذ) مرگ۔ بلاکت + پند (ذ) تخم + بیج + طمع (ذ) ارتفاع + شذر (ذ) نذر۔ اسے قطعہ قطعہ۔ ریزہ ریزہ +

تشریح (مرقٹے) اُس کے بدلے میں دانائی اور تجربہ کاری پائی۔ اور عقل مند وانا شخص ہی چاہتا ہو۔ لہذا اب تو اپنے طبعیوں کی نافرمانی کر اور یہ خوب جان کے کہ ہرن کا شکار کوئی آسان کام نہیں۔ اور نہ سر پندہ جال میں پھنس جانا ہو خواہ اُس میں جاندگی کے واسطے ہی کیوں نہ پڑے ہوں + بہت سے آدمی شکار کی کوشش کرتے ہیں مگر خود شکار ہو جاتے ہیں۔ اور سوائے حنین کے دو موزوں کے کچھ نہیں پائے۔ لہذا حکم و نافرمانی ہے + لہذا تو صاحبِ بصیرت بن اور ہر چاہ کو باران کی امید سے نہ دیکھ کیونکہ بہت سی چلیوں میں بلاکت پوشیدہ ہوتی ہو + اور آنکھیں بند کر کے اُس عشق سے راحت میں (داموں) رہ جس میں ذلت و عیب کا لباس پہننا پڑتا ہو + کیونکہ خواہشات نفسانی کی تابعداری تو جو ان کے لئے مصیبت ہو۔ اور خواہشات نفسانی کا بیج لطافہ بازی + راوی کتاب کو کہ میں نے یہ کچھ اُس کے رفیق کو پچھا کر پڑے پڑے کرویا۔ اور یہ کچھ خیال نہ کیا کہ ابھی یہ دیکھ رہا تھا کہ کیا معذور سمجھے گا + ختم شد

اللهم بلغنا اماننا وسهل لنا مرجواتنا

تقریظ الفاضل العلامة الحبر الذی القنقام العلامة المتوہر ۶  
والفہامۃ المتبرع مولانا مولوی محمد خلیل اللہ المحدث والمہتمم

فی المدرستہ مطلع العلوم الواقعۃ فی الرفو

مقاماتِ تحریری علم الادب کی وہ مشکل ترین کتاب ہے جس کے اکثر مواقعِ درحقیقت  
ایسے ہیں جن کو بجز ایک لائق اور وسیع النظر ادیب کے کوئی شخص پڑھا نہیں سکتا  
خصوصاً وہ معلمین جو کتبِ لغت کی مدد سے طلباء کی تشنگی دور کرنے کی کوشش  
کرتے ہیں، اس کے اکثر مقامات سمجھنے سے عاجز رہتے ہیں۔

اسی ضرورت کو مد نظر رکھتے ہوئے ہمارے مدرسے کے مدرسِ اول مولوی سید محمد  
کے لائق شاگرد مولوی حافظ نبی احمد خاں نے اس کی طرف اعتنا کیا۔ اور  
اُردو زبان میں اس کتاب کی ایک مکمل اور نہایت قابلانہ شرح لکھ کر طلباء  
عربیہ پر احسان عظیم کیا۔

میں نے اس شرح کو اکثر جگہ سے بغور دیکھا واقعی آپ کی محنت قابلِ صدِ آفرین ہے  
میری ذاتی رائے ہے کہ اس شرح سے اُردو دنیا ادب میں ایک قابلِ قدر  
اضافہ ہو گا اور یہ شرح اپنی نوعیت کی واحد شرح ہو گی۔ خدا آپ کی سعی کو  
مشکور فرمائے اور علمی خدمات کی اور زیادہ توفیق عطا فرمائے۔ آمین

الراجی الی اللہ محمد خلیل اللہ عفی عنہ اللہ

مہتمم و محدث مدرسہ مطلع العلوم

ریاست رامپور



تقریظ شیخ العلماء الاعلام مرجع حکماء الانام و حیدر الافق الاسیاد  
 علی التحقیق رئیس اهل الحقیقتہ والتدقیق الفاضل المحترم حضرت  
 اُستادنا المکرم مولانا مولوی محمد فضل حق الرامپوری پرنسپل  
 مدرسہ عالیہ ریاست رامپور

مقامات حریری علم ادب کی ایک مشہور و مشکل ترین کتاب ہے۔ ہر جہد کہ بہت سے صحابہ  
 نے اس کے مشکلات کے حل میں مختلف کوششیں کی ہیں اور بہت سی شرح و حواشی  
 اس کے لئے تصنیف کئے تاہم اس کا اشکال ایک طالب علم کے لئے بھرپور محتاج  
 تشریح تھا۔ مقام اعتدال ہے کہ ہمارے مدرسہ عالیہ کے ایک لائق و فاضل تحصیل  
 شخص مولوی حافظ نبی احمد خاں رامپوری نے اس کی شرح و ترجمہ کے لئے جدید  
 خوش پسند اسلوب اختیار کر کے بڑی حد تک اس کی دقت و اشکال کو دور کر دیا ہے۔  
 چونکہ آجکل زبان اردو کی طرف خاص توجہ اور اس کی تہذیب و ترویج کی جانب  
 عام میلان ہے۔ اس لئے یہ بہت ہی مناسب ہوا کہ انہوں نے اس کا ترجمہ و تشریح  
 زبان اردو میں کیا۔ اس سے علاوہ حل کتاب کی ایک خاص خدمت زبان اردو  
 کی بھی تصور ہے۔ میں نے اس کتاب کے اکثر موقعوں کو دیکھا ضروری حل لغات  
 و سلیس ترجمہ جس شان سے اس میں پایا کسی دوسری کتاب کو جو اس کتاب کی شرح و حل سے  
 متعلق ہو نہیں پایا۔ مترجم کی یہ کوشش قابلِ تعریف اور اس لائق ہے کہ ملک اس کو  
 بنظر قبول و رواج دے۔ اس سے مترجم کی حوصلہ افزائی اور ترجمہ و دیگر حضرات کو  
 اس قسم کی علمی خدمات کے لئے آمادگی کا سبب ہو سکے۔ فقط

(محمد فضل حق)

پرنسپل مدرسہ عالیہ ریاست رامپور۔ یو۔ پی۔ ۱۶۔ فروری ۱۹۲۹ء

تقریظ امام الھام الرحلة المصقعة القمقامیة العلوم والفضائل  
 ختم کادب بلا ساحل راس العلماء فخر الفضائل مولانا و استاذنا  
 مولوی عبدالعزیز المیمنی (ممبر عرب ایکادھی دمشق) ریڈران عمر

مسلم یونیورسٹی علی گڑھ

مقاماتِ حریری جس کو گذشتہ علمائے بالاتفاق عربی و دنیا کا انسانی معجزہ تسلیم کیا  
 مدتوں سے ہندوستانی مدارس میں داخل درس ہے۔ مولوی ذوالفقار علی مرحوم  
 جنہوں نے متعدد سی ادبیات کے تراجم و تفسیریں ہیں نہ معلوم اس متداول کتاب سے  
 کیوں غافل رہے۔ الغرض اس کے ترجمہ کی طلبہ کو اشد ضرورت تھی اور جہاں تک  
 خاکسار کو معلوم ہے میرے مخلص مولوی نبی احمد خاں صاحب سے پہلے کسی نے  
 باقاعدہ کوشش نہیں کی۔ مصر و فنیوں نے اتنی ہمت نہیں دی کہ جی بھر کر کتاب کی  
 سیر سے لذت اندوز ہوتا، مگر جو کچھ دیکھا وہ اپنے مخلص کی آئندہ علمی زندگی کیلئے  
 پیش گوئی کرنے پر مجبور کرتا ہے۔ اس دامن کو کامیاب سے کامیاب تر کرے اور  
 انہیں علمی خدمات کی مزید توفیق بخشے۔ آمین

عبدالعزیز المیمنی

(ممبر عرب ایکادھی دمشق)

ریڈران عربک مسلم یونیورسٹی

علی گڑھ

۳۱۔ مایچ ۱۹۲۹ء

تقریظ و صفت فصاحتہ المتفتحة الاذہار و حدیقة بلاغة  
المتفتحة الانوار الفاضل الادیب العربی الامعی اللیب الصدق  
الصفی والخل الوفی المولوی امتیاز علی خان المرامفوری

مولوی فاضل منشی فاضل اندر مکریم بیٹ

مقامات عربی ادب عربی کی گرانمایہ ترین کتاب ہر بدیع الزماں ہدائی کے تتبع میں مصنف نے  
(فیض و بلیغ عبارت میں) روزمرہ زندگی کے پہلوؤں پر شارٹ اسٹوریز (مختصر افسانے)  
لکھے ہیں (چونکہ) یہ فسانے ایک فرضی کیرکٹر کے ایڈونچرز (سرگزشت) ہیں جو خود اسکی  
اپنی زبان سے بیان ہوئے ہیں اور زیادہ ممکن الوقوع اور حقیقی معلوم ہوتے ہیں۔  
یہی وجہ تھی کہ تصنیف کا کام ختم ہونے بھی نہ پایا تھا کہ قوم نے پذیرائی شروع کر دی۔  
اور آخر کار عربی کے اعلیٰ کورس میں داخل ہو گئی +

ہندوستان میں بھی یہ بلند پایہ مختصر فسانے ایک عرصہ سے اعلیٰ نصاب میں داخل ہیں۔  
لیکن ہندوستان کی بدقسمتی کہ ابھی تک خود ملکی زبان اس کے جواہر یزوں سے خالی تھی۔  
اور بجز ایک لفظی فارسی ترجمہ کے طلباء و مشتاقان ادب کیلئے کوئی سہل ترین شرح دستیاب ہو سکتی تھی +  
میں فخر یہ کہنے کی جرأت رکھتا ہوں کہ میرے پُر خلوص دوست مولوی نبی احمد خان صاحب  
شاو نغانی نے جو اپنے شغف ادبی اور خداداد سلامت طبع کے باعث اپنے ہم عصروں میں  
امتیاز رکھتے ہیں، سب سے پہلے اس طرف توجہ کی۔ اور ضرورت کو پورا کر دیا +

میں نے یہ شرح الف سے یا تا تک لکھی ہے اور یہ کہہ سکتا ہوں کہ مقامات کی سچیدگیاں  
اس کے معنی، اور چھپانے، ضرب الامثال اور محاورات کا اس سے بہتر حل اردو زبان  
میں ملنا دشوار ہو + یہ کتاب نہ صرف طلباء کے لئے مفید ہے بلکہ اُن حضرات کو بھی منفعت رسا  
ہے۔ جو مقامات عربی کا اس نئے مطالعہ کرنا چاہتے ہیں، کہ وہ عربی کے اعلیٰ التمرین کا  
نمونہ ہے +

(امتیاز)

ملنے کا پتہ

مولوی بی احمد خان شکار خان محمد سرگودھا ایبٹ آباد

یو۔ پی

A-AD  
 CALL No. { ۱۹۲۳۳ } ACC. No. 41411  
 AUTHOR حرمیہ ابو محمد قاسم ابن علی  
 TITLE الموسوعۃ لغزنگری



## MAULANA AZAD LIBRARY ALIGARH MUSLIM UNIVERSITY

### RULES:—

1. The Book must be returned on the date stamped above.
2. A fine of **Re. 1-00** per volume per day shall be charged for text-books and **10 Paise** per volume per day for general books kept over-due.

